ماہنامہ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جون 2019ء

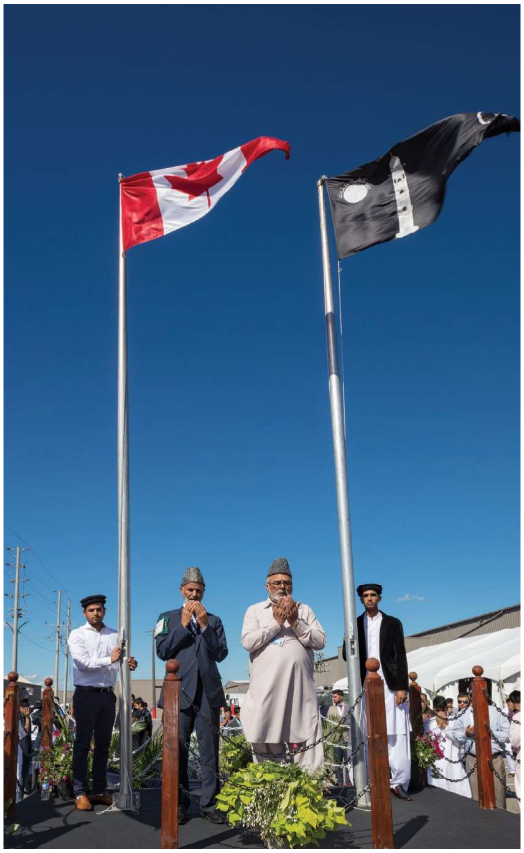

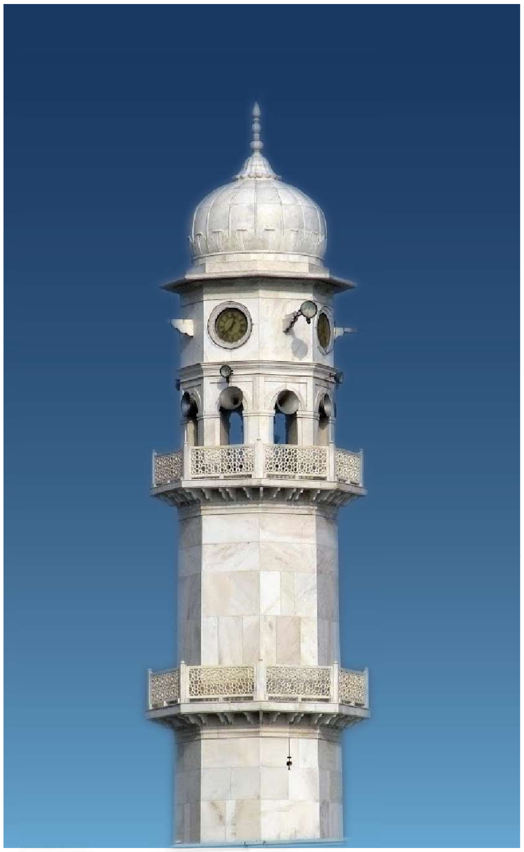

اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھ جو اپنے رب کو اس کی خوشنودی
چاہتے ہوئے صبح و شام پکارتے ہیں ۔۔۔

(سورۃ الکہف ۱۸ : ۲۹)

جلسہ سالانہ کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خصوصی ارشاد

”شاملین جلسہ کو اس بات کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام کا ایک حسن خلق یہ بھی ہے کہ مومن بیکار اور فضول باتوں کو چھوڑدے ۔(سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب کف اللسان فی الفتنۃ ، حدیث ۳۹۷۶) اور یہ جلسہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خالص للہی جلسہ قرار دیا ہے اس میں تو ہر قسم کی فضول باتوں اور وقت کے ضائع ہونے سے پرہیز کرنا چاہیئے یا وقت کے ضائع کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے اور جلسہ کے پروگراموں کو غور سے سنیں۔ ---

بچوں اور نوجوانوں کو بھی جلسہ کی اہمیت کا اندازہ ہونا چاہیئے اور وہ بھی اپنے آپ کو دین کے ساتھ جوڑیں اور اس کے لئے کوشش کریں۔ آج کل کے دنیاداری کے ماحول میں بچوں اور نوجوانوں کو دین کی اہمیت کا احساس دلانا اور اس کے ساتھ جوڑنا والدین کا بہت بڑا اور اہم کام ہے اس کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے ۔ ہر ماں اور ہر باپ کو اس کے لئے کوشش کرنی چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔۱۳اگست۲۰۱۹ ، صفحہ ۷)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

جون 2019ء جلد نمبر 48 شمارہ 6

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	جلسہ سالانہ کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند ارشادات	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	5
☆	جلسہ سالانہ کے متعلق اہم ہدایات : ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	8
☆	جلسہ سالانہ: بارانِ رحمتِ ایزدی ازمکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب	11
☆	جلسہ سالانہ اور ہماری ذمہ داریاں ازمکرم ملک لال خاں صاحب	12
☆	قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ کی سچائی کا ثبوت ازمکرم ملک مبین احمد صاحب	15
☆	جلسہ سالانہ کینیڈا کے بابرکت ایام قریب آ گئے ہیں	18
☆	حضرت ذوالفقار علی خاں گوہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ازمکرم مولانا غلام مصباح بلوچ صاحب	19
☆	مکرم ڈاکٹر حبیب اللہ خان ابوحنیفی کا مختصر ذکرِ خیر ازمکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خاں صاحب	24
☆	مسجد بیت الکریم کیمبرج: ایک دعوت عام کی شاندار تقریب ازمکرم نبیل احمد رانا صاحب	26
☆	رپورٹ دارالقضاء کینیڈا سہ روزہ ریفریشر کورس منعقدہ 15-17 مارچ 2019ء	29
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	32
	شعبہ تصاویر کینیڈا	

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَاصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَدٰوۃِ وَالۡعَشِیِّ
یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَہٗ وَلَا تَعۡدُ عَیۡنٰکَ عَنۡہُمۡ ۚ تُرِیۡدُ زِیۡنَۃَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ
وَلَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَہٗ عَنۡ ذِکۡرِنَا وَاتَّبَعَ ہَوٰہُ وَکَانَ اَمۡرُہٗ فُرُطًاo

(سورۃ الکھف 29:18)

اورتو خود بھی صبر کر اُن لوگوں کے ساتھ جو صبح بھی اور شام کو بھی اپنے ربّ کو، اس کی رضا چاہتے ہوئے، پکارتے ہیں۔ اور تیری نگاہیں اُن سے تجاوز نہ کریں اس حال میں کہ تو دنیا کی زندگی کی زینت چاہتا ہو۔ اور اس کی پیروی نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی ہوس کے پیچھے لگ گیا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَلَا ئِکَۃً سَیَّارَۃً فُضُلًا یَتَّبِعُوۡنَ مَجَالِسَ الذِّکۡرِ فَاِذَا وَجَدُوۡا مَجۡلِسًا فِیۡہِ ذِکۡرٌ قَعَدُوۡا مَعَھُمۡ وَحَفَّ بَعۡضُھُمۡ بَعۡضًا بِاَجۡنِحَتِھِمۡ حَتّٰی یَمۡلَؤُا مَا بَیۡنَھُمۡ وَبَیۡنَ السَّمَآءِ الدُّنۡیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوۡا عَرَجُوۡا وَصَعِدُوۡااِلَی السَّمَآءِ قَالَ فَیَسۡأَ لُھُمُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَھُوَ اَعۡلَمُ بِھِمۡ مِنۡ اَیۡنَ جِئۡتُمۡ فَیَقُوۡلُوۡنَ جِئۡنَا مِنۡ عِنۡدِ عِبَادٍ لَکَ فِی الۡاَرۡضِ یُسَبِّحُوۡنَکَ۔ وَیُکَبِّرُوۡنَکَ وَیُھَلِّلُوۡنَکَ وَیَحۡمَدُوۡنَکَ وَیَسۡئَلُوۡنَکَ، قَالَ وَمَا ذَا یَسۡأَ لُوۡنِیۡ ؟ قَالُوۡ یَسۡئَلُوۡنَکَ جَنَّتَکَ قَالَ وَھَلۡ رَأَوۡا جَنَّتِیۡ؟ قَالُوۡالَا اَیۡ رَبِّ، قَالَ: فَکَیۡفَ لَوۡ رَأَوۡاجَنَّتِیۡ، قَالُوۡا:وَیَسۡتَجِیۡرُوۡنَکَ: قَالَ: وَمِمَّا یَسۡتَجِیۡرُوۡ نَنِیۡ: قَالُوۡا : مِنۡ نَارِکَ یَارَبِّ، قَالَ: وَھَلۡ رَأَوۡنَارِیۡ؟ قَالُوۡا: لَا، قَالَ: فَکَیۡفَ لَوۡ رَأَوۡا نَارِیۡ؟ قَالُوۡا: وَیَسۡتَغۡفِرُوۡنَکَ: قَالَ: فَیَقُوۡلُ قَدۡ غَفَرۡتُ لَھُمۡ فَاَعۡطَیۡتُھُمۡ مَا سَأَلُوۡا وَاَجَرۡ تُھُمۡ مِمَّا اسۡتَجَارُوۡاقَالَ فَیَقُوۡلُوۡنَ رَبِّ فِیۡھِمۡ فُلَانٌ عَبۡدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّفَجَلَسَ مَعَھُمۡ ، قَالَ: فَیَقُوۡلُ: وَلَہٗ غَفَرۡتُھُمَ الۡقَوۡمُ لَا یَشۡقٰی بِھِمۡ جَلِیۡسُھُمۡ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الذکر، باب فضل مجالس الذکر۔ بحوالہ حدیقۃ الصالحین، حدیث 77، صفحہ127-130)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اُٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں۔ ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے، تیری بڑائی بیان کر رہے تھے، تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے۔ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اے میرے ربّ انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: اُن کی کیا کیفیت ہوگی اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں؟ فرشتے اس پر کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُن کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں؟ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا اور میں نے ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی۔ اس پر فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے ربّ! ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور اُن کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا کیوں کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بد بخت نہیں رہتا۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔

اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔

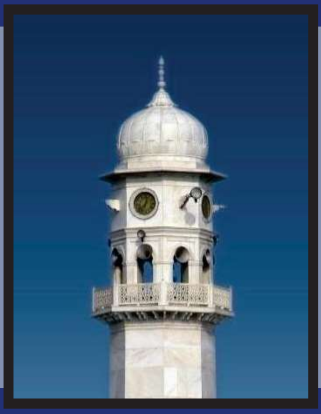

ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔

1۔ جلسہ سالانہ کی عظمت

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

2۔ ایمان اور معرفت میں ترقی

” اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔“ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4 ، صفحہ 352)

” تا ہر یک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کی معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔“

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل ، صفحہ 340)

3۔ روحانی فوائد اور ثواب

” سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔“

” اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔“ (مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل ، صفحہ 341)

”اور بھی کئی فوائد اور منافع ہوں گے جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔“ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4 ، صفحہ 352)

4۔ اخلاق فاضلہ اور دینی مہمات میں سرگرمی

” اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔“ (شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394)

5۔ صالحین کی صحبت سے فیض

” ... غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آ جائے۔ اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔... کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن۔ جلد 4 ، صفحہ 351)

6۔ دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ

’’ اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اورامریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اورامریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہورہے ہیں ۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات۔جلداوّل ،صفحہ 340-341)

7۔ نئے احباب سے تعارف

’’ اورایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتہ تو دد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔روحانی خزائن ،جلد 4 ،صفحہ 352)

8۔ رنجشیں اوراجنبیت مٹانے کا ذریعہ

’’ اورتمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اوران کی خشکی اوراجنبیت اورنفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ ،کوشش کی جائے گی ۔‘‘
(آسمانی فیصلہ۔روحانی خزائن،جلد 4،صفحہ 352)

9۔ وفات پاجانے والوں کے لئے اجتماعی دعائے مغفرت

’’ اورجو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کرجائے گا۔اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔روحانی خزائن،جلد 4،صفحہ 352)

10۔ بیعت کی ایک غرض اورجلسہ سالانہ

’’تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اوراپنے مولا کریم اوررسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے اورایسی حالت انقطاع پیدا ہوجائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اورایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اورضعف اورکسل دور ہو۔اوریقین کامل پیدا ہوکر ذوق اورشوق اورولولہ عشق پیدا ہوجائے۔سواس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اوردعا کرنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ یہ توفیق بخشے اورجب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے ۔کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہوکر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اورصرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت وفرصت وعدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔روحانی خزائن ،جلد 4 ،صفحہ 351)

11۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں

’’ اے خدااے ذوالمجد والعطاء ہر یک صاحب جو اس للہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اوران کو اجر عظیم بخشے اوران پر رحم کرے اوران کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کردیوے اوران کے ہم وغم دور فرمادے اوران کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اوران کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اورروز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل ورحم ہے اورتا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اوررحیم اورمشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اورہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت وطاقت تجھ ہی کو ہے۔آمین ثم آمین ۔‘‘
(اشتہار 7دسمبر 1882ء،مجموعہ اشتہارات۔جلداوّل،صفحہ 342)

آؤ لوگو کہ یہیں نُورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

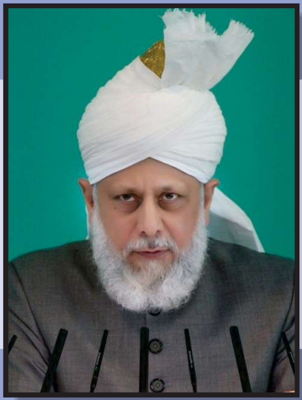

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

ارشادفرمودہ خطباتِ جمعہ مارچ 2019ء کے خلاصہ جات

خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مارچ 2019ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد،تعوذ،تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بدری صحابہؓ کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا:

آپ نے مختلف اصحابؓ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی بے شمار قربانیوں کی مثالیں پیش فرمائیں۔

سب سے پہلے حضورِانور نے حضرت خولی بن ابی خولی رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا جو تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔

حضورِانور نے ان کے بعد حضرت رافع بن المعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکرِ خیر اور پھر حضرت عمیر بن عبد عمرو رضی اللہ عنہ کا تذکرہ فرمایا جنہوں نے 30 سال کی عمر میں جنگِ بدر میں شہادت حاصل کی۔

حضورِانور نے حضرت رافع بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا جو غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

حضورِانور نے صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی معیارِ قربانی کا ایک واقعہ یوں بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے لئے نکلے تو ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس طرف کون جائے گا۔اس پر حضرت ذکوانؓ آگے بڑھے اور فرمایا کہ میں جاؤں گا۔آپؐ نے فرمایا کہ تم کون ہو؟ حضرت ذکوانؓ نے عرض کیا کہ میں ذکوان بن عبد قیس ہوں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہاں یہاں چلے جاؤ۔حضرت **ذکوانؓ** نے عرض کیا کہ میں یقیناً جاؤں گا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہتا ہو جو کل جنت کے باغوں میں ہوگا تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔مشن پر روانہ ہونے سے قبل حضرت ذکوانؓ اپنے گھر والوں سے ملنے گئے تو آپؓ کے گھر والوں نے پوچھا کہ کیا آپؓ ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔حضرت ذکوانؓ نے اپنے آپ کو الگ کرتے ہوئے کہا کہ اب آپ لوگوں سے قیامت کو ملاقات ہوگی۔آپؓ نے غزوہ احد میں شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔

پھر حضورِانور نے حضرت سالم بن عمیر بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکرِ خیر فرمایا۔قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے جنگِ تبوک کے متعلق کچھ لوگوں کا ذکر فرمایا ہے جو نہایت کمزور اور غریب تھے۔وہ جہاد کی خواہش رکھتے تھے لیکن ان کے پاس کچھ ساز و سامان یا سواری نہیں تھی۔وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور درخواست کی کہ ہم ننگے پاؤں ہیں اور اتنا سفر بغیر جوتی کے نہیں کر سکتے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کو دینے کے لئے کچھ نہیں تھا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معذرت فرمالی۔یہ لوگ آنکھوں میں آنسو لئے واپس مڑ گئے۔ان صحابہؓ میں حضرت سالم بن عمیرؓ بھی تھے۔بعد میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونٹ دئے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہؓ کو دے دئے۔

حضورِانور نے جن اور اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر فرمایا ان میں حضرت ایاض بن زھیر، حضرت ربیعی بن رافع انصاری، حضرت رفاعہ بن عمرو انصاری، حضرت زیاد بن عمرو اور حضرت ضحاک بن حارثہ رضی اللہ عنھم شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام بزرگ صحابہؓ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔آمین۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مارچ 2019ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد،تعوذ،تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بدری صحابہؓ کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا:

آپ نے سب سے پہلے دو اصحاب حضرت قیس بن محصن اور حضرت جبیر بن ایاس رضی اللہ عنہما کا ذکر فرمایا۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی میں سے بھی بعض واقعات بیان فرمائے اور بعض اعتراضات کا جواب دیا۔

حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہودی شخص نے جادو کر دیا تھا اور اس کا آپؐ پر اثر تھا۔اس نے کنگھی اور بعض دوسری اشیاء پر کچھ جادو وغیرہ کر کے اس کو ایک کنویں میں پھینک دیا تھا۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر بات کا علم ہوگیا تو حضرت جبیرؓ اور حضرت قیسؓ کے متعلق آتا ہے کہ آپؓ نے یہ چیزیں اس کنویں سے نکالیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کو زمین میں دفن کر دیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس مسئلہ کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔آپؓ نے فرمایا ہے کہ یہ بات سچ ہے کہ یہود یہ خیال کرتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ جادو کیا تھا۔لیکن اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہود کی اس سازش سے آگاہ کر دیا کہ وہ یہ باتیں کرتے تھے کہ ہمارے جادو کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تھے۔پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوگیا تو آپؐ نے ان چیزوں کو کنویں سے نکلوا کر دفن کروا دیا۔پس اس طرح یہ سازش ناکام کر دی گئی۔

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے بھی اس واقعہ کے متعلق تفصیلاً لکھا ہے۔آپؓ فرماتے ہیں کہ اگر ان تمام کہانیوں کو مان لیا جائے تو نعوذ باللہ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمزور طبیعت کے مالک تھے اور آسانی سے لوگوں کے اثر میں آجاتے تھے۔یہ بالکل جھوٹ اور غلط نتیجہ ہے۔حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عارضی بیماری سے آپؐ کے دشمنوں نے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ مشہور کر دیا کہ آپؐ کی بیماری ہمارے جادو کے اثر کی وجہ سے ہے۔ان افواہوں سے وہ مسلمانوں میں فتنہ اور بے چینی پیدا کرنا چاہتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تمام حقیقت سے آگاہ کر دیا اور آپؐ نے اس فتنہ کو ختم کر دیا۔

دنیا کی تاریخ میں باطل اور فریب کو شکست دینے والوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کو کوئی ہستی نہیں ہے۔ پس یہ نہایت ہی بیوقوفی ہوگی کہ ایسی بلند پایہ شخصیت کے متعلق یہ خیال کیا جائے کہ وہ ایک عام اور کمزور جادوگر کے اثر کے تحت آ گئے تھے۔ قرآن کریم نے بھی اس بات کا فیصلہ فرما دیا ہے کہ کوئی جادوگر کبھی کسی نبی کے آگے کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: و لا یفلح الساحر حیث اتی (سورۃ طٰہٰ 20: 70) یعنی اور جادوگر جس جہت سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوا کرتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسا ایک واقعہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بھی نظر آتا ہے کہ ایک متعصب ہندو نے آپ پر جادو یا hypnotism کے ذریعہ اثر ڈالنا چاہا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی سازش کو ناکام کر دیا اور وہ ڈر سے چیخیں مارتا ہوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے سے بھاگ گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسی حفاظت حاصل تھی تو یہ کیسے گمان کیا جاسکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر کسی جادو کا اثر ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نبیوں کی یہ شان نہیں ہوتی کہ ان پر جادو اثر کرے۔ ہم ان باتوں کو نہیں مانتے۔ ہم احادیث کی عزت کرتے ہیں لیکن آنکھیں بند کر کے بخاری کی حدیث پر چلنا ہمارے مسلک کے خلاف ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ الحمدللہ ہم امامِ وقت کو مان کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح مقام و مرتبہ کو پہچاننے والے ہیں۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مارچ 2019ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بدری صحابہؓ کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا:

پہلا ذکر حضرت سائب بن عثمان رضی اللہ عنہ کا تھا۔ آپؓ شروع میں اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ ہجرتِ مدینہ میں شامل ہوئے اور بعد ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگوں میں شامل ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جنگِ یمامہ میں آپؓ زخمی ہوئے اور اس زخم سے تیس سال کی عمر میں شہید ہوگئے۔

حضرت سعد بن عبید رضی اللہ عنہ بھی شروع میں مسلمان ہوئے اور تمام جنگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ آپؓ کا شمار ان چار صحابہؓ میں ہوتا ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی قرآن اکٹھا کر لیا تھا۔

ایک اور صحابی حضرت سہیل رضی اللہ عنہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام جنگوں میں شامل ہوئے۔ آپؓ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپؓ کی زمین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں اپنی مسجد اور مکان تعمیر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ جب آپؐ مدینہ میں داخل ہوئے تو ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ آپؐ ان کے گھر جائیں اور بعض لوگ آپؐ کی اونٹنی کو بھی پکڑتے تھے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اونٹنی کو چھوڑ دو کیونکہ آج یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہے اور ہم وہیں پڑاؤ کریں گے جہاں یہ خود رکے گی۔ آخر کار تھوڑی دور جا کر زمین کے ایک ٹکڑے پر آپؐ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ زمین کس کی ہے۔ وہ زمین کچھ یتیموں کی تھی۔ ان یتیموں کے نگران نے کہا کہ یہ زمین آپؐ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم یتیموں کے مال پر قبضہ نہیں کریں گے۔ چنانچہ آپؐ نے قیمتاً وہ جگہ خریدی اور اس زمین پر اپنی مسجد اور مکان وغیرہ بنانے کا فیصلہ فرمایا۔ اس مسجد کے بنانے کے لئے بہت سے صحابہؓ نے بڑی محنت سے کام کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ شامل ہوئے۔ اس جگہ کی تعمیر کے بعد یہ جگہ مسلمانوں کا مرکز بنا۔ یہیں نماز پڑھی جاتی تھی، یہیں مشورے ہوتے تھے، یہیں وفود آتے تھے، یہیں جنگ کے تمام منصوبے تیار ہوتے تھے، یہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے ساتھ رہتے تھے اور یہیں حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

ایک اور صحابی حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ تھے۔ آپؓ کو یہ شرف حاصل ہے کہ بیعتِ عقبہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کو مختلف قبائل کے امیر نامزد کیا ان میں آپؓ بھی شامل تھے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیعتِ عقبہ کی تفصیلات بیان فرمائیں کہ کس طرح انصارؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آگاہ فرمایا کہ اسلام کی حمایت کے لئے تمہیں بہت قربانیاں دینی ہوں گی۔ اور ان قربانیوں کے عوض میں اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو جنت کی نعمتوں سے نوازے گا۔ صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہا اور بیعت کے لئے ہاتھ آگے بڑھا دئے۔

اللہ تعالیٰ ہر آن ان صحابہؓ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مارچ 2019ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

23 مارچ کا دن جماعت میں یوم مسیح موعود علیہ السلام کے طور پر یاد رکھا جاتا ہے۔ اس دن حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اس جماعت کی بنیاد ڈالی اور اس مسیح و مہدی ہونے کا اعلان فرمایا جس کا وعدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور دیگر مذاہب نے بھی اس کے متعلق خبر دے رکھی تھی۔

آپؑ کے دعویٰ کی صداقت کا ایک بڑا ثبوت وقت کی ضرورت تھی۔ زمانہ اس بات کا متقاضی تھا کہ مسلمانوں کو ایک عظیم مصلح نصیب ہو جو انہیں دوبارہ حقیقتِ اسلام کی طرف ہدایت دے۔ اسی طرح پورا جہان اس ضرورت کو پہچانتا تھا کہ کوئی ایسا خدائی وجود ہو جو پھر سے لوگوں کا رشتہ خدا تعالیٰ سے قائم کر دے۔ اسی لئے آپؑ نے فرمایا:

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

آپؑ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس زمانہ میں اسلام کے دفاع کے لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین چہرہ دنیا پر عیاں کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اس زمانہ میں اسلام پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزاروں ہزار اعتراض کئے گئے۔ یہ دیکھ کر خدا تعالیٰ کی غیرت نے چاہا کہ اس کی دین کے دفاع کے لئے ایک مصلح کو مبعوث کیا جائے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ آپؑ کے دئے ہوئے دلائل اور براہین ہی ہیں جن کی وجہ سے ہزاروں لوگ ہر سال اسلام قبول کر کے اس جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ اب اگر اس دنیا میں اسلام کی حقیقت نے پھیلنا ہے تو صرف حضرت مسیح موعود اور مہدیٔ معہود علیہ السلام کے ذریعہ ہی ایسا ہوسکتا ہے۔

اسی طرح مسیح اور مہدی کی جو نشانیاں بیان کی گئی تھیں وہ تمام آپؑ کے زمانہ میں پوری ہوگئیں۔سورۃ تکویر میں مختلف نشانات اس زمانہ کے بیان کئے گئے تھے مثلاً اونٹوں کا ترک کیا جانا، نئی سواریوں کا ایجاد ہونا، چڑیا گھر اور کتب خانہ وغیرہ اور یہ تمام اس زمانہ میں پورے ہوئے۔اسی طرح آنے والے کے متعلق مشرق سے اور قدعہ گاؤں سے آنے کا ذکر ملتا ہے جو ہندوستان میں قادیان کے ذریعہ پوری ہوئی۔

اسی طرح آپؑ کو خدا تعالیٰ نے اپنی صداقت ظاہر کرنے کے لئے بہت سے نشانات عطا فرمائے۔مثلاً حضورِ انور نے اسلامی اصول کی فلاسفی کے نشان کا ذکر فرمایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دے دی تھی کہ یہ مضمون بالا رہے گا اور پھر اس بات کا اعتراف غیر مسلموں نے بھی کیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے تکمیلِ ہدایت اور تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کے متعلق بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تکمیلِ ہدایت ہوئی یعنی کامل تعلیم آپؐ کو دی گئی۔اور یہ وقت تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے۔آپؑ کا مشن یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی کامل ہدایت کی پوری دنیا میں اشاعت کی جائے۔اور اس مشن کی امداد کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو اس زمانہ میں بہت سی نئی ایجادات سے نواز دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ اگر لوگ میری صداقت کا ثبوت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کا ایک طریق یہ ہے کہ وہ شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ سے مدد مانگے اور میری صداقت کے متعلق پوچھے۔اگر وہ ایسا کرے گا تو چالیس دن نہیں گزریں گے کہ اس پر میری صداقت ظاہر ہو جائے گی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جس قدر لوگ ہماری مخالفت کریں گے اتنی ہی زیادہ نصرت خدا تعالیٰ کی طرف سے نصیب ہوگی اور لوگوں پر ہماری صداقت اور زیادہ ظاہر ہوگی۔

اس کے بعد نیوزی لینڈ کے کرائسٹ چرچ میں 15 مارچ کو ہونے والے اندوہناک واقعہ کے متعلق حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمام شہید ہونے والوں پر رحم فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر بخشے۔ نیوزی لینڈ کی پرائم منسٹر نے اس موقع پر اعلیٰ لیڈرشپ کا مظاہرہ کیا اور وہاں کے لوگوں نے مسلمانوں سے یک جہتی کا اظہار فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کی نیکی قبول فرمائے۔وہاں کے مسلمانوں نے بھی بہت صبر کا اظہار کیا ہے۔بعض اور گروہ ایسے بھی ہیں جنہوں نے بدلے کا اعلان کیا ہے جو بالکل غلط قدم ہے کیونکہ اس کی وجہ سے دشمنیاں مزید بڑھتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو زمانہ کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ متحد ہو کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکے۔

حضورِ انور نے مولانا خورشید انور صاحب وکیل المال تحریک جدید قادیان جو 19 مارچ کو 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے، ان کی نمازِ جنازہ غائب کا اعلان فرمایا۔

دوسرا جنازہ غائب مکرم طاہر حسین منشی صاحب کا تھا جو فیجی جماعت کے نائب امیر تھے۔5 مارچ کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔

تیسرا نمازِ جنازہ غائب مالی کے موسیٰ سسکو صاحب کا تھا جو فوج میں بریگیڈیئر تھے اور 15 مارچ کو وفات پا گئے تھے۔آپ نیشنل عاملہ میں بطور سیکرٹری امور خارجیہ میں خدمت بجالاتے رہے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مارچ 2019ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بدری صحابہؓ کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا:

پہلا ذکر حضرت طلیب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا تھا۔آپؓ کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔آپؓ شروع دنوں میں ہی ایمان لے آئے تھے اور ہجرتِ حبشہ میں بھی شامل ہوئے۔

مسلمان ہونے کے بعد آپؓ نے اپنی والدہ کو بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا ہوں تو آپ کی والدہ کو یہ بات بہت پسند آئی۔حضرت طلیبؓ نے اپنی والدہ کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے اور ایک خدا کی عبادت طرف دعوت دی۔پس آپؓ کی والدہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں۔آپؓ کا شمار کبار صحابہؓ میں ہوتا ہے اور 35 سال کی عمر میں آپؓ خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوئے۔

ایک اور صحابی حضرت سالم مولیٰ ابن ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے۔آپؓ کے خاندان کا تعلق ایران سے تھا اور مدینہ میں غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔آزادی حاصل کرنے کے بعد آپؓ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور اس زمانہ میں آپؓ نماز کی امامت کرواتے تھے کیونکہ آپؓ قرآنِ کریم کے علم میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔

آپؓ کا شمار ان علماء میں ہوتا ہے جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر قرآن سیکھنا ہے تو ان سے سیکھو۔اس سے غلاموں کے متعلق اسلام کی خوبصورت تعلیم کا اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے سوسائٹی میں اس قدر اعلیٰ درجہ حاصل کیا۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک ایسی قوم لائی جائے گی جس کے پاس نیکیاں پہاڑوں جتنی ہوں گی لیکن اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کر دے گا اور انہیں آگ میں ڈال دے گا۔حضرت سالمؓ نے آپؐ سے فرمایا کہ آپؐ ان لوگوں کی نشاندہی فرما دیں۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ بھی آپؓ لوگوں کی طرح ہوں گے۔ایسے لوگ ہوں گے جو روزے رکھتے ہوں گے اور نماز پڑھتے ہوں گے اور رات میں عبادت کرتے ہوں گے لیکن جب حرام کا مال ان کے سامنے آئے گا تو اس کا بے دریغ استعمال کریں گے یعنی دنیا پرستی میں خدا تعالیٰ کے احکام کو ایک طرف رکھ دیں گے۔

ایک اور صحابی حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ تھے جو مختلف جنگوں میں شامل ہوئے۔ادھیڑ عمر میں آپؓ کی بینائی جاتی رہی تھی۔آپؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو اجازت دی کہ آپؓ گھر پر باجماعت نماز ادا کر لیں۔آپؓ کی درخواست پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپؓ کے گھر تشریف لائے اور یہاں نماز ادا فرمائی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ میں نے بھی یہ ہدایت دی ہے کہ جہاں فاصلے زیادہ ہیں یا اگر اور مجبوریاں ہیں تو احمدیوں کو چاہئے اپنے گھروں میں نماز سنٹر بنائیں اور کچھ گھر مل کر وہاں نمازیں ادا کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضورِ انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں درج ذیل دو نمازِ جنازہ کا اعلان فرمایا اور ان کی بے شمار قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائی۔

1۔مکرم غلام مصطفیٰ اعوان صاحب جو 78 سال کی عمر میں ربوہ میں 16 مارچ 2019ء کو وفات پا گئے تھے۔

2۔محترمہ امتہ الحی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد نواز صاحب کاٹھگڑی جو 5 مارچ 2019ء کو ربوہ میں وفات پا گئی تھیں۔

جلسہ سالانہ کے لئے متفرق اہم ہدایات

ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مکرم مولانا سلطان نصیر احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اب بعض متفرق باتیں جو جلسہ کے تعلق میں ہیں میں کہنا چاہتا ہوں جو مہمانوں، میزبانوں، ڈیوٹی والوں اور ہر ایک کے لئے ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ مسجد میں اور مسجد کے ماحول میں اس کے آداب اور تقدس کا خیال رکھیں۔ مسجد فضل میں جب یہاں سے جائیں گے وہاں بھی کافی رش ہوتا ہے۔

جلسہ کے دنوں میں یہ مارکی بھی مسجد کا ہی متبادل ہے بلکہ یہ پورا علاقہ یعنی جلسہ گاہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق وہی نظارے نظر آنے چاہئیں جو ایک ایسے پاکیزہ مقدس ماحول میں ہونے چاہئیں۔ جہاں صرف اللہ اور اس کے رسول کی باتیں ہو رہی ہوں، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی باتیں ہو رہی ہوں۔

جلسہ کے ایام ذکرِ الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ بڑی باقاعدگی کے ساتھ توجہ کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔

نمازوں اور جلسے کی کارروائی کے دوران بچوں کی خاموشی کا بھی انتظام ہونا چاہئے۔ ڈیوٹی والے بھی اس چیز کا خاص خیال رکھیں اور مائیں اور باپ بھی اس کا بہت خاص خیال رکھیں اور ڈیوٹی والوں سے اس سلسلہ میں تعاون کریں۔ جو جگہیں بچوں کے لئے بنائی گئی ہیں وہاں جا کے چھوٹے بچوں کو بٹھائیں تاکہ باقی جلسہ سننے والے ڈسٹرب نہ ہوں۔

جلسہ کے دوران اگر کسی غیر از جماعت مہمان کی تقریر آپ سنیں، اس میں سے آپ کو کوئی بات پسند آئے اور اس کو خراج تحسین دینا چاہتے ہوں تو اس کے لئے تالیاں بجانے کی بجائے جو ہماری روایات ہیں اللہ اکبر کا نعرہ لگانا، ماشاء اللہ وغیرہ کہنا، ایسے کلمات ہی کہنے چاہئیں کیونکہ تالیاں بجانا ہمارا شعار نہیں ہے۔ ہماری اپنی بھی کچھ روایات ہیں اور ان کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہاں پر بھی اور دنیا میں جہاں جہاں جلسے ہوتے ہیں انہیں روایات کا خیال رکھنا چاہئے۔

نعروں کے ضمن میں یاد رکھیں کہ ہر کوئی اپنی مرضی سے نعرے نہ لگائے بلکہ انتظامیہ نے اس کے لئے پروگرام بنایا ہوا ہے، نعرے لگانا کچھ لوگوں کے سپرد کیا ہوا ہے۔ وہی جب نعرے لگانے کی ضرورت محسوس کریں گے تو نعرے لگا دیں گے۔ لیکن بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کو اگر نعرے نہ لگ رہے ہوں تو تقریر کے دوران نیند آ جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے پھر نعروں کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بے وجہ نعرے لگاتے جائیں تو نظم یا تقریر جو ہو رہی ہوتی ہے بعض دفعہ اس کا مزا نہیں رہتا۔ ایسے لوگ جن کو نیند آ رہی ہو خاموشی سے ساتھ والا ان کو ٹہوکا مار کر جگا دیا کرے۔

انگلستان کے احمدیوں کو، بہت سارے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں شامل ہو چکے ہیں، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش تو تھی کہ ہر کوئی شامل ہو تو خاص طور پر ذوق شوق سے جلسے میں شامل ہونا چاہئے۔ جو ابھی تک نہیں آئے وہ بھی کوشش کریں کہ کم از کم کل صبح جلسے کا سیشن شروع ہونے سے پہلے پہلے آ جائیں کیونکہ بغیر کسی جائز عذر کے جلسہ سے غیر حاضر نہیں رہنا چاہئے۔ بعض دفعہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ صرف دو دن یا آخری دن ہی آ جاتے ہیں۔ ان کو کوئی مجبوری نہیں ہوتی کیونکہ ہفتہ اتوار تقریباً ہر ایک کا فارغ ہوتا ہے۔ اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ جائیں گے آخری دن کچھ ملاقاتیں ہو جائیں گی کچھ لوگوں سے مل لیں گے۔ ٹھیک ہے آپ نے ایک مقصد تو پورا کر لیا لیکن صرف یہی مقصد ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پیدا کرنا سب سے بڑا مقصد ہے۔

یہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ تقاریر کو باقاعدہ سنا کریں جس حد تک ممکن ہو سننا چاہئے اور اس میں ڈیوٹی والے کارکنان بھی، اگر ان کی اس وقت ڈیوٹی نہیں ہے ان کو تقاریر سننے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

ان ایام میں پورے التزام سے نمازوں کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں۔ لنگر خانے یا جہاں جہاں بھی ڈیوٹیاں ہیں وہاں بھی کارکنان کی باقاعدہ نمازوں کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے۔ اور ان کے افسران کی ذمہ داری ہے کہ اس بات کا خیال رکھیں۔

نمازوں کے دوران جب آپ مارکی کے اندر نمازیں پڑھنے کے لئے آتے ہیں تو نماز شروع ہونے سے پہلے ہی آ کے بیٹھ جایا کریں۔ کیونکہ یہاں لکڑی کے فرش ہیں گو اس کے اوپر پتلا سا قالین تو بچھا ہوا ہے لیکن چلنے سے اس قدر آواز اور شور آتا ہے کہ جب نماز شروع ہو جائے تو پھر نماز خراب ہو رہی ہوتی ہے۔ دوسروں تک جو نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں آواز ہی نہیں پہنچتی۔ کل بھی مغرب کی نماز کے وقت شور کا تسلسل تھا جو دوسری رکعت تک رہا۔ اس لئے نماز میں پہلے آ کر بیٹھا کریں۔

بعض لوگوں کو موبائل فون بڑے اہم ہوتے ہیں (اس وقت بھی شاید کسی کا فون بج رہا ہے) اگر اتنے اہم فون آنے کا خیال ہو تو پھر وہ فون رکھیں جو اچھی قسم کے ہیں جن کی آواز کم کی جا سکتی ہے۔ جیب میں رکھیں اس کی وائبریشن (Vibration) سے آپ کو احساس ہو جائے کہ فون آیا ہے اور باہر جا کر سن لیں۔ کم از کم لوگوں کو نمازوں کے دوران جلسوں کے دوران اور تقریروں کے دوران ڈسٹرب نہ کیا کریں۔

جلسے کے دوران بازار بند رہنے چاہئیں اور آنے والے مہمان بھی سن لیں اور یہاں رہنے والے بھی سن لیں، ڈیوٹیاں دینے والے بھی سن لیں۔ پہلے کہا جاتا تھا کہ اگر مجبوری ہو تو چند ضرورت کی چیزیں مہیا ہو سکتی ہیں وہ دکانیں کھلی رہیں گی اور انتظامیہ جائزہ لیتی تھی کہ کون کون سی دکانیں کھلی رہیں یا نہ کھلی رہیں۔ لیکن کل بازار کا خود میں نے جائزہ لیا ہے اس کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ کوئی دکان کھولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جلسے کے دوران تمام دکانیں بند رہیں گی اور دکاندار جنہوں نے سٹال لگائے ہوئے

ہیں وہ سب جلسہ کی کارروائی سنیں اور کوئی گاہک بھی ادھر نہیں جائے گا۔ کسی قسم کی خرید وفروخت نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ اگر ایمرجنسی میں کسی چیز کی ضرورت ہوتو جو نظام ہے جلسہ سالانہ کا اس کے تحت وہ چیزیں مہیا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے کسی قسم کی دکانیں کھولنے کی ضرورت نہیں۔

فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ آپس کی گفتگو میں دھیما پن اور وقار قائم رکھیں۔ سخت گفتگو اور تلخ گفتگو سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کیونکہ محبت اور بھائی چارہ کی فضا بھی اسی طرح پیدا ہوگی۔ بات چیت میں بھی ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔

بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر نوجوانوں میں تو تو میں میں شروع ہو جاتی ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہئے، پرہیز کرنا چاہئے، بچنا چاہئے۔

ٹولیوں میں بعض دفعہ بیٹھے ہوتے ہیں اور قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں، باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ بھی اچھی عادت نہیں ہے۔ بعض دفعہ بہت سے غیر ملکی بھی یہاں آئے ہوئے ہیں ان لوگوں کی مختلف زبانیں ہیں۔ زبانیں نہیں سمجھتے، جب آپ بات کر رہے ہوں اور کوئی قریب سے گزرنے والا بعض دفعہ یہ سمجھ لیتا ہے کہ شاید میرے پر کوئی تبصرہ ہو رہا ہے یا مجھ پر ہنسا جا رہا ہے۔ تو ماحول کو خوشگوار رکھنے کے لئے ان چیزوں سے بھی بچنا چاہئے۔

اسلام آباد کے ماحول میں بھی جو اسلام آباد میں سڑکیں آتی ہیں وہ بہت چھوٹی سڑکیں ہیں۔ یہاں بھی شور شرابے یا ہارن وغیرہ یا ہر قسم کی ایسی حرکت سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ یہاں کے لوگوں کو بعض دفعہ اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ کل بھی کسی نے مجھے بتایا کہ یہاں اخبار میں خبر تھی کہ لوگوں کو اعتراض پیدا ہو رہا ہے کہ شور ہوتا ہے اس لئے اس ماحول کا لحاظ کرتے ہوئے کسی بھی قسم کا یہاں شور شرابہ نہیں ہونا چاہئے۔

گاڑیاں پارک کرتے ہوئے بھی خیال رکھیں کہ گھروں کے سامنے یا ممنوعہ جگہوں پر پارک نہ ہوں۔ ٹریفک کے قواعد کا بھی خیال رکھیں۔ جلسہ گاہ میں بھی جو پارکنگ کا شعبہ ہے منتظمین سے پورا تعاون کریں اور جہاں جہاں وہ کہتے ہیں وہیں گاڑیاں کھڑی کریں۔

ڈرائیونگ کے دوران ملکی قانون کی پوری پابندی کریں کیونکہ یورپ میں بعض جگہوں پر بعض سڑکوں پر Speed Limit (حد رفتار) کوئی نہیں ہے یا سپیڈ لمٹ یہاں سے زیادہ ہے۔ یہاں کی سپیڈ لمٹ میں اور وہاں کی سپیڈ لمٹ میں فرق ہے۔ اس کا یورپ، جرمنی وغیرہ سے آنے والے خاص طور پر خیال رکھیں۔

ویزہ کی میعاد ختم ہونے سے پہلے پہلے آپ نے اپنی اپنی جگہوں پر اپنے ملکوں میں واپس چلے جانا ہے۔ جن کو خاص طور پر جلسے کا ویزا ملا ہے ان کو تو اس بات کی سختی سے پابندی کرنی چاہئے۔ اگر یہ پابندی نہیں کریں گے تو پھر جماعتی نظام بھی حرکت میں آ جاتا ہے۔

صفائی کے لئے خاص طور پر جہاں انتشار ہو، جگہ چھوٹی ہو اور تھوڑی جگہ پر عارضی انتظام کیا گیا ہو بہت ساری مشکلات پیش آتی ہیں۔ تو ہر کوئی یہ کوشش کرے کہ ٹائلٹ وغیرہ کی صفائی کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ اگر کوئی کارکن نہیں بھی ہے اور کوئی جاتا ہے تو خود صفائی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ آخر ایک دوسرے کی مدد کرنے میں کوئی حرج نہیں ہوا کرتا۔ آپس میں بھائی بھائی ہوں تو ایسے کام کر لینے چاہئیں۔ یہ نہیں ہے کہ کارکن آئے گا تب ہی صفائی ہوگی اور اس کی شکایت میں کروں گا اور انتظامیہ اس سے پوچھے گی تب ہی صفائی ہوگی۔ بلکہ چھوٹی موٹی اگر صفائی کی ضرورت ہو تو کر لینی چاہئے۔ کیونکہ صفائی کے بارہ میں آتا ہے کہ یہ نصف ایمان ہے۔

خواتین بھی گھومنے پھرنے میں احتیاط اور پردہ کی رعایت رکھیں۔ لیکن بعض دفعہ غیر خواتین بھی آئی ہوتی ہیں وہ تو ویسی پابندی نہیں کر رہی ہوتیں، لوگ سمجھتے ہیں کہ جلسے پر آئی ہوئی ساری خواتین احمدی ہیں لیکن بعض غیر احمدی بھی ہوتی ہیں غیر از جماعت ہوتی ہیں تو وہ پابندی نہیں کر رہی ہوتیں۔ اس لئے انتظامیہ یہ خیال رکھے کہ عورتوں اور مردوں کے رش کے وقت راستے علیحدہ علیحدہ ہو جائیں۔

چھوٹے بچوں میں بھی ان دنوں میں خاص طور پر جماعتی روایات کا خیال رکھتے ہوئے ٹوپی پہننے کی عادت ڈالیں۔ ایسے بچے جو نمازیں پڑھنے کی عمر کے ہیں۔ اور اس طرح ایسی بچیاں جو اس عمر کی ہیں ان کو سر پر چھوٹا سا دوپٹہ بھی لے دینا چاہئے بجائے اس کے کہ یہاں کے لباس پہن کر پھریں۔

بعض دفعہ شکایت آ جاتی ہے گو یہ بہت معمولی ہے ایک آدھ کیس ایسا ہوتا ہوگا کہ بعض لفٹ (ride) دینے والے مہمانوں سے پیسے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہونا چاہئے۔ مہمانوں کی عزت و اکرام اور خدمت کے بارہ میں میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں اس کو خاص اہمیت دیں۔ محبت، خلوص، ایثار اور قربانی کے جذبے کے تحت ان کی خدمت کریں۔ یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں، ان کے ساتھ نرم لہجہ اور خوشدلی سے بات کریں۔ یہ تفصیلی ہدایت تو پہلے میں دے چکا ہوں۔

جو مہمان آ رہے ہیں وہ بھی یہ خیال رکھیں کہ نظم وضبط کا خاص خیال رکھیں اور منتظمین جلسہ سے پورا پورا تعاون کریں۔ ان کی ہر طرح سے اطاعت کریں۔

بعض مائیں اپنے بچوں کی بڑی غیرت رکھتی ہیں کوئی ڈیوٹی والا اگر کسی کو کچھ کہہ دے تو لڑنے مارنے پہ آمادہ ہو جاتی ہیں وہ بھی سن لیں کہ اگر وہ تعاون نہیں کر سکتیں اور اتنی غیرت ہے تو پھر جلسے کے وقت اس دوران اس مارکی میں نہ آئیں۔

کھانا کھاتے وقت بھی بعض باتیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ بعض دفعہ ضیاع ہو جاتا ہے بعض کو بعض چیزیں نہ کھانے کی عادت ہوتی ہے۔ یہاں اگر آلو نہیں بھی پسند تب بھی مجبوراً کھا لیں اور ضائع نہ کریں کیونکہ پھر یہاں ڈمپ کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔

بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں ایک دوسرے پر مذاق میں ہو رہی ہوتی ہیں وہ بھی بعض دفعہ بڑی لڑائیوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں، ان سے بھی پرہیز کریں، اجتناب کریں۔ اور زبان کی نرمی بڑی ضروری ہے۔ اور دونوں مہمان بھی اور میزبان بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ نرم زبان کا استعمال ہو اور کسی بھی قسم کی سختی دونوں طرف سے نہیں ہونی چاہئے۔ اور پیار سے، محبت سے ایک دوسرے سے ان دنوں پیش آئیں۔ بلکہ ہمیشہ پیش آئیں اور خاص طور پر دعاؤں میں یہ دن گزاریں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ اور جلسے کی جو خاص برکات ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

بعض دفعہ جہاں کھانا کھایا جاتا ہے وہاں لوگ اپنی پلیٹیں چھوڑ جاتے ہیں یا انہوں نے جو پیک بنائے ہیں وہ چھوڑ جاتے ہیں تو ان کو اٹھا کے جہاں ڈسٹ بن بنائے گئے ہیں وہاں پھینکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالہ سے میں یہ پہلے بیان کر چکا ہوں کہ یہ جماعتی جلسہ ہے اس کو میلہ نہ سمجھیں کیونکہ آپس میں ملاقاتیں وغیرہ یا فیشن کا اظہار تو یہاں مقصود نہیں ہے۔ عورتیں اکٹھی ہوں تو باتیں شروع کر دیتی ہیں اور پھر ختم نہیں ہوتیں۔ ان کو بھی احتیاط کرنی چاہئے اور انتظامیہ اس کا خاص طور پر خیال رکھے اور نگرانی کرے۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں جہاں جہاں بھی جلسے ہوتے ہیں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

بعض باہر سے آنے والے یہاں شاپنگ کرنے کے لئے قرض لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بات قناعت کی صفت کو گدلا کر رہی ہوتی ہے۔ قناعت کی صفت میں ایسا اظہار ہو رہا ہوتا ہے جو لوگوں کو اچھا نہیں لگتا۔ تو اس سے بچنا چاہئے۔ اتنا ہی خرچ کریں جتنی توفیق ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ شاپنگ کرنے کے لئے

جتنی ضرورت ہے رقم آپ کے پاس ہے اتنی شاپنگ کریں ، عزیزوں، رشتہ داروں سے قرض نہ لیں۔ یہ بڑا غلط طریقہ ہے۔ جلسہ سننے کی غرض سے آتے ہیں تو جلسہ سننا چاہئے اور جو روحانی مائدہ یہاں تقسیم ہو رہا ہے اس سے ہر ایک کو اپنی جھولیاں بھرنی چاہئیں۔

گو کہ یہی کہا جاتا ہے کہ مہمان نوازی تین دن کی ہوتی ہے لیکن بعض لوگ دور سے آرہے ہوتے ہیں، خرچ کرکے آرہے ہوتے ہیں اور پھر یہ خیال ہوتا ہے کہ دوبارہ موقع مل سکے یا نہ مل سکے تو زیادہ ٹھہرنا چاہتے ہیں۔ اگر اپنے قریبی عزیزوں رشتہ داروں کے ہاں ٹھہر جائیں تو ان کو خوشی سے ٹھہرا لینے میں حرج نہیں ہے۔ اور بعض طبیعتیں بڑی حساس ہوتی ہیں ایسے مہمانوں کو مذاقاً بھی احساس نہیں دلانا چاہئے جو مالی لحاظ سے ذرا کم ہوں یا قریبی عزیز ہوں کہ تین دن ہو گئے اور مہمان نوازی ختم ہو گئی۔ اس طرح اس سے دوریاں پیدا ہوتی ہیں۔

اپنے ماحول پر گہری نظر رکھیں

حفاظتی طور پر بھی خاص نگرانی کا خیال رکھنا چاہئے اپنے ماحول پر گہری نظر رکھیں۔ یہ ہر ایک کا فرض ہے۔ اجنبی آدمی یا کوئی ایسا شخص آپ دیکھیں جس پر شک ہو تو متعلقہ شعبہ کو اطلاع دیں لیکن خود کسی سے اس طرح نہ پیش آئیں جس سے کسی قسم کا چھیڑ چھاڑ کا خطرہ پیدا ہو اور آگے لڑائی جھگڑے کا خطرہ پیدا ہو۔ لیکن اگر اطلاع کا وقت نہیں ہے پھر اس کا بہترین حل یہی ہے کہ آپ اس شخص کے ساتھ ساتھ ہو جائیں، اس کے قریب رہیں۔ تو ہر شخص اس طرح سیکیورٹی کی نظر سے دیکھتا رہے تو بہت سارا مسئلہ تو اسی طرح حل ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ بعض خبروں کی بنا پر، گزشتہ سالوں میں آتی رہی ہیں، انتظامیہ بعض دفعہ چیکنگ سخت کرتی ہے۔ تو اگر کوئی ایسی صورت پیدا ہو چیکنگ سخت ہو رہی ہو تو مکمل تعاون کرنا چاہئے خاص طور پر عورتوں کو وہ عام طور پر جلدی بے صبری ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ہماری حفاظت کے نقطہ نظر سے ہی یہ سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لئے تعاون ہر ایک کا فرض ہے۔

پھر یہ کہ جو آپ کو کارڈ دیئے گئے ہیں وہ اپنے پاس رکھیں اور اگر کسی کا کارڈ گم ہو گیا ہو تو متعلقہ شعبہ کو اطلاع کریں تا کہ ان کو بھی پتہ لگ جائے کون سا کارڈ گم ہوا ہے کس کا گم ہوا ہے تا کہ اگر کسی اور نے ایسا لگایا ہو وہ بھی پتہ لگ جائے اور آپ کو بھی کارڈ میسر آجائے۔

قیمتی اشیاء اپنی نقدی یا پیسے وغیرہ کی حفاظت بھی آپ پر فرض ہے کہ خود کریں۔ کیونکہ یہاں بہت سے لوگ آئے ہوئے ہیں اور کھلی جگہیں ہیں، ٹینٹ میں اجتماعی قیام گاہیں ہیں تو بعد میں شکایات نہیں ہونی چاہئیں۔ اس لئے آپ خود اپنی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جو اس جلسہ کے لئے دعائیں ہیں وہ حاصل کرنے والے ہوں اور ان مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے آپ نے جلسوں کا اجراء فرمایا تھا اور ان دنوں میں ہمیں دعاؤں کی بھی توفیق ملے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی بھی توفیق ملے۔

(مشعل راہ، جلد پنجم، حصہ دوم۔ ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، صفحہ 71-77)

اب فصلِ گل ہے لائی اک نئی دلکش نوید

(اسلام آباد یوکے میں نیا مرکز احمدیت)

(مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب)

اب کے فصلِ گل ہے لائی اِک نئی دلکش نوید
معنیٰ وسع مکانک نئے ڈھب سے کھلے
اِک نئے قصرِ خلافت ، اِک نئے مرکز کے دَر
لطف و مہر و فضل اور خوشنودیٔ رب سے کھلے

عہدِ پارنیہ میں لندن تھا کبھی دنیا کا دِل
بیشتر ملکوں میں اس کی بادشاہت تھی رہی
کہتے تھے ہوتا نہیں اس پر کبھی سورج غروب
چھایا تھا ، دنیا پہ یوں ، بر طانوی تاجِ شہی

اب یہی لندن ہوا ، ہم سب کا شہرِ آرزو
سلسلہ و قوم احمدؐ کا نیا مرکز بنا
اس کی ہے آغوش میں ہم سب کا دل ہم سب کی جاں
یعنی وہ آقا ہمارا ، راہنما ، روحِ وفا

اب خدا کی نصرتوں سے پرچم روحانیت
زیرِ سایہ حضرتِ مسرور ہر سو چھا ئے گا
یہ نیا مرکز بنے گا مرکزِ توحید بھی
سارا عالم اِک خدا کے سامنے جھک جائے گا

اِس نئے مرکز کے ہیں چو گرد ایسے سنگِ میل
جن سے بن جاتا ہے اِک ابلاغ عامہ کا نظام
اِک طرف ہے درسگاہِ دینِ فطرت ، جامعہ
جس سے کل پڑھ لکھ کے نکلیں گے مسیحا کے غلام

دوسری جانب ہے مطبع جو اِشاعت گھر بھی ہے
آج کے اس دور میں پر چار کی گویا اَساس
تیسری جانب ہے ایم ٹی اے کی طاقتور صدا
پھر ہے جلسہ گاہ بھی تو اس کے بالکل آس پاس

پھول جب یہ ہار میں سارے پروئے جائیں گے
رنگ و نورِ احمدیت ، ہر طرف پھیلائیں گے
احمدیت پر کبھی سورج نہیں ہوتا غروب
ہر طرف سے تبصرے پھر یہ یقیناً آئیں گے

ہر گلستاں میں دِکھیں گے اس کی رعنائی کے رنگ
یہ بہارِ گل ، بہارِ جاوداں بن جائے گی
لے کے جائے گی اسے بادِ صبا ہر اِک چمن
یہ گلِ رعنا کی خوشبو سب جہاں مہکائے گی

باعثِ برکات ہوں عابد مکینوں کے لئے
یہ نیا مرکز ، نیا قصرِ خلافت ، شاد باد
سایۂ رحماں میں ہوں ہر دم امامِ کامگار
یہ نئی مسجد مبارک زندہ و پائندہ باد

جلسہ سالانہ

بارانِ رحمتِ ایزدی

مکرم پروفیسر عبدالرشید انور صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا

خدا تعالیٰ کے فرستادہ جب اس دنیا میں ظہور فرماتے ہیں تو اس وقت کے لوگ مائدہ دنیا پر ٹوٹے پڑے ہوتے ہیں۔ رنگا رنگ کے ذائقہ دار اور مرغوب سمجھے جانے والے پکوان دنیا والوں کا مقصدِ حیات ہوجاتے ہیں۔ حُبِ جاہ والے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو تج دیتے اور دنیا کی محبت، رنگینی اور شان وشوکت اُن کے قلب ونظر میں ڈیرے لگا لیتی ہے۔ اور پھر خدائے واحد کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے دنیا کے رب بننے کی آرزو دل میں لے کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ یوں وہ فرستادہ جس کے لئے یہ دنیا سوائے ایک مُردار کے کچھ نہیں ہوتی اُس پر احسان کر کے اپنے دستر خوانوں کے کچھ ٹکڑے اُس خدا کے پیارے کے سامنے ڈال دیتے ہیں۔ یہ دنیا پرست اپنا پس خوردہ اپنے زعم میں احسان کر کے دنیا کے اس نافع الناس اور خدا کے پیارے بندے کے لئے رکھ چھوڑتے ہیں۔ جب کہ خدا کے بندوں کو ان میں ذرہ بھر بھی رغبت نہیں ہوتی۔ لیکن کائنات کا مالک غیور خدا اپنے اِس پیارے کو جسے دنیا حقیر، فقیر اور ناکارہ خیال کرتی تھی ایسا مائدہ عطا کرتا ہے کہ قومیں بلکہ قوموں کی نسلیں اس مائدہ سے جسمانی اور روحانی انداز میں سیر ہوتی چلی جاتی ہیں اور اس مائدہ میں کوئی کمی آنے کی بجائے دن بدن اس مائدہ کی جود وسخاوت میں ناقابلِ یقین انداز میں اضافہ ہی ہوتا چلا جاتا ہے۔ اِس کیفیت کا ذکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک شعر میں کچھ اس طرح فرماتے ہیں۔

لفاظاتُ الموائدِ کان اُکلی

فصِرتُ الیوم مِطعام الاھالی

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن، جلد5 صفحہ 596)

ترجمہ: (ایک وہ دن تھا کہ جب) لوگوں کا پس خوردہ میرے کھانے کے طور پر رکھ لیا جاتا تھا۔ (ذرا رب کائنات کا احسان تو دیکھو کہ کیسے اب یہ دن ہیں کہ) آج میں ایک زمانے کی شکم سیری کا موجب ہوگیا ہوں۔

اس دور کو یاد کر کے آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ وہ زمانہ تھا جب:

کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

(نصرۃ الحق۔ روحانی خزائن، جلد21، صفحہ 20)

ذور کی دنیا کی تو بات ہی کیا خود اس ملک کی نگاہ سے قادیان اور یہ فرستادہ الٰہی اوجھل اور چھپا ہوا تھا۔ خدا اس گمنامی میں راضی رہنے والے وجود کو اپنی قدرت کی زندہ تجلیات کے لئے انتخاب کرتا ہے اور اس کو عظیم بشارت سے نوازتا ہے جس کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ 26 نومبر 1965ء میں ان الفاظ میں فرمایا:

''ہم تجھے کثیر جماعت دیں گے، دنیا تیری مخالفت کرے گی، تجھے مٹانے کے درپے ہوجائے گی۔ ہر تدبیر اور حربہ اختیار کیا جائے گا کہ تو مغلوب اور ناکام رہے، لیکن ہم تجھ سے وعدہ کرتے ہیں اور تجھے بشارت دیتے ہیں کہ غلبہ آخر کار تجھ ہی کو حاصل ہوگا اور مخلصین اور فدائیوں کی ایک کثیر جماعت تجھے عطا کی جائے گی۔''

کیا خدا کا یہ وعدہ پورا ہوا؟ یقیناً ہوا۔ تیز آندھیوں، مخالفتوں کے طوفانوں کے باوجود پورا ہوا۔ اس کے پرکھنے کا ایک ذریعہ آج اِس Global World کے ہر کس وناکس کو خدائے رحمان اور رحیم نے عطا فرما دیا ہے اور وہ ہے ہمارا جلسہ سالانہ۔ دنیا کی کسی قوم کا فرد، کسی بھی رنگ یا نسل کا ہو، کسی بھی مذہب سے اس کا تعلق ہو۔ غریب ہو یا امیر۔ آج اس عظیم خدائی نشان اور خدا کے کئے ہوئے وعدہ کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔ اس روحانی لذت کو بنفسِ نفیس محسوس اور چکھ سکتا ہے۔

اس جلسہ کی بنیاد خود خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے 30 دسمبر 1891ء کو رکھوائی۔ دنیا کے سینکڑوں ملکوں میں یہ جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ افریقہ کے غریب بھی اس نشان سے محروم نہیں۔ ایشیا کے تیسری دنیا میں شمار کئے جانے والے ممالک بھی اس کی برکات سے استفادہ کر رہے ہیں۔ امریکہ ہو یا آسٹریلیا ہو یا براعظم یورپ کے امیر ممالک کے تشنہ باسی ہوں سب ہی پر تو یہ بارانِ رحمتِ ایزدی موسلا دھار انداز میں برس رہی ہے اور جب تک لِیُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ (سورۃ التوبہ 9: 33) کا وعدہ اپنی کامل آب وتاب سے پورا نہیں ہوجاتا۔ جلسہ سالانہ کی برکات کی یہ بادِ نسیم چلتی رہے گی اور مخلص روحوں کو سیراب کرتی ہوئی ان کی دنیا کی محبت کو ٹھنڈا کرنے کا موجب بنتی چلی جائے گی۔ ان کے مولیٰ کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت اُن کے قلب ونظر کو لپیٹ لے گی۔ یہ مخلصین دنیا سے ایسے کٹ جائیں گے کہ اُن کو آخرت کا سفر مکروہ معلوم نہ ہوگا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت وفرصت وعدمِ موانعِ قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں۔''

پھر فرماتے ہیں:

''حتی الوسع تمام دوستوں کو محض لِلّٰہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق ومعارف کے سننے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔''

مزید فرماتے ہیں:

''ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر پہلے بھائیوں کا منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتۂ تودد وتعارف پذیر ہوتا رہے گا۔''

پھر فرماتے ہیں:

''اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کی فکر رکھیں۔''

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد4، صفحہ 351-353)

(باقی صفحہ 31)

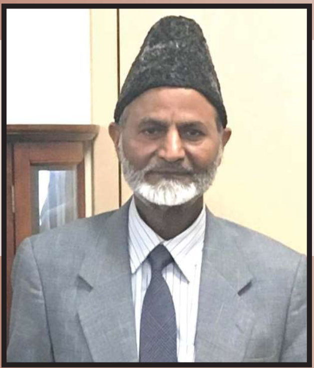

جلسہ سالانہ کینیڈا اور ہماری ذمہ داریاں

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

جلسہ سالانہ کینیڈا 2019 کی آمد آمد ہے اور کینیڈا کے طول و عرض میں پھیلے تمام احمدی مرد و زن اور بچے اس کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں سے جلسہ سالانہ کا یہ نظام 1891ء میں قادیان میں قائم ہوا تھا جو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔ کیا ایشیا، کیا افریقہ، کیا آسٹریلیا، کیا یورپ اور کیا براعظم امریکہ، دنیا کا کون سا خطہ ہے جہاں جلسہ ہائے سالانہ نہ ہوتے ہوں۔ ان جلسوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل، اس کے رحم اور اسی کی بے پناہ عنایتوں کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس جلسہ کو جاری و ساری رکھنے کے مقاصد بڑی شان کے ساتھ پورے ہو رہے ہیں۔

احباب جماعت پورا سال ان جلسوں کا شدت سے انتظار کرتے ہیں۔ پورے جوش و خروش سے ان میں شرکت کرتے ہیں اور ان جلسوں سے مقدور بھر فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے آقا و مطاع حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بنتے ہیں۔ الحمدللہ!

میں احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی مناسبت سے اُن ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جو ان پر عائد ہوتی ہیں۔

جلسہ سالانہ سے متعلق ہدایات

☆ سب سے پہلے احباب جماعت جلسہ میں شمولیت کے اپنے اولین مقصد کو نہ بھولیں۔ یہ جلسہ سالانہ جسے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس غرض سے جاری فرمایا کہ:

”اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد4، صفحہ 352)

پھر فرمایا: ”ہر یک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کی معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔“

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 340)

اس لئے احباب جماعت ان اغراض و مقاصد کو یاد رکھیں اور جس حد تک ممکن ہو سکے جلسہ کے ان ایام میں برکات اور رحمتِ خداوندی سمیٹیں۔ جلسہ سالانہ کے مقررین کے خطابات اس جلسہ کی برکات کے حصول کا اہم ذریعہ ہیں۔ ان کو غور سے سننا اور ان پر عمل کرنا ہر احمدی مرد و زن کا فرض ہے۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکز سے ازراہِ شفقت مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ و مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان کو جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت کا ارشاد فرمایا ہے۔

اس جلسہ میں خلافت: خوف کو امن میں بدلنے کا ذریعہ، اسلام: حقوقِ نسواں کا حقیقی ضامن، خلافتِ ثانیہ کے شہدائے احمدیت کی ایمان افروز داستانیں، دنیا پرستی میں تعلق باللہ، صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے، درود شریف کی برکات اور اہمیت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اخلاقی اور روحانی تربیت کا عظیم الشان انداز وغیرہ موضوعات پر علمائے سلسلہ خطاب فرمائیں گے۔

اور سب سے اہم یہ کہ ہم جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اتوار کے روز جرمنی سے اختتامی خطاب براہِ راست سن سکیں گے۔

یہ خطاب مقامی وقت کے مطابق صبح ساڑھے نو بجے ہوگا اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ اتوار کی صبح خاص طور پر کوشش کر کے معمول سے پہلے وقت پر جلسہ گاہ میں پہنچ جائیں تا کہ اس خطاب کو اوّل تا آخر مکمل طور پر براہ راست Live سن سکیں۔

آپ سے درخواست ہے ان تمام تقاریر کو پورے اخلاص اور توجہ کے ساتھ سنیں اور اسلام/احمدیت کی حقیقی تعلیمات جو ان میں بیان کی جائیں گی، ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

☆ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ:

”حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف اُن کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد4، صفحہ 352)

اس پاک تبدیلی کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے جلسہ سالانہ کے دنوں میں خصوصیت کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں، درود شریف اور دوسری دعائیں ورد زبان رکھیں تا کہ ہم میں سے ہر ایک پہلے سے بڑھ کر نیکیوں میں آگے بڑھنے والا ہو اور اپنے اندر مثبت تبدیلی پیدا کرنے والا ہو۔

☆ خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسوں کے متعلق جو ہدایات ارشاد فرمائی ہیں ان کا غور سے مطالعہ کریں اور ان پر عمل کرنے کی کماحقہ کوشش کریں۔

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ:

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔“

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

لہٰذا یہ ایک بہت ہی اہم موقع ہے جو ہمیں اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس لئے وقت کو ضائع کرنا یا عام دنیاوی باتوں میں وقت صرف کرنا، تقاریر اور جلسے کے پروگراموں کی طرف توجہ نہ دینا کسی بھی احمدی کو زیب نہیں دیتا۔ مجھے امید ہے کہ آپ جلسہ کی اصل غرض کو ہی مدنظر رکھتے ہوئے جوق در جوق تشریف لائیں گے اور کماحقہ فائدہ اٹھائیں گے۔ ان شاءاللہ۔

☆ آج کل کے حالات کے پیش نظر حفاظتی اقدامات کے حوالہ سے بھی خصوصی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت ہے کہ:

"اپنے دائیں بائیں اپنے ساتھیوں پر بہر حال نظر رکھیں، جن کو آپ جانتے نہ ہوں۔ تو جماعت احمدیہ کی یہی بہت بڑی سیکیوریٹی ہے۔"

لہٰذا احباب جماعت اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔

اسی طرح جماعت کے شناختی کارڈ اور ڈیوٹیوں کے بیجز لے کر آئیں۔ سیکیوریٹی کے کارکنان سے تعاون کریں خواہ اس کے لئے آپ کو تکلیف ہی اٹھانی پڑے۔ یہ تمام انتظامات آپ سب کی حفاظت کی غرض سے کئے جاتے ہیں، اس لئے یہ آپ ہی کے تعاون سے کامیاب ہو سکتے ہیں۔

☆ حفاظتی اقدامات کے علاوہ بھی جلسہ سالانہ کے تمام کارکنان سے بھرپور تعاون کریں۔ جماعت احمدیہ کی یہ امتیازی شان ہے کہ اگر کوئی بچہ بھی ڈیوٹی پر کھڑا ہو تو اس سے تعاون کیا جاتا ہے۔ یہی ہمارے نظام کا حسن ہے۔

☆ اتنے وسیع انتظامات میں بعض اوقات کچھ کمیاں، خامیاں اور کوتاہیاں رہ جاتی ہیں۔ لیکن اس میں غصہ کرنے یا کارکنان جلسہ سے الجھنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ صرف کارکنان یا رضا کاروں کا جلسہ نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا جلسہ ہے اور اس کو کامیاب بنانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اگر آپ خود اُس کمی کو مناسب طور پر دور کر سکیں تو ضرور کیجئے ورنہ مناسب انداز میں متعلقہ کارکنان کو توجہ دلا دیں۔ اگر آئندہ کے لئے کوئی بہتر تجویز آپ کے ذہن میں ہو تو جلسہ کے بعد تحریری طور پر مجھے مطلع کر دیں۔

☆ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت مہمان بھی شرکت کرتے ہیں ان پر ہر لحاظ سے اچھا اثر پڑنا چاہیئے۔ ہمارے اخلاق، ہمارا لباس، ہمارا کردار، ہماری جلسے میں حاضری، ہمارا چلنے پھرنے، اُٹھنے، بیٹھنے کا انداز، الغرض ہر پہلو باوقار ہونا چاہیئے۔

☆ خواتین پردے کی پوری طرح سے پابندی کریں اور اس سلسلہ میں اسلامی اقدار اور ارشاداتِ خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ملحوظ رکھیں۔

☆ جلسہ کے موقع پر جلسہ گاہ میں اور مسجد بیت الاسلام اور دیگر نمازوں کے مراکز میں باجماعت نمازیں ادا کریں۔

☆ ہم سب پر بڑی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے مہمانوں سے حسن خلق سے پیش آئیں اور ان کی میزبانی کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

☆ دعاؤں پر زور دیں کہ جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے کامیاب ہو۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کی ترقی، جماعت کینیڈا کی ہر لحاظ سے ترقی، احباب جماعت میں روحانی ترقی، تمام پروگراموں کی کامیابی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا واحد ذریعہ دعائیں ہیں۔

عمومی ذمہ داریاں

جلسہ سالانہ کے ایام میں پیس ویلج میں احباب جماعت کا نمازوں اور دوسرے پروگراموں میں آنا جانا بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے درج ذیل امور کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

☆ اپنے کسی عمل سے اردگرد کے رہائشیوں کو تکلیف نہ دیں۔

☆ ٹریفک کے اصولوں کی پابندی کریں۔ پارکنگ بھی صرف مقررہ جگہوں پر کریں۔ فائر روٹ پر گاڑی ہرگز پارک نہ کریں۔ اور کسی کے لئے تکلیف یا پریشانی کا باعث نہ بنیں۔

☆ پیدل چلنے والے بھی سڑک پار کرتے وقت اشارے کی انتظار کریں اور ٹریفک میں خلل کا باعث نہ بنیں۔

☆ صفائی کا نہ صرف خود خیال رکھیں بلکہ اگر راستے میں کوئی گند نظر آئے تو اٹھا کر کوڑے والے ڈبے میں ڈال دیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آپ کا یہ عمل آپ کا صدقہ شمار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ داریاں اور فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے اور مقبول خدمت کی توفیق دے۔ ہمارا ہر فعل و عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو اور جماعت کینیڈا ہر لحاظ سے دنیا میں ایک نمایاں اور صفِ اول کی جماعت کے طور پر ابھرے جس سے خلیفہ وقت کی آنکھیں ہم سے ہمیشہ ٹھنڈی رہیں۔ آمین

خدمت کا انمول موقع

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے ہمارا جلسہ سالانہ مورخہ پانچ، چھ، سات جولائی 2019ء کو انٹرنیشنل سینٹر مسی ساگا میں منعقد ہو رہا ہے اور جلسہ سالانہ کے وسیع انتظامات کے لئے غیر معمولی تعداد میں رضا کاروں کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اس خدمت کو معمولی خدمت نہ سمجھیں۔ یہ سعادت بڑی برکتوں والی ہے۔ اس خدمت کے نتیجہ میں آپ پر اللہ تعالیٰ کی اس قدر رحمتیں اور برکتیں نازل ہونے والی ہیں جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جن کا آپ نے وارث بننا ہے۔ اس لئے اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کریں۔ اور ان بابرکت ایّام کو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت میں گزار کر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور اس کے ان گنت فضلوں سے حصہ پانے والے بنیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

افسر جلسہ سالانہ کینیڈا

کلام الامام امام الکلام

کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں تھا غریب و بے کس و گم نام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اِک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

دیکھو ! خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا !
گم نام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا !

جو کچھ مری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا
میں اِک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا

دنیا کی نعمتوں سے کوئی بھی نہیں رہی
جو اُس نے مجھ کو اپنی عنایات سے نہ دی

اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اُسی نے ثریّا بنا دیا

(درثمین)

مہمان نوازی کا وصف اور جماعت احمدیہ

مرسلہ: مکرم میاں رضوان مسعود صاحب افسر جلسہ سالانہ کینیڈا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ مورخہ 23 جولائی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو وفود آتے تھے آپؐ ان کی مہمان نوازی کا فرض صحابہؓ کے سپرد کر دیتے۔ ایک مرتبہ قبیلہ عبدالقیس کے مسلمانوں کا وفد حاضر ہوا تو آپؐ نے انصار کو ان کی مہمان نوازی کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ انصار ان لوگوں کو لے گئے۔ صبح کے وقت وہ لوگ حاضر ہوئے تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے میزبانوں نے تمہاری مدارت کیسی کی۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! بڑے اچھے لوگ ہیں ہمارے لئے نرم بستر بچھائے، عمدہ کھانے کھلائے اور پھر رات بھر کتاب وسنت کی تعلیم دیتے رہے۔

(مسند احمد بن جنبل، جلد 3، صفحہ 431)

الحمدللہ کہ ہمارے ہاں جماعت میں بھی یہ نظارے دیکھنے میں آتے ہیں اور یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے، یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ربوہ میں بھی ہم نے یہی دیکھا بلکہ خود بھی اسی طرح کرتے رہے کہ مہمان جن سے کوئی خونی رشتہ بھی نہیں ہوتا بلکہ اکثر دفعہ سال کے سال ملاقات ہوتی ہے اور بعض دفعہ کئی سال کے بعد کیونکہ جماعتی نظام کے تحت جس جس کو گھر میں ٹھہرایا جائے اس نے وہیں ٹھہرنا ہوتا ہے اور اس لئے ضروری نہیں ہوتا کہ ہر مرتبہ ہر مہمان وہیں ٹھہرے بعض دفعہ مہمان بدل بھی جاتے ہیں تو صرف اس لئے ان جلسے پہ آنے والے مہمانوں کو مہمان بنا کر گھروں میں رکھا جاتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں اور اسی لئے اپنے آرام کو ان کی خاطر قربان کیا جاتا ہے۔ مجھے امید ہے یہاں بھی آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے لئے اسی طرح حوصلہ دکھاتے رہے ہیں اور ان شاء اللہ دکھاتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ پہلے سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کریں۔

اس دفعہ جب میں کینیڈا آیا ہوں تو بعض احمدی گھروں میں یہ دیکھ کر ربوہ کے جلسوں کی یاد تازہ ہو جاتی تھی کہ گھر والے نیچے ایک کمرے میں یا بیس منٹ (Basement) میں محدود ہو گئے ہیں اور گھر کے کمرے مہمانوں کو دے دیئے، ان مہمانوں کو جن کو جانتے بھی نہیں، کوئی خون کا رشتہ بھی نہیں، لیکن ایک مضبوط رشتہ ہے، احمدیت کا رشتہ، اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہی اس رشتے کو قائم کیا ہوا ہے اور مضبوط رسی کو پکڑا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر ملک میں ہمیں یہ نظارے دکھائے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر حضور ﷺ کے پاس آیا۔ آپؐ نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا۔ ایک انصاری نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور بیوی سے کہا: آنحضرت ﷺ کے مہمان کی خاطر مدارت کا اہتمام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا۔ آج گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ انصاری نے کہا اچھا تو کھانا تیار کرو اور چراغ جلاؤ، اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپتھپا کر اور بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا، چراغ جلایا، بچوں کو بھوکا سلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا۔ اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے رہے تا کہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی ہمارے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور خود بھوکے سو گئے۔ صبح جب وہ انصاری حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا تمہاری رات کی تدبیر سے اللہ تعالیٰ بھی ہنسا۔ اسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ پاک باطن ایثار پیشہ مخلص مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ جب کہ وہ خود ضرورت مند اور بھوکے ہوتے ہیں اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ (صحیح بخاری۔ کتاب المناقب باب یئوثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ)

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ 9 فروری 2005ء، صفحہ 2)

لازمی چندوں کی ادائیگی

جماعت احمدیہ کینیڈا کا مالی سال 30 جون کو ختم ہو رہا ہے۔ تمام وہ افراد (مرد اور خواتین) جن کی کوئی بھی آمد (روزگار، تجارت، جزوی ملازمت، سوشل ویلفیئر، Old Age Benefit, E.I.,Pension, Disablity وغیرہ) ہے۔ ان کے لئے لازمی چندہ جات (چندہ عام، چندہ وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ) باشرح ادا کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح ہماری نوجوان نسل کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ لازمی چندہ جات کی ادائیگیوں کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار توجہ دلا چکے ہیں کہ لازمی چندوں کو دوسرے چندوں اور تحریکات پر فوقیت حاصل ہے۔ اس لئے سب سے پہلے لازمی چندوں کو باشرح ادا کریں۔

احباب جماعت اور خواتین سے گزارش ہے کہ اپنے لازمی چندوں کا جائزہ لیں اور اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو اس کمی کو جلد از جلد پورا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے۔ آمین۔

خالد محمود نعیم

نیشنل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا

علمی اور تحقیقی مقالہ

روایت

قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ

کی سچائی کا ثبوت!

کیا اس روایت میں موجود کوئی راوی جھوٹا ہے؟

کیا راوی حضرت محمد بن سیرینؒ کا سماع حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ثابت نہیں؟

تحقیق و پیشکش: مکرم ملک مبین احمد صاحب

قال اللہ تعالی فی القرآنِ المجیدِ

”ما کان محمد ابا احد مِن رِجالِکم و لکِن رسول اللہِ و خاتم النبِیین و کان اللہ بِکلِ شی علیماً“

(سورۃ الاحزاب33 : 41)

ترجمہ: اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے (جسمانی) باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول اور انبیا کی مہر ہیں ،اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

☆ ناظرین کرام ! قرآن مجید میں لفظ ”خاتم النبیین“ استعمال ہوا جس کا معنی غیر احمدی علما یہ کرتے ہیں کہ نبوت ختم ہوگئی اب کوئی بھی نیا نبی اس دنیا میں نہیں آئے گا۔ آیئے اس ہستی کی تفسیر سے امکان نبوت کا ثبوت مانگیں جس کے بارہ میں ہمارے پیارے حبیب جناب حضرت محمد رسول ﷺ نے فرمایا کہ: ”اگر کسی نے آدھا دین سیکھنا ہو تو عائشہ سے سیکھے۔“

دسویں صدی کے مجدد حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ جو کہ ۸۴۹ ھجری قاہرہ، مصر میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنی تفسیر در منثور سورۃ الاحزاب آیت۔ ”ما کان محمد ابا احد ... کے تحت بیان فرمایا:

حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ”قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔“

کہ (رسول اللہ ﷺ کو) خاتم النبیین تو کہو اور یہ نہ کہو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

لیکن یہاں پر بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ کیا امام سیوطیؒ نے خود حضرت عائشہؓ سے یہ روایت سنی؟ تو حضرت امام سیوطی نے اس کا جواب خود ہی دے دیا۔ وہ یوں کہ جہاں سے انہوں نے یہ روایت نقل فرمائی اس کا حوالہ بھی نیچے دے دیا۔ اور وہ حوالہ ہے۔

”مصنف ابن ابی شیبہ باب لا نبی بعد النبی ﷺ“

اس کتاب کے مصنف امام حافظ ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسیؒ المتوفی ۲۳۵ ھجری ہیں۔ کتاب ابنِ ابی شیبہ میں کتاب الادب باب من کرہ ان یقول لانبی بعد النبی ﷺ (مطبوعہ قاہرہ۔ مصر، سنِ اشاعت 2008ء، جلد ہشتم، صفحہ 622 التحقیق، ابی محمد اسامہ بن ابراہیم بن محمد) میں ہمیں اس کی سند بھی مل جاتی ہے، جو کچھ یوں لکھی ہوئی ہے۔

”حسین بن محمد، قال : حدثنا جرِیر بن حازِم، عن محمد، عن عائِشة، قالت: قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا : لا نبی بعدہ۔“

کہ حسین بن محمدؒ نے کہا کہ جریر بن حازم نے محمدؒ (بن سیرینؒ) سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم یہ تو کہو کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں مگر یہ نہ کہو کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔

اب اس حدیث پر ایک یہ اعتراض پیش کیا جاتا ہے جو حافظ عبید اللہ نے اپنی کتاب ’مطالعہ قادیانیت‘ کے صفحہ ۹۹ پر کیا ہے کہ:

”حضرت محمد بن سیرینؒ کا حضرت عائشہؓ سے سماع ثابت ہی نہیں۔“ (کتاب المراسیل لابن ابی حاتم)

اسی طرح حضرت حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے یہ بات نقل فرمائی کہ ان کی ملاقات ثابت نہیں۔ (بحوالہ تہذیب التہذیب)

رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کے جاری رہنے کے بارہ میں حضرت عائشہؓ کی یہ وضاحت ایک غیر معمولی دلیل ہے جس کا نبوت کو بند قرار دینے والوں کے پاس کوئی بھی جواب نہیں ہے۔ لیکن کچھ لوگوں نے یہ اعتراض شروع کر دیا کہ ”کیا حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ نے خود حضرت عائشہؓ سے یہ روایت سنی ہے؟“

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ:

’تفسیر در منثور‘ سورۃ الاحزاب کے تحت حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ نے جہاں سے یہ روایت نقل کی تھی وہاں انہوں نے ”ابن ابی شیبہ“ کی کتاب کا حوالہ دیا ہوا ہے۔ ابنِ ابی شیبہ کی اس کتاب میں مذکور اس روایت میں بھی ایک کمی تھی کہ اس میں ”محمد بن سیرینؒ“ کا نام اس مطبوعہ میں معدوم ہو گیا تھا۔“

پھر جب اسی سند پر مزید گہری تحقیق و تدقیق کی گئی تو یہ بات بھی سامنے آئی کہ مولوی حافظ عبید للہ نے اس سند پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ ”جریر بن حازم کی پیدائش قریباً 85 ہجری میں ہوئی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات تو 58 ہجری میں ہو چکی تھی پھر ان کا سماع کیسے ثابت ہو سکتا ہے؟“ یعنی وہ یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ یہ روایت مرسل ہے لہٰذا قابلِ رد ہے۔ اس پر جب اس کتاب یعنی ”ابن ابی شیبہ“ کو گوگل پر تلاش کیا گیا تو اس کا ایک نیا ایڈیشن ملا جو مصر، قاہرہ کا چھپا ہوا تھا۔ اس کی آٹھویں جلد کے صفحہ 622 (کتاب الاداب باب من کرہ ان یقول لا نبی بعد النبی ﷺ) پر اور اسی طرح ایک اور ایڈیشن ملا جو بیروت، لبنان سے چھپا اور اس کا سنِ اشاعت 2006ء ہے اس کی تیرھویں جلد کے صفحہ 566 پر یہ روایت ملی جس کی سند میں ”محمد بن سیرینؒ“ بھی موجود تھے۔ یہ معلوم کرنے پر ایسا لگا کہ گویا کوئی بہت بڑا خزانہ

مل گیا ہے۔

چنانچہ اس کی مکمل سند لکھ کر فیس بک پر لگائی گئی تو حافظ عبید اللہ نے اس سند میں موجود حضرت محمد بن سیرین پر بھی اعتراض کر دیا کہ حضرت محمد بن سیرینؒ کا حضرت عائشہؓ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ چنانچہ اس اعتراض کا جواب بھی تلاش کیا گیا جو ذیل میں ہے۔ حافظ عبید اللہ کا مطلوبہ سماع ثابت کئے بغیر ہی اس روایت کو قطعی مستند ثابت کیا گیا۔ حافظ عبید اللہ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا تھا سوائے مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پر اعتراض کرنے کے۔

مزید تحقیق و تلاش کے لئے چند کتب کو دوبارہ دیکھا گیا، جن میں ”تہذیب التہذیب، تہذیب الکمال، کتاب المراسیل، جرح و تعدیل اور سیر اعلام النبلاء شامل ہیں۔“ ان کتب میں (تہذیب التہذیب، تہذیب الکمال اور سیر اعلام النبلاء) حضرت محمد بن سیرینؒ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام دیکھے تو ان کا سماع بھی ثابت ہو گیا جو آپ کو اس مضمون کے آخر پر ملے گا۔ یہ تمام تر تحقیق قارئین کے پیشِ خدمت ہے۔

سب سے پہلی بات کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجاثیہ میں حدیث کو پرکھنے کا معیار ہمیں بتایا ہے۔ فرمایا کہ ” فَبِاَیِّ حَدِیثٍ بعد اللهِ و آیاتِه یؤمنون “ یعنی اللہ اور اس کی آیت کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے۔ اب اس سے ایک لمبا مضمون کھل جاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو جو بات قرآن میں بیان فرما دی ہے اس کے مخالف ہم کس بات پر ایمان لائیں گے؟ یقیناً کسی پر بھی نہیں۔

پس اسی طرح ہمیں حدیث کا معیار پرکھنے کو مل گیا کہ جو حدیث بھی قرآن کے خلاف ہو، چاہے اس میں ثقہ راوی موجود ہوں تو بھی وہ حدیث قابلِ قبول نہیں سمجھی جائے گی۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کبھی بھی کوئی بات قرآن کریم کے خلاف نہیں کہہ سکتے تھے۔ ”کان خلقه القرآن“ آپؐ کا خلق و تخلیق عینِ قرآن تھی۔

پس یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بھی فرمان قرآن کے خلاف متصور نہیں کیا جا سکتا۔ اسی کی تائید میں ہمیں ایک یہ روایت بھی ملتی ہے کہ جس میں صراحت موجود ہے کہ ”قرآن کے خلاف کوئی حدیث ہو تو اس کو رد کر دو۔“

لہٰذا ملاحظہ فرمائیں:

” فقال ابو قر: فتکذِب بالرِوایاتِ؟ فقال بو الحسنِ علیه السلام: ذا کانتِ الرِوایات مخالِف لِلقرآنِ کذبتها“

(الکافی۔ جلد ا، باب فی ابطال الروای، صفحہ 56)

ترجمہ: پس ابوقرہ نے کہا کیا آپ حدیث کو رد کرتے ہیں؟ تو ابوالحسن نے جواب دیا کہ اگر روایت قرآن کے خلاف ہو۔ (تو رد کر دیتا ہوں۔ ناقل) علامہ مجلسی نے مرأالعقول۔ جلد ا، صفحہ ۳۲۸ میں اس روایت کو صحیح کہا ہے اور علامہ بحرانی نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد اس کو صحیح کہا ہے اور کہا ہے: ” وما جمع علیهِ المسلِمون انه لا یحاط بِه عِلم ولا تدرِکه البصار “

کہ اس پر مسلمانوں کا اجماع تھا (اور اس میں کوئی نزاع نہیں ہے) یقیناً اس کا علم احاطہ نہیں کرتا اور نہ ہی نظر اس تک پہنچتی ہے۔

(الحدائق النظار۔ جز الاول، صفحہ 38)

اسی طرح ”کتاب الرسالۃ“ جو امام محمد بن ادریس شافعیؒ، کی تصنیف ہے۔ (امام شافعیؒ شافعی مسلک کے امام ہیں۔) اس میں لکھا ہے کہ:

” اگر ایک حکم قرآن مجید میں بھی موجود ہو تو رسول اللہ ﷺ کی سنت ہمیشہ اس کے موافق ہی ہوگی۔“

(کتاب الرسالۃ، صفحہ 137)

یعنی کبھی اس سے متضاد و متصادم نہ ہوگی۔ اس کے بعد امام شافعیؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ ”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کتاب اللہ کے زیادہ قریب ہے۔“

پھر آگے سورۃ البقرۃ کی آیت لکھنے کے بعد فرمایا کہ:

” اسی طرح جو لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث کو روایت کرتے ہیں وہ ثقاہت اور حفظ کے معاملے میں زیادہ مشہور ہیں۔“ (ایضاً۔ صفحہ 165۔166)

پھر فرمایا کہ:

” حدیث کبھی بھی قرآن کے مخالف نہیں ہو سکتی۔ صرف اور صرف قرآن کی وضاحت کرتی ہے۔“ (ایضاً۔ صفحہ 116)

اس کے بعد مزید فرمایا کہ:

” اگر دو احادیث ایک دوسرے کے متضاد پائی جائیں، ان میں سے کسی ایک کو ناسخ اور دوسری کو منسوخ بھی قرار نہ دیا جا سکے اور اس تضاد کو رفع کرنا ممکن نہ ہو تو پھر ایک حدیث کو چھوڑ کر دوسری زیادہ مستند حدیث کو قبول کیا جائے، اس ترجیح کے لئے قرآن، دیگر احادیث اور عقل عامہ کو بنیاد بنایا جائے گا۔ جس کی تفصیل کچھ یوں ہے، سب سے پہلے دونوں احادیث کو قرآن پر پیش کیا جائے اور جو حدیث کتاب اللہ کے زیادہ موافق ہوگی اسے ترجیح دیتے ہوئے اسے اختیار کر لیا جائے گا۔“ (ایضاً۔ صفحہ 116۔117)

اسی طرح بعض اور مفتیوں کا بھی فتویٰ ہے کہ اگر حدیث میں بظاہر تضاد ہو تو اس کو قرآن کی کسوٹی پر حل کر لیا جائے یعنی جو بھی قرآن کے موافق ہوگی اس کو قابلِ قبول سمجھا جائے۔ اب جیسا کہ ہمیں حدیث کو پرکھنے کا معیار قرآن و حدیث اور فقہا سے بھی مل گیا اب ہم حکم عدل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے فیصلہ کن ارشادات کی طرف آتے ہیں کہ آپؑ کس قسم کی حدیث کو مانتے ہیں؟ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

” پس حدیث کا قدر نہ کرنا گویا ایک عضو اسلام کا کاٹ دینا ہے۔ ہاں اگر ایک ایسی حدیث جو قرآن اور سنت کے نقیض (متضاد۔ ناقل) ہو۔ اور نیز ایسی حدیث کے نقیض ہو جو قرآن کے مطابق ہے یا مثلاً ایک ایسی حدیث ہو جو صحیح بخاری کے مخالف ہے تو وہ حدیث قبول کے لائق نہیں ہوگی کیونکہ اس کے قبول کرنے سے قرآن کو اور ان تمام احادیث کو جو قرآن کے موافق ہیں رد کرنا پڑتا ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ کوئی پرہیزگار اس پر جرأت نہیں کرے گا کہ ایسی حدیث پر عقیدہ رکھے کہ وہ قرآن اور سنت کے برخلاف اور ایسی حدیثوں کے مخالف ہے جو قرآن کے مطابق ہیں۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 62)

مزید فرمایا کہ:

” ایک اور غلطی اکثر مسلمانوں کے درمیان ہے کہ وہ حدیث کو قرآن شریف پر مقدم کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط بات ہے۔ قرآن شریف ایک یقینی مرتبہ رکھتا ہے اور حدیث کا مرتبہ ظنی ہے۔ حدیث قاضی نہیں بلکہ قرآن اس پر قاضی ہے۔ ہاں حدیث، قرآن شریف کی تشریح ہے۔ اس کو اپنے مرتبہ پر رکھنا چاہئے۔ حدیث کو اس حد تک ماننا ضروری ہے کہ قرآن شریف کے مخالف نہ پڑے اور اس کے مطابق ہو لیکن اگر اس کے مخالف پڑے تو وہ حدیث نہیں بلکہ مردود قول ہے۔ لیکن قرآن شریف کے سمجھنے کے واسطے حدیث ضروری ہے۔ قرآن شریف میں جو احکام الٰہی نازل ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عملی رنگ میں کر کے اور کرا کے دکھا دیا اور ایک نمونہ قائم کر دیا۔ اگر یہ نمونہ نہ ہوتا تو اسلام سمجھ میں نہ آ سکتا۔ لیکن اصل قرآن ہے۔ بعض اہلِ کشف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست ایسی احادیث سنتے ہیں جو دوسروں کو معلوم نہیں ہوئیں یا موجودہ احادیث کی تصدیق کر لیتے ہیں۔“

(احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 491)

مزید فرمایا کہ:

"فبأي حديث بعد الله وآياته يؤ منون۔یعنی خدا اور اس کی آیتوں کے بعد کس حدیث پر ایمان لائیں گے۔اس جگہ اس حدیث کے لفظ کی تنکیر جو فائدہ عموم کا دیتی ہے صاف بتلا رہی ہے کہ جو حدیث قرآن کے معارض اور مخالف پڑے اور کوئی راہ تطبیق کی پیدا نہ ہو۔اس کو رد کردو۔"

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی وچکڑالوی۔روحانی خزائن،جلد19، صفحہ 207)

اس کے بعد آپؑ جماعت کو نصائح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سنت نہ ہو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کریں۔" (ایضاً۔صفحہ 212)

قارئین کرام !'حدیث' کا معنی صرف یہ نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بلکہ 'حدیث' کا لغوی معنی بات ہے، چاہے کسی کی بھی ہو۔یعنی جب لغوی معنی کی بات کی جائے تو حدیث کا معنی بات یعنی قول ہوتا ہے۔لیکن اصطلاحی معنوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو 'حدیث' کہا جاتا ہے۔صحابہؓ کے قول کو 'اثر' کہا جاتا ہے۔ اب جیسا کہ قارئین کرام، یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ قرآن کے مخالف جو بھی حدیث ہوگی اس کو ہم بآسانی رد کرسکیں گے جو اس کے حق میں ہوگی اور اس کی تائید کر رہی ہوگی اس پر ہم ایمان لائیں گے۔(ان شاءاللہ)

حضرت عطا بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ تمام انسانوں سے زیادہ احکام دین سمجھنے والی تھیں اور امور عامہ میں آپؓ کی رائے صائب ترین ہوتی تھی۔

(زوجات النبیؐ الطاہرات،صفحہ 36)

"قال عرو بن زبير: ماريت امر علم بِطب ولا فِقه ولا شعر مِن عائِشة۔"

یعنی حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے کسی عورت کو طب،فقہ اور شعر کے علوم میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بڑھ کر نہیں پایا۔

(شبہات واباطیل تعدد زوجات الرسول ﷺ مصنف محمد علی الصابونی،صفحہ 40)

حضرت عائشہؓ کے بارہ میں یہ حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ:

كانت عائِشة، افقه الناسِ و اعلم الناسِ و حسن الناسِ ريا فِي العامة"

(الإصابة فی معرفة الصحابةؓ۔عائشةؓ)

کہ حضرت عائشہؓ لوگوں میں سب سے زیادہ فہم رکھنے والی، سب سے زیادہ علم کی مالک اور روز مرہ کے امور میں سب سے زیادہ اچھی رائے دینے والی تھیں۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہؓ کے کسی اثر یا قول کو کبھی بھی قرآن کریم،سنتِ نبویؐ یا احادیث رسولؐ سے مخالف یا متضاد نہیں پایا گیا۔

اس کے بعد یہ بات آجاتی ہے کہ کیا اس زیر بحث روایت میں موجود باقی راویوں میں سے کوئی جھوٹ بولنے والا بھی شخص تھا؟ یعنی حسین بن محمدؒ، جریر بن حازم، حضرت محمد بن سیرینؒ یا پھر ابن ابی شیبہ۔تو ہم ان کے متعلق جب جرح وتعدیل کرتے ہیں،ان کے زندگی کے متعلق جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں ایک پاک صاف زندگی نظر آتی ہے جس سے یہ گمان بھی نہیں کیا جاسکتا کہ ان اشخاص میں سے کسی نے بھی جھوٹ بولا ہو آیئے دیکھتے ہیں۔

حسین بن محمد بن بہرام

ان کے متعلق تہذیب التہذیب (مطبوعہ حیدر آباد دکن ،ہندوستان ،سن اشاعت 1907ء ،الجز الثانی،صفحہ 368 مصنف حافظ احمد بن حجر عسقلانی میں زیر اسم (حسین بن محمد بن بہرام)لکھا ہے کہ:

"وقال ابن قانع: وهو ثِقة .وقال ابن وضاح: سمِعت محمد بن مسعود ، يقول: حسين بن محمد ثِقة، وسمِعت ابن نمير، يقول: حسين بن محمد بن بهرام صدوق وقال العِجلِي: بصرِي ثِقة"

ترجمہ:اور ابن قانع نے کہا کہ وہ ثقہ ہیں اور ابن وضاح نے کہا کہ میں نے محمد بن مسعود سے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ حسین بن محمد ثقہ ہیں اور میں نے سنا ابن نمیر سے کہ وہ کہتے ہیں کہ حسین بن محمد بن بہرام صادق ہیں اور عجلی نے کہا کہ وہ میری نظر میں ثقہ ہیں۔

جریر بن حازم

ان کے متعلق کتاب سیر اعلام النبلاء (مطبوعہ بیروت،لبنان، سنِ اشاعت 1996ء ،الجز السابع صفحہ 100)مصنف الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی متوفی 748ہجری، زیر اسم لکھا ہے۔

وروى عثمان بن سعِيد عن يحيى : ثِقة۔ وروى عباس ،عن يحيىٰ: هو حسن حدِيثا مِن ابنِ بِي الشهبِ۔

ترجمہ:اور عثمان بن سعید نے یحیٰی سے روایت کی ہے کہ یہ ثقہ ہیں اور عباس نے یحیٰی سے روایت کی ہے کہ وہ (جریر بن حازم۔ناقل)حدیث میں ابن ابی اشہب سے زیادہ اچھے ہیں۔

"وقال العجلِي: بصرِي ثِقة ۔وقال بو حاتِم:صدوق،صالِح، قدِم هو والسرِي بن يحيىٰ مِصر،وهو حسن حدِيثاً مِن السرِي ..... وقال النسائِي وغيره:ليس بِهِ بس"

ترجمہ:اور عجلی نے کہا کہ وہ میری نظر میں ثقہ ہیں۔اور ابو حاتم نے کہا کہ وہ صادق ہیں اور نیک ہیں وہ سری بن یحیٰی مصر آئے اور سری سے اچھے حدیث بیان کرنے والے ہیں۔اور نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی عیب نہیں۔

محمد بن سیرین

جہاں تک امام محمد بن سیرینؒ کی ثقاہت اور زہد واتقا کا تعلق ہے،تو ان کا ریکارڈ بے نظیر ہے۔ان کے متعلق کتاب سیر اعلام النبلاء (مصنف الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی متوفی ۷۴۸ہجری) زیر اسم (الجزء الرابع صفحہ 606،608، 609) میں لکھا ہے کہ:

"قال ابن عون: كان محمد ياتِي بِالحدِيثِ على حروفِهِ"

ترجمہ:ابن عون نے کہا ہے کہ محمد اس حدیث کو اس کے اصلی حروف میں لایا ہے۔

"وقال حماد بن زيد، عن عثمان البنِيِ ،قال: لم يكن بِالبصر حد علم بِالقضا مِن ابنِ سِيرِين ۔"

ترجمہ:اور حماد بن زید نے عثمان البنی سے روایت کی ہے کہ ابن سیرین سے زیادہ بصرہ میں کوئی بھی فیصلہ کرنے میں زیادہ علم نہیں رکھتا تھا۔

"وقال عوف العربِي : كان ابن سِيرِين حسن العِلمِ بِالفرائِضِ والقضا والحِسابِ"

ترجمہ:عوف العربی نے کہا ہے کہ ابن سیرین وراثت کے علم میں بہت اچھا تھا اور قضا اور حساب میں بھی۔

(جاری ہے۔ باقی آئندہ)

جلسہ سالانہ کینیڈا کے بابرکت ایام قریب آگئے ہیں

جلسہ سالانہ کی بنیاد سیّدنا امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھوں سے 1891ء میں رکھی گئی۔ آپؑ نے اس جلسہ کے آغاز کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اسی کی طرف سے ملنے والی راہنمائی کے نتیجہ میں فرمایا اور اسی وقت یہ بھی اعلان فرمادیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے جاری ہونے والا ایک انتظام ہے جو دنیا میں پھیلتا چلا جائے گا اور اس کا فیض ساری دنیا کو اپنے احاطہ میں لے لے گا۔

1891ء کے پہلے جلسہ میں صرف 75 مخلصین جماعت نے شرکت کی۔ کیسے فدا کار اور خوش نصیب تھے وہ شرکاء جلسہ جن کے اسمائے گرامی ہمیشہ ہمیش کے لئے تاریخ احمدیت کا حصہ بن گئے۔ جلسہ سالانہ سال بہ سال ترقی کرتا گیا اور اس کا دامنِ فیض وسعت پذیر ہوتا رہا۔ ہندوستان کی تقسیم کے بعد پاکستان اور ہندوستان دونوں ملکوں میں مرکزی جلسے بڑی شان سے ہونے لگے اور پھر دنیا کے باقی ملکوں میں بھی ان جلسوں کی داغ بیل پڑی اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ جلسہ دنیا کے کم وبیش ایک سو سے زائد ممالک میں ہر سال منعقد ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ کیا ہے؟ رحمت کا ایک بادل ہے جو ساری دنیا پر چھا گیا ہے اور اس بادل سے اترنے والی روحانی بارشیں قریہ قریہ اور بستی بستی بندگانِ خدا کے دلوں کو علوم ومعرفت سے سیراب کرتی چلی جاتی ہیں۔

الحمدللہ کہ اب اس جلسہ سالانہ کے دن بہت قریب آگئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس کی تائید ونصرت اور حفاظت کے سایہ میں یہ جلسہ سالانہ جو جماعت احمدیہ کینیڈا کا تینتالیسواں جلسہ سالانہ ہے بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مورخہ 5 تا 7 جولائی 2019ء ایئرپورٹ کے قریب انٹرنیشنل سینٹر، مسی ساگا میں منعقد ہوگا۔

یہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا ایک نہایت ایمان افروز روحانی جلسہ ہوتا ہے۔

یہ دنیاوی میلوں اور اجتماعوں کی کیفیت کے برعکس نہایت مؤثر روحانی تاثیرات کا حامل ہوتا ہے۔ حصول علم ومعرفت اور قرب مولیٰ کی راہوں کے متلاشی، عشاقِ اسلام واحمدیت، بیرون ممالک اور کینیڈا کے دور دراز شہروں سے اس نیک ارادہ سے اس جلسہ میں شمولیت کے لئے آتے ہیں کہ ہمیں صحبتِ صالحین سے مستفید ہونے کا موقع ملے گا اور ہم روحانی اعتبار سے ایک نئی زندگی لے کر اور اپنے سینوں میں خدمت اسلام کا عزم صمیم لے کر اپنے گھروں کو واپس لوٹیں گے۔ یہی وہ اعلیٰ مقاصد ہیں جن کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مخلصین کے لئے نہایت درد سے بیش قیمت مقبول دعائیں کیں۔ خدا کرے کہ ان دعاؤں کا فیض جلسہ میں شامل ہونے والوں کو ہمیشہ پہنچتا رہے۔ آمین۔

اس روحانی جلسہ کے ماحول کا اندازہ اس بات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ یہ دعاؤں، ذکر الٰہی اور مومنانہ محبت واخوت کے پاکیزہ ماحول میں منعقد ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے آئینہ دار اس جلسہ سالانہ میں روزانہ نمازوں کے علاوہ باجماعت نمازِ تہجد اہتمام کیا جاتا ہے۔ روزانہ درس القرآن اور درس الحدیث پیش کیا جاتا ہے۔

کینیڈا کے دور دراز شہروں اور بیرون ممالک سے آئے ہوئے ہزار ہا مخلصین کو باہم متعارف ہونے اور باہمی محبانہ تعلقاتِ اخوت استوار کرنے کا موقع ملتا ہے۔ مختلف رنگ ونسل اور قومیتوں کے لوگ پہلی بار بھی اس محبت اور وارفتگی کے عالم میں ملتے ہیں کہ گویا لمبے عرصہ کے بعد دو بھائی ایک دوسرے سے مل رہے ہوں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو؟ احمدیت کی برکت سے دیس بدیس کے اجنبی اور ناواقف لوگ رشتۂ اخوت میں منسلک ہو چکے ہیں اور جلسہ سالانہ کے دن ان روحانی بھائیوں اور بہنوں کے باہم ملنے اور رشتۂ اخوت کو مضبوط تر کرنے کے دن ہوتے ہیں۔

پھر جلسہ کے دنوں میں نئے احمدیوں کو دیکھنے اور ملنے کا موقع ملتا ہے۔ نیز دوران سال رخصت ہو جانے والے بھائیوں اور بہنوں کے لئے دعائے مغفرت کا بھی موقع ملتا ہے۔ الغرض بے شمار روحانی اور علمی فوائد ہیں جو شرکائے جلسہ کو ان تین بابرکت دنوں میں نصیب ہوتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں علماء سلسلہ کے نہایت علمی، تحقیقی، تربیتی اور تبلیغی خطابات ہوتے ہیں اور سارا وقت دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر ہوتا ہے۔ ان ایمان افروز خطابات سے سامعین کو بیش قیمت نکاتِ معرفت سے اپنے دامن بھرنے کی توفیق ملتی ہے۔ ذہنوں کو جلاء اور دل کو پُر جوش ولولہ نصیب ہوتا ہے۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکز سے ازراہِ شفقت مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ودعوت الی اللہ ومفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ مرکزیہ ربوہ کو جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس جلسہ میں درج ذیل موضوعات پر علمائے سلسلہ خطاب فرمائیں گے۔

☆ خلافت: خوف کو امن میں بدلنے کا ذریعہ
☆ اسلام: حقوقِ نسواں کا حقیقی ضامن
☆ خلافتِ ثانیہ کے شہدائے احمدیت کی ایمان افروز داستانیں
☆ دنیا پرستی میں تعلق باللہ
☆ صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
☆ درود شریف کی برکات اور اہمیت
☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاقی اور روحانی تربیت کا عظیم الشان انداز
☆ تقریباتِ سر ظفر اللہ خاں ایوارڈ، تعلیمی اسناد وایوارڈز اور علم انعامی واسناد وغیرہ
☆ معزز مہمانوں کے خطابات

اور سب سے اہم یہ کہ ہم جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اتوار کے روز جرمنی سے اختتامی خطاب براہِ راست سن سکیں گے۔

یہ خطاب مقامی وقت کے مطابق صبح ساڑھے نو بجے ہوگا اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ اتوار کی صبح خاص طور پر کوشش کر کے معمول سے پہلے وقت پر جلسہ گاہ میں پہنچ جائیں تا کہ اس خطاب کو اوّل تا آخر مکمل طور پر براہ راست Live سن سکیں۔

(باقی صفحہ 31)

صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

حضرت ذوالفقار علی خان گوہر رام پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکرم مولانا غلام مصباح بلوچ صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

حضرت ذوالفقار علی خان گوہر صاحب رضی اللہ عنہ ولد مکرم عبدالعلی خان صاحب اگست 1869ء میں رامپور ضلع مراد آباد (یو۔پی) انڈیا میں پیدا ہوئے، آپؓ کا خاندان ریاست رام پور میں اعلیٰ عہدوں پر فائز تھا، نواب کلب علی خان صاحب کے زمانہ میں ریاست کے اکثر کام اسی خاندان کے ہی سپرد تھے۔ آپؓ کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، آپؓ برصغیر ہندو پاک کے مشہور سیاسی لیڈر مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی جوہر (المعروف بہ علی برادران) کے بڑے بھائی تھے۔

تعلیم کے ساتھ ابتدائی عمر میں ہی آپؓ کو لکھنے لکھانے اور شعر کہنے کا شوق پیدا ہو گیا تھا، 1884ء سے ہی اخبارات میں مضامین اور ناولوں کے ترجمے کیا کرتے تھے، آپؓ کے اس ذوق کی وجہ سے ہی ایک وکیل کنج بہاری لال صاحب نے اپنے اخبار نسیم ہند کی تمام تر ذمہ داری آپؓ کو سونپ دی، اس اخبار کی تیاری کے لئے بعض دیگر اخبارات کی خبروں اور اقتباسات کو دیکھنا ہوتا تھا جو دفتر میں آتے تھے، انہی اخبارات میں ریاض الاخبار گورکھپور بھی تھا۔ 1888ء میں اسی ریاض الاخبار میں آپؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خط بنام الیگزنڈر رسل ویب سفیر امریکہ مقیم فلپائن پڑھا، جس کے مطالعہ کے بارہ میں آپؓ کہتے ہیں کہ اس کے تسخیر کرنے والے، دل پر چوٹ لگانے والے مضامین نے مبہوت و محو کر لیا۔

اس سے قبل آپؓ زمانۂ ظہورِ امام مہدی کے متعلق سن چکے تھے چنانچہ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ 1884ء میں جب کہ میں سکول میں پڑھتا تھا، ایک رات تاروں کے ٹوٹنے کا غیر معمولی نظارہ دیکھنے میں آیا، رات کے ایک لمبے حصہ میں تارے ٹوٹتے رہے اور اس کثرت سے ٹوٹے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ تیروں کی بارش ہو رہی ہے۔ ایک حصہ تاروں کا ٹوٹ کر ایک طرف جاتا اور دوسرا دوسری طرف اور ایسا نظر آتا کہ گویا فضا میں تاروں کی ایک جنگ جاری ہے۔ اپنے پیرو مرشد قبلہ علامہ مولوی ارشاد حسین صاحب سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ظہورِ حضرت امام مہدی علیہ السلام ہو گیا ہے، یہ اسی کی علامت ہے۔

(سیرت المہدی۔ جلد دوم، حصہ چہارم، روایت نمبر 1001۔ نظارت نشر و اشاعت قادیان۔ اگست 2008ء)

بعد ازاں جب آپؓ نے ملازمت شروع کی تو ملازمت کے دوران سلسلہ احمدیہ کے ایک مخلص بزرگ حضرت مولوی تفضّل حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بیعت: اپریل 1889ء۔ وفات: 3 نومبر 1904ء) سے ملاقات ہوئی جن کی پاکیزہ صحبت نے آپؓ پر بہت اثر کیا، انہوں نے ہی آپؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف ''ازالہ اوہام'' دی جس کے مطالعہ سے تسکین ہوئی اور بالآخر 1900ء میں بیعت کا خط لکھ دیا اور 1904ء میں پہلی مرتبہ بمقام گورداسپور حضرت اقدس علیہ السلام کی زیارت کی۔ اپنی بیعت کا پس منظر بیان کرتے ہوئے آپؓ تحریر فرماتے ہیں:

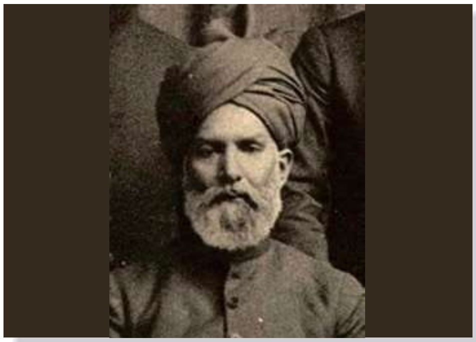

…حضرت تفضّل حسین صاحب رضی اللہ عنہ سے ملاقات۔

ایک سادہ مزاج انسان، لباس صاف مگر سادہ، سانولا رنگ، چھریرہ جسم، متین چہرہ تشریف لائے، ایڈیٹر صاحب البشیر نے مجھ سے ان کا تعارف مستہزانہ لب و لہجہ میں کرایا: آپ قادیانی ہیں۔ تفضّل حسین صاحب شکوہ آباد ضلع مین پوری میں تحصیلدار ہیں۔ میں پہلے تو معمولی طریق سے کھڑے ہو کر مصافحہ کر کے خاموش بے تعلق سا بیٹھ گیا تھا مگر اس تعارف کے بعد میں کھڑا ہوا اور پھر نہایت ادب سے مصافحہ کیا اور عرض کیا حضرت مرزا صاحب کا احترام میرے دل میں کافی ہے، عین سعادت ہے کہ آپ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ایڈیٹر صاحب کا چہرہ حیرت کی تصویر تھا، منہ کھلا ہوا اور لب خشک، مجھے گھبرائی ہوئی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ …. مولوی تفضّل حسین صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ، حضرت کے بہت پرانے صحابی تھے اور ان کا عشق سلسلہ کے ساتھ مجنونانہ رنگ رکھتا تھا، حضرت اقدس علی گڑھ ان کی وجہ سے تشریف فرما ہوئے تھے جو اس زمانہ میں کم نظر آتا تھا، بہت ہی محبت سے مجھ سے ملے اور فرمایا میرا گھر اسی شہر میں ہے کوئی شے درکار ہو تو منگوا لیا کرنا، وہ وقت گذر گیا پھر ان سے ملاقات عرصہ تک نہ ہو سکی۔

دوبارہ ملاقات: 1900ء میں اکتوبر میں تار پر حکم پہنچنے پر بھونگاؤں تحصیل میں نائب تحصیلدار ہو کر تین ماہ کے لئے گیا، تحصیلدار مولوی تفضّل حسین صاحب تھے، ہم دونوں کو جو خوشی حاصل ہوئی وہ ہر احمدی اندازہ کر سکتا ہے۔ تحصیل بہت بڑی تھی بارہ تحصیلوں سے حدود ملتے۔ تین سال میں 6 ماہ کے لئے دو تحصیلدار دو نائب تحصیلدار رہتے تھے۔ اب صرف ہم دو تھے۔ ان کے پاس مقدمات کی یہ کثرت تھی کہ ساٹھ ساٹھ فیصلے روزانہ لکھ کر سنا دیتے تھے۔ تحصیل کا سارا کام مجھ پر چھوڑ دیا تھا۔ میں نے خدا کے فضل سے تین ماہ میں مال گذاری سب بے باق کرا دی اور تمام عملے کا معائنہ کر کے ان کو درست کر دیا رشوت کا بازار سرد پڑ گیا۔ …. میری مدت نومبر کے آخیر میں ختم ہوتی تھی مگر تحصیل میں چارج لیتے ہی بعد وقت کچہری تحصیلدار صاحب مرحوم نے 'ازالہ اوہام' مجھے دیا اور کہا کہ ہمیں پڑھ کر سناؤ میں ان کے مردانہ نشست میں رہتا تھا کیونکہ تنہا تھا میرے لئے جو مکان تھا اسے میں نے استعمال نہیں کیا، ازالہ اوہام دو تین دن میں ختم کر دی۔ یہ پہلی تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھی جو میری نظر سے گذری۔… ازالہ اوہام کے مطالعہ نے تسکین کر دی اور بیعت کا سوال دل میں فوراً پیدا ہو گیا میں نے استخارہ کیا۔ … اب میں نے قصبہ بھونگاؤں میں تبلیغ شروع کر دی شرفائے قصبہ کہنے لگے کہ تحصیلدار صاحب کے ماتحت لوگ محض ان کے خوش رکھنے کے لئے عقیدت بدل لیتے ہیں بعد میں پھر ویسے ہی ہو جاتے ہیں اور ایک حکیم صاحب کی نظیر بھی پیش کی جو اٹاوہ کے تھے اور بعد میں فرخ آباد جا کر سلسلہ کے مخالف ہو گئے، میں نے اس کے جواب مناسب دیئے لیکن میں نے

ایسا محسوس کیا کہ یہ اثر ان پر غالب ہے، استدلال کا جواب وہ کبھی نہ دے سکے بعض لوگ متاثر تھے۔ ...ایک دن تحصیلدار صاحب (مراد حضرت تفضّل حسین صاحب۔ ناقل) مرحوم و مغفور نے فرمایا کہ بیعت کا خط کیوں نہیں بھیج دیتے ہو، میں نے کہا کہ میں تو بیعت کر چکا ہوں، مبلغ بنا ہوا ہوں، رسمی خط ابھی نہیں بھیجا ہے۔ کسی مصلحت سے فرمایا یہ تو نفاق ہے، مجھے اس لفظ سے بہت تکلیف ہوئی، میں نے کہا کہ آپ اپنے عہدہ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں میری حالت کو نفاق سے اگر کوئی دوسرا تعبیر کرتا تو بہت سخت جواب پاتا۔ یہ کہہ کر میں اٹھ کھڑا ہوا اور اپنا اسباب ان کی مردانہ نشست سے اٹھا کر اپنے مکان میں رکھ لیا۔ دوسرے دن صبح ہی کو انہوں نے معذرت کا پرچہ لکھا اور معافی کی خواہش کی، میں نے ان کے محسن ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے ادب و احترام سابق کو پیش کیا وہ میرے پاس فوراً آ گئے اور زبانی عذر کرنے لگے میں نے وجہ عدم تحریر خط بیعت ہنوز ان سے مخفی رکھی۔ میں نے اسی شب میں کہ صبح اس تحصیل کو چھوڑ رہا تھا ایک چوورقہ خط اپنے مفصل حال کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھا اور عرض کیا کہ میرا ایمان ہے کہ حضور کا دعویٰ برحق اور صحیح ہے۔ ... حضور اقدس علیہ الف الف صلوٰۃ والسلام نے قبولیت بیعت کا اظہار فرمایا۔ ...یہ خط لکھ کر مولوی صاحب مرحوم کو جو میل کے فاصلہ پر مصروف تحقیقات سرکاری تھے، دے دیا اور عرض کیا کہ اس نے بیعت کو بدنام ہونے سے بچانا تھا۔ ... یہ بیعت کا پروانہ آغاز دسمبر 1900ء میں ملا تھا۔ 1904ء میں گورداسپور دوران مقدمہ کرم دین میں حضور علیہ السلام کی دست بوسی اور زیارت نصیب ہوئی۔ ...یہ ہے میری بیعت کی ابتدا، اللہ اللہ مڈل سکول چھوڑ کر روانگی کہ انگلستان جانا ہے، واپسی پر رام پور کی امیدواری، پھر یہاں سے بیزاری، پھر تعلیم جاری رکھنے کے لئے بریلی جانا... کس طرح پریس میں جانا اور اخبارات کا مطالعہ پر مجبور ہونا اور پہلے ہی اخبار کے پہلے ہی مضمون کا تیر دل پر پڑنا اور ارادۂ الٰہی کے ماتحت شکار ہو جانا پھر کشاں کشاں بھونگاؤں پہنچنا اور ایک صحابی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی صحبت سے دعاوی کا صحیح علم و استدلال پا کر بیعت کا شرف حاصل کرنا یہ سب ایک عجیب ڈرامہ سا معلوم ہوتا ہے۔ ....

(الحکم۔7 اکتوبر 1934ء، صفحہ 11، 12)

آپؓ کی بیعت کا اندراج اخبار الحکم میں یوں درج ہے:

بیعت ... ذوالفقار علی صاحب رام پور قائمقام نائب تحصیلدار بھونگاؤں ضلع مین پوری

(الحکم۔10 دسمبر 1900ء، صفحہ 6، کالم 3)

آپ اپنی ملازمت کے سلسلے میں تقریباً 1902ء میں تبادلہ ہو کر میرٹھ آئے اور کچھ سال میرٹھ میں گزارے۔ 1904ء میں آپؓ اپنی دسمبر کی تعطیلات میں میرٹھ سے قادیان حاضر ہوئے، اخبار بدر آپؓ کی آمد کے بارہ میں لکھتا ہے:

میرے مکرم دوست خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب نائب تحصیلدار میرٹھ جو کہ دسمبر کی تعطیلات میں تشریف لائے ہوئے تھے ان کی زبانی یہ خبر سن کر کمال خوشی ہوئی کہ آپؓ نے گورداسپور میں حضرت اقدس سے ملاقات کرنے کے بعد واپس جا کر میرٹھ میں باقاعدہ انجمن قائم کی اور ایک امدادی چندہ کھولا جس میں ایک معقول رقم جمع رہا کرے گی اور جس کے ذریعہ سے وقتی اور فوری ضرورتیں خاص انجمن کی سرانجام دی جاویں گی اور نیز یہ کہ قادیانی ضرورتوں کے متعلق اگر کسی فوری امداد کی ضرورت ہوا کرے گی تو اس کا ایک حصہ ارسال کیا جا سکے گا۔ جہاں تک ہم دیکھتے ہیں یہ بہت عمدہ تجویز ہے۔ ... کیا اچھا ہو کہ دوسرے مقام کی احمدی جماعتیں بھی اس طرح باقاعدہ انتظام چندوں وغیرہ کا رکھیں۔ (بدر۔ یکم جنوری 1905ء، صفحہ 11، کالم 1)

ستمبر 1905ء میں حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب میرٹھیؓ کی معیت میں پھر قادیان حاضر ہوئے۔ (بدر۔ 29 ستمبر 1905ء، صفحہ 7، کالم 3) اور اس سے اگلے ہی مہینے حضرت اقدس کے سفر دہلی 1905ء کے موقع پر آپؓ میرٹھ سے خدمتِ اقدس میں دہلی حاضر ہوئے۔

حضرت خان ذوالفقار علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت ہی مخلص اور فدائی وجود تھے، حضرت اقدس علیہ السلام اور سلسلہ احمدیہ سے آپؓ کو والہانہ محبت تھی، جہاں حضور علیہ السلام کی تحریکات اور سلسلہ کی ضروریات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا جذبہ تھا وہاں خود بھی اس سلسلہ کی تعمیر و ترقی کے لئے سوچتے رہتے اور اپنی تجاویز دیگر احمدی احباب تک پہنچاتے رہتے۔ سلسلہ احمدیہ کے لئے آپؓ کے دل میں ایک غیرت تھی جس کا اظہار ساری زندگی آپؓ کی طرف سے ہوتا رہا۔ جب جناب خواجہ کمال الدین صاحب بیرسٹر اور جناب مولوی محمد علی صاحب نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت بڑھانے کے لئے ایک غیر احمدی ایڈیٹر کی تجویز سے موافق ہونے کا خیال کیا کہ اس رسالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نکال دیا جائے تو جہاں دیگر احمدی احباب نے اس ظلم کو برداشت نہ کرنے کا اظہار کیا وہاں حضرت خان صاحبؓ نے بھی ریویو آف ریلیجنز میں اس غیر احمدی شراکت پر اپنی غیرت کا اظہار کرتے ہوئے ایک دردمندانہ مضمون لکھا کہ:

...ان تمام امور پر کامل غور کرنے کے بعد بھی میں طیار نہیں ہوں کہ بحیثیت احمدی ہونے کے اس رائے کو مان لوں جب تک خود حضرت امام علیہ السلام قطعی منظوری نہ دیں۔ ریویو ہمارا پرچہ ہے، ہم خدا کے دین کے انصار ہیں، ہماری جانیں، دولتیں اس کام کے لئے حاضر ہیں۔ ...

صابون مصالح لگا کر کسی تالاب میں کپڑے کو ڈال دو، چھ مہینے تک پڑا رہ کر گل تو جائے گا مگر صاف نہ ہوگا، صاف کرنے کے لئے غسال کی ضرورت ہے۔ جب مزکی کے ذکر کو آپؓ اس حصہ سے علیحدہ رکھنا چاہتے ہیں جو بلاد غیر میں جاوے گا تو پھر کیا فائدہ اسلام کو پہنچا؟ ...

میں امید کرتا ہوں کہ میرے بھائی خواجہ کمال الدین صاحب اس پر غور کریں گے اور پبلک احمدی کی تسکین کے لئے کچھ مزید تجویز سوچیں ورنہ یہ ظلم ہے کہ ہم سے توقع کی جائے کہ ہم اپنے آقا سے دور رہ کر خوش رہ سکیں۔ 25 سال سے ہم کو وابستگی سکھائی جا رہی ہے، اب ہم سے کہا جاتا ہے دور باش۔ میں سچ کہتا ہوں کہ موت زیادہ اچھی ہے اس سے کہ ہم مسیح موعود کے ذکر کو اپنے سے دور کر دیں۔ .... (بدر۔16 مارچ 1906ء، صفحہ 8، 7)

اور ساتھ ہی یہ تجویز بھی دی کہ ایک شخص بطور ایجنٹ کے مقرر کیا جاوے جو ہندوستان میں سفر کر کے ریویو کے واسطے تحریک کرے اور یک صد روپیہ اس کے اخراجات کی مد میں دینے کے واسطے خود تیار ہوئے۔ (بدر۔12 اپریل 1906ء، صفحہ 3، کالم 2) اسی تجویز کا ذکر اخبار بدر 19 اپریل 1906ء، صفحہ 7، کالم 3 پر بھی موجود ہے۔

ایک مرتبہ ایک صاحب نیاز احمد میرٹھی نے ماہنامہ عصر جدید میرٹھ میں چھپنے والے ایک مضمون پیری مریدی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بعض جملے کسے چنانچہ حضرت خان صاحبؓ نے احمدیت کے لئے غیرت کے جذبے میں فوراً اس کا جواب کھلی چٹھی بنام نیاز احمد صاحب میرٹھی نامی مضمون میں دیا۔ (بدر۔26 اپریل 1906ء، صفحہ 7، 6) اس سے چند ماہ قبل آپؓ نے اسی رسالہ عصر جدید ماہ اگست میں ایڈیٹر خواجہ غلام الثقلین صاحب کے ایک مخالفانہ مضمون کا بھی اخبار الحکم میں پانچ صفحاتی کافی شافی جواب دیا۔ (الحکم۔17 اکتوبر 1905ء، صفحہ 4-8)

اسی طرح آپؓ نے لنگر خانہ کے مصارف کے متعلق ایک مضمون میں اپنے آٹھ روپے ماہوار اس مد میں وعدہ کا ذکر کر کے

احمدی جماعت کو دل کھول کر اس میں حصہ ڈالنے کی اپیل کی اور لکھا کہ امید ہے کہ قوم اپنے حوصلہ سے پورا کام لے کر امام معصوم علیہ السلام کی روح کو راحت پہنچا کر ابدی راحتوں کا خزانہ اللہ تعالیٰ سے لے گی۔ (بدر۔15 نومبر 1906ء،صفحہ 5۔6)

1908ء کے اوائل میں آپؓ کی تعیناتی ریاست رام پور میں محکمہ آبکاری پر بعہدہ سپرنٹنڈنٹ ہوئی جہاں آپؓ کے مراسم والیٔ ریاست جناب نواب سید حامد علی خان صاحب (1875-1930) کے ساتھ ہوئے، اس تعلق کی وجہ سے نواب صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی حضور علیہ السلام سے کچھ دلچسپی پیدا ہوئی (گو کہ حضرت اقدس کی وفات کے بعد نواب صاحب کا رویہ بدل گیا۔) انہی دنوں حضرت اقدس علیہ السلام نے نواب صاحب رام پور کے نام ایک خط تحریر فرمایا اور اپنا دعویٰ پیش کرتے ہوئے قبول کرنے کی دعوت دی۔ یہ خط حضور علیہ السلام نے قادیان میں حضرت خان ذوالفقار علی خان گوہر صاحب کو دیا کہ یہ مکتوب تنہائی میں نواب صاحب کو دے دیں۔ چنانچہ آپؓ نے رام پور پہنچ کر موقع پاتے ہی وہ خط نواب صاحب کو دے دیا لیکن نواب صاحب نے وقت کے مامور کو شناخت نہ کیا۔ اسی عرصے میں نواب صاحب کا ارادہ دہلی جانے کا ہوا اور وہاں حضور علیہ السلام سے ملاقات کی خواہش کی اور آم تحفہ بھجوائے، نواب صاحب کا یہ پیغام حضرت خان صاحب نے ہی حضرت اقدس تک پہنچایا جب کہ حضور علیہ السلام اپنی آخری بیماری کے دنوں میں لاہور میں نزیل تھے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے 30 اپریل 1908ء کو لاہور سے ہی حضرت خان صاحب کے نام مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط مجھ کو لاہور میں ملا۔ میری طبیعت علیل تھی اور میرے گھر کے لوگوں کی طبیعت مجھ سے زیادہ علیل ہوگئی تھی اس لئے تبدیل آب و ہوا کے لئے ہم لاہور میں آگئے۔ صاحبزادہ افتخار احمد کو میں نے تاکید کردی تھی کہ وہ نواب صاحب اور آپ کے خط کی رسید بھیج دیں یعنی اب آپ کے خط کے جواب میں خواجہ کمال الدین صاحب کو کہا تھا کہ تار بھیج دیں مگر اب میں نے مناسب سمجھا کہ خود آپ کو اس بات سے اطلاع دوں کہ اب تو میں بیمار ہوں اور اگر میں بیمار بھی نہ ہوتا تب بھی اس بات کو پسند نہ کرتا کہ دہلی جیسے شہر میں جس کا میں پہلے تجربہ کر چکا ہوں، جاؤں اور اس جگہ نواب صاحب کی ملاقات کروں۔ شائد آپ کو معلوم نہیں ہوگا کہ ایک دفعہ میرے جانے پر عوام نے شور برپا کیا تھا اور ہزار ہا جاہلوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ قریب تھا کہ کسی کو قتل کر دیتے۔ سو اگرچہ میں ان کی پروا نہیں کرتا مگر ایسی شور انگیز جگہ پر میں مناسب نہیں دیکھتا کہ نواب صاحب کی ملاقات ہو بلکہ میرے دل میں ایک خیال آیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور وہ یہ کہ جب تک خدا تعالیٰ نواب صاحب کی نسبت اور ان کی بہبودیٔ دین و دنیا کے متعلق وہ خدائے قادر کوئی میری دعا قبول نہ کرے اور اس سے مجھ کو اطلاع نہ دے تب تک نہ ملاقات ضروری ہے اور نہ باہم خط و کتابت کی کچھ حاجت ہے۔ اور اگر جناب الٰہی میں میری کچھ عزت ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میری دعا قبول کر کے کوئی امر ظاہر کرے گا جو بطور نشان کے ہوگا اور انسان میں سچا اتحاد اور سچا تعلق تبھی پیدا ہو سکتا ہے کہ جب وہ خدا کی طرف سے کچھ دیکھ بھی لے ورنہ صرف حسن ظن کس کام کا ہے، اس کو معدوم کرنے والے بہت پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ جیسا کہ آپ بار بار لکھتے ہیں نواب صاحب شریف اور سعید اور نیک فطرت انسان ہیں مگر پھر بھی وہ عالم الغیب تو نہیں، انسان کثرت رائے سے متاثر بھی ہو سکتا ہے اس لئے میں نے یہ قرار دیا ہے اور اپنے ذمہ عہد کر لیا ہے کہ موسم گرما کے نکلنے کے بعد جس میں اکثر میری طبیعت خراب رہتی ہے، نواب صاحب کی بہبودیٔ دارین کے لئے ایک خاص توجہ کروں گا اور بعض وجوہ سے میں مناسب دیکھتا ہوں، جن کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس وقت تک کہ میں توجہ کروں اور اس سے اطلاع بھی دیا جاؤں، سلسلہ خط و کتابت باہمی کا قطعاً بند رہے اور نہ ملاقات کا کوئی ارادہ ہو اور نہ نواب صاحب کی طرف سے میرا کچھ ذکر ہو، مجھ کو قطعاً فراموش کردیں۔ اور اگر کوئی سب و شتم یا استہزا سے پیش آئے اور کہے اس کے جواب سے بھی درگذر کی جائے اور جیسا کہ میں نے عہد کیا ہے اگر سردی کے موسم تک میری زندگی ہوئی یا گرمی کے ایام میں ہی خدا نے مجھے طاقت دے دی تو میں ان شاء اللہ العزیز اس عہد کو پورا کروں گا اور نواب صاحب نے جو اپنے اخلاص و محبت سے کچھ بھیجنے کا ارادہ کیا ہے، یہ ان کے اخلاص اور محبت کا نشان ہے اور میں شکریہ کرتا ہوں مگر میرے نزدیک یہ بھی مصلحت کے برخلاف کیا۔ والسلام

(روزنامہ الفضل قادیان۔26 اکتوبر 1943ء،صفحہ 3)

اس خط کے 26 دنوں بعد حضرت اقدس علیہ السلام کی وفات ہوگئی۔ بہرحال آپ نواب صاحب رام پور کے جلیسوں میں سے تھے اور احمدیت کا ذکر گاہے بگاہے ہوتا رہتا تھا۔ خلافتِ اولیٰ کے زمانہ میں ہی نواب صاحب رام پور نے آپ کو کربلائے معلّٰی اور نجف کی طرف بھجوایا تاکہ آپ راستے کے حالات وغیرہ کی معلومات لے کر آئیں کیونکہ نواب صاحب خود ان مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے لئے جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ ایک طویل سفر کے بعد 3 اگست 1913ء کو واپس تشریف لائے۔

(پیغام صلح۔5 اگست 1913ء،صفحہ 4،کالم 3)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان وایقان کے متعلق آپؓ کا حال اوپر بیان ہو چکا ہے، خلافت کے متعلق ایمان میں بھی وہی مضبوطی اور اخلاص تھا اسی وجہ سے خلافتِ ثانیہ کے قیام کے موقع پر آپؓ نے کسی تردد کے بغیر فوراً بیعت کرلی اور اپنا بیعت نامہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھجواتے ہوئے لکھا:

''اس غم جان فرسا میں اگر کچھ تسکین ہے تو یہ ہے کہ آپ کے دستِ مقدس و مبارک پر بیعت کرتا ہوں، اگر ساری جماعت آپ کو چھوڑ دیتی تو تب بھی الحمد للہ یہ عاجز بیعت کرتا۔ مولوی محمد علی صاحب کو میری رائے میں کچھ شکوک ہیں، وہ خود بھی غور کریں گے تو اپنی رائے کی غلطی کو محسوس کریں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں صدر انجمن تھی پھر جانشینی کیا معنے! وہی جانشینی خلیفۃ المسیح کے عہد میں رہی وہی عہد ثانی میں رہے گی۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔21 مارچ 1914ء،صفحہ 5،کالم 2)

پھر تادم حیات آپؓ خلافت کے ساتھ نہایت اخلاص و وفا اور اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ وابستہ رہے۔ جماعت احمدیہ کی ترقی میں ہمیشہ کوشاں رہتے تھے، 1917ء میں جماعت احمدیہ میرٹھ کا جلسہ ہوا تو آپؓ بھی رام پور سے اپنی اس پرانی جماعت کے جلسے میں شمولیت کے لئے تشریف لائے، حضرت میر قاسم علی صاحبؓ اس جلسے کی رپورٹ میں لکھتے ہیں:

... دوسرے دوست خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب احباب میرٹھ کے لئے نعمتِ غیر مترقبہ تھے جو اس جلسہ کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ خان صاحب کو جو تمام احمدیوں سے عموماً اور اہل دارالامان سے خصوصاً قلبی محبت ہے، وہ زبان قلم سے ادا نہیں ہو سکتی۔ آپؓ نے اخراجاتِ جلسہ میں مالی اعانت فرما کر ثواب حاصل کیا اور ہر وقت مہمانوں کے پاس تشریف رکھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ آپؓ کو ہر ایک ابتلا سے بچائے اور اپنے رحم و فضل کی بارش ان پر برسائے، آمین۔

(ہفتہ وار اخبار فاروق، قادیان۔22 مارچ 1917ء،صفحہ

2،کالم3،2)

1918ء میں آپؓ ریاست رامپور کی ملازمت سے سبکدوش ہوکر دوبارہ اپنی اصل آسامی انسپکٹر آبکاری جو گورنمنٹ آف انڈیا کے ماتحت تھی، پر فائز ہوکر بجنور تشریف لے گئے۔ یہاں اور کوئی احمدی نہیں تھا، اس لئے نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے تکلیف محسوس کرتے تھے۔ (ہفتہ وار اخبار فاروق، قادیان۔ 14 فروری 1918ء، صفحہ 2،1)

1918ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ انفلونزا کے شدید حملہ کی وجہ سے تشویشناک حالت تک علیل ہوگئے تو اکتوبر 1918ء میں اپنی وصیت بھی لکھ دی جس میں اپنے بعد انتخاب خلافت کے لئے گیارہ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی نامزد فرمادی جس میں حضرت ذوالفقار علی خان صاحب بھی شامل تھے۔ (تاریخ احمدیت، جلد4، صفحہ 211) یہی وہ سال تھا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جماعت کو وقفِ زندگی کی تحریک فرمائی تو حضرت خان صاحب نے بھی زندگی وقف کرکے قادیان ہجرت کرنے کا ارادہ کرلیا، اپنی ملازمت کے بعض امور نمٹانے کی وجہ سے کچھ تاخیر ہورہی تھی، آپؓ اس کے لئے خلیفۂ وقت اور احباب جماعت کو دعا کے لئے لکھتے رہتے، ایک مرتبہ آپؓ نے بذریعہ اخبار لکھا: احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ وہ موانع جو میرے دارالامان جلد ہجرت کرکے پہنچنے میں آرہے ہیں، جلد رفع ہوں اور میں جلد دارالامان پہنچ جاؤں۔ (الفضل۔ 8 نومبر 1920ء، صفحہ 2، کالم 3) بہرحال آپؓ 1920ء کے اواخر میں مستقل طور پر ہجرت کرکے قادیان آگئے۔ قادیان میں آپؓ نے ایڈیشنل سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، ناظر امورعامہ، ناظر اعلیٰ اور سیکرٹری بیرونی تبلیغی مشن تحریک جدید وغیرہ جیسے اہم عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔

15 فروری 1920ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بریڈلا ہال لاہور میں وزیراعظم انگلستان مسٹر لائڈ جارج کے اعلان کہ آئندہ دنیا کا امن عیسائیت سے وابستہ ہے، کے جواب میں نہایت پرزور لیکچر ارشاد فرمایا، اس اجلاس کی صدارت کا اعزاز حضرت خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا۔ آپ نے اپنے صدارتی کلمات میں فرمایا:

...یہ آواز جو اس وقت آپ لوگوں کے سامنے بلند ہونے والی ہے، وہ آواز ہے جو دنیا کو ہلا کر چھوڑے گی۔ یہ آواز ایسی ہے جس میں وہ صداقت اور حقیقت پائی جاتی ہے جو وزیراعظم پانا چاہتے ہیں اور یہی وہ پتھر ہے جس پر تمام دنیا کے امن کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے اور اسی پر صلح اور اس کا خوشنما محل تیار ہوسکتا ہے۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔26 فروری 1920ء، صفحہ 3، کالم2)

آپؓ کو کئی اہم مواقع پر اعلیٰ سطح کے جماعتی وفود میں شمولیت کا اعزاز حاصل ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب تحفہ شہزادہ ویلز پرنس آف ویلز کو تحفہ دی گئی تو اس کے جواب میں پرنس آف ویلز کے چیف سیکرٹری G. F. D. Montmorency نے حضرت خان صاحب ایڈیشنل سیکرٹری جماعت احمدیہ کے نام شکریہ کا خط لکھا۔ (روزنامہ الفضل قادیان۔ 6 مارچ 1922ء، صفحہ 2،1) 1924ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ یورپ جانے والے رفقاء میں آپؓ کو بھی شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

1930ء میں ریاست رامپور کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپؓ کو جماعتی خدمات سے سبکدوش کرکے ریاست رامپور جانے کا ارشاد فرمایا۔ اس سلسلے میں مورخہ 10 اگست 1930ء کو بعد نماز مغرب ممبران مجلس نظارت نے حضرت خان صاحب کو الوداعی پارٹی دی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بھی ازراہِ شفقت شامل ہوئے۔ (روزنامہ الفضل قادیان۔ 16 اگست 1930ء، صفحہ 8،7) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر ایک نوٹ میں فرمایا:

خان ذوالفقار علی خاں صاحب کو ان کی خدمات سے سبکدوش کیا جاتا ہے کیونکہ ان کی خدمات کی رام پور سٹیٹ کو ضرورت تھی۔ اس موقعہ پر میں خان صاحب کی ان خدماتِ سلسلہ کا شکریہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جو انہوں نے دس سال تک باوجود پیرانہ سالی کے ادا کیں۔ 1918ء میں جب کہ میں نے وقفِ زندگی کا اعلان کیا تھا، چودھری نصر اللہ خاں صاحب مرحوم ومغفور اور خان صاحب دونوں نے اپنی زندگی وقف کی تھی۔ ... خان صاحب نے بھی نہایت عسرت سے گذارہ کرکے جس اخلاص سے کام کیا ہے، میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی قدر کرے گا اور ان کی یہ قربانی ضائع نہیں جائے گی۔ اب بھی وہ میری اجازت اور میرے منشاء کے مطابق رامپور جارہے ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں وہاں بھی سلسلہ کی خدمات کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ .....

(روزنامہ الفضل قادیان۔21 اگست 1930ء، صفحہ 1)

رامپور میں تقریباً پانچ سال کام کرنے کے بعد آپؓ دوبارہ قادیان حاضر ہوگئے۔

حضرت گوہر صاحبؓ شعائرِ اسلام کا نہایت احترام رکھتے تھے اور ان کی پابندی کا بھی ہر دم خیال رکھتے تھے۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ، آپ کے سفر یورپ 1924 مع حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

... یہ ریفارم کلب سپرچوال سوسائٹی کی جماعت ہے اس کی پریزیڈنٹ ایک مِسن خاتون ہے۔ ... جب ہم ہال میں پہنچے تو پریزیڈنٹ لیڈی نے ذوالفقار علی خان صاحب کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر خان صاحب نے ہاتھ آگے نہ کیا، اس پر اپنے ملک کے طریق کے موافق اسے قدرتاً ناگوار ہوا، اس نے فوراً مسٹر لوگریو (خواجہ شاہی نومسلم) سے جاکر شکایت کی۔ وہ خان صاحب کے پاس آیا اور اظہارِ شکایت کیا۔ خان صاحب نے جرأت سے کہا کہ ہم اپنے مذہب کے خلاف نہیں کرسکتے، ہماری غرض تحقیر نہیں، ہم ہر طرح مستورات کا جائز احترام کرتے ہیں مگر مسٹر لوگریو جو سوسائٹی کے اصولوں کو دین پر مقدم کرتا ہے اس عذر کو کب سنتا تھا۔ خان صاحب نے خود پریزیڈنٹ صاحبہ سے جاکر حقیقت کا اظہار کیا تو وہ بہت خوش ہوئی کہ آپؓ اپنے مذہب کے اس طرح پر پابند ہیں۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔21 اکتوبر 1924ء، صفحہ 4،3)

دینی شعائر کے استہزاء کے موقع پر عدم برداشت کا اظہار بھی آپ جرأت کے ساتھ کیا کرتے تھے اور اپنی غیرت ایمانی اور جوش دینی کا ثبوت دیتے، اس کی ایک مثال کا ذکر ہندوستان کے مشہور اخبار نویس جناب عبدالماجد دریابادی صاحب نے کیا ہے، وہ لکھتے ہیں:

مئی 1928ء کا ذکر ہے کہ مولانا محمد علی کی منجھلی صاحبزادی کا عقد دہلی میں تھا، اس تقریب میں یہ بھی آئے ہوئے تھے۔ ایک روز دوپہر کی تنہائی میں دو معزز مہمانوں نے مسائل اسلامی پر کچھ طنز و تمسخر شروع کیا (دونوں بیرسٹر تھے) اور لامذہب نہیں بلکہ اچھے خاصے مسلمان اور ایک صاحب ماشاء اللہ ابھی موجود ہیں، مخاطب سچ (سابق صدق) کا ایڈیٹر تھا لیکن قبل اس کے کہ وہ کچھ بھی بول سکے ایک اور صاحب نے جو اس وسیع کمرے کے کسی گوشے میں لیٹے ہوئے تھے کڑک کر ایک ایک اعتراض کا جواب دینا شروع کر دیا اور وہ جوابات اتنے کافی بلکہ شافی نکلے کہ مخاطب اصلی کو بولنے کی ضرورت ہی نہ پڑی۔ یہ نصرتِ اسلام میں تقریر کر ڈالنے والے بھی ذوالفقار علی خان تھے۔ اس جوش دینی وحرارت ایمانی رکھنے والے سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نرمی اور رأفت کا معاملہ فرمائیں اور اس کی لغزش کو سرے سے درگزر فرمائیں۔"

(تاریخ احمدیت، جلد5، صفحہ 18)

جیسا کہ شروع میں ذکر ہوا آپؓ نظم ونثر میں نہایت عمدہ لکھنے والے تھے، سلسلہ کے لٹریچر میں آپؓ کے لکھے گئے مضامین موجود ہیں۔ شعر بھی بہت خوبصورت کہتے تھے، شاعری میں داغ دہلوی کی شاگردی بھی پائی، جماعتی اخبارات کے علاوہ برصغیر کے دیگر اخبارات ورسائل میں بھی آپؓ کا کلام شائع ہوتا، مثلاً معروف رسالہ ماہنامہ مخزن لاہور میں آپؓ کی خوبصورت نظم رخصتِ شباب شائع ہوئی:

الفراق اے صحبتِ بزمِ نشاط
اب نہیں دل میں وہ جوشِ انبساط
وہ جوانی کی امنگیں اب کہاں
وہ محبت کی ترنگیں اب کہاں
ہو نہ جس میں فکر کچھ انجام کا
وہ شبابِ وقت پھر کس کام کا

(ماہنامہ مخزن لاہور۔ مئی 1904ء، صفحہ 47-49)

اسی مخزن رسالے میں 1904ء میں آپؓ کی ایک نظم جو آپؓ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن ظفر کی وفات پر لکھی شائع شدہ ہے۔

یہ کیا سبب ہے الٰہی کہ چرخِ کجرفتار
اڑا رہا ہے بصد یاس سر پہ خاک و غبار

جماعتی لٹریچر میں خاص طور پر اخبار الفضل آپؓ کی نظموں سے مزین ہے۔ آپؓ کا مجموعہ کلام ''کلام گوہر'' کے نام سے طبع شدہ ہے۔

حضرت خان ذوالفقار علی خان گوہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 26 فروری 1954ء بمقام لاہور وفات پائی اور بوجہ موصی (وصیت نمبر 75) ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ صحابہؓ میں دفن ہوئے۔

آپؓ نے چار شادیاں کیں، 1905ء میں آپؓ کی پہلی بیوی محترمہ نایاب بیگم صاحبہ (یہ شادی 1884ء میں ہوئی) نے میرٹھ میں وفات پائی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تعزیت نامہ لکھوایا:

''صبر کریں، موت کا سلسلہ دنیا میں لگا ہوا ہے، صبر کے ساتھ اجر ہے۔'' (ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 302)

اس اہلیہ سے پانچ بچے تھے: حضرت حاجی ممتاز علی خان صاحبؓ درویش قادیان (وفات: 1954ء)، ہادی علی خان صاحب، عبداللہ رضا علی خان صاحب، عبدالرحمٰن ظفر خان، محمد یحییٰ خان۔

دوسری بیوی محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ (وفات 1907ء) تھیں، ان سے اولاد میں محمد عیسیٰ خان، محمد اسماعیل خان اور محترمہ امۃ اللہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ کرنل اوصاف علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ تھیں۔

تیسری بیوی حضرت کلثوم کبریٰ صاحبہ (وفات: 31 دسمبر 1929ء۔ مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) تھیں جن سے تین بچے پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب، محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولانا حکیم خلیل احمد مونگھیری صاحب اور مولانا عبدالمالک خان صاحب مبلغ سلسلہ وناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ تھے۔

اور چوتھی بیوی محترمہ کلثوم صغریٰ صاحبہ (وفات: 12 ستمبر 1960ء مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) تھیں جن سے اولاد میں عبدالمنان، زلیخا بانو، زکیہ بیگم، سعیدہ بیگم، محمودہ بیگم، صادق علی خان، صدیقہ بیگم، مبارکہ بیگم، محمد اسحاق خان، عبدالرحمان خان، رشیدہ بیگم اور راضیہ بیگم تھیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے آپؓ کی اولاد دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلی ہوئی ہے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اللہ تعالیٰ خلافت کے ساتھ وابستگی اور خدمتِ دین کا جذبہ آئندہ آنے والی نسلوں میں بھی قائم رکھے اور ہمیں بھی ان صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے، آمین۔

منارۃ المسیح کے بارہ میں خصوصی ہدایت

مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب لندن تحریر فرماتے ہیں:

آج کل سوشل میڈیا پر بعض احباب اور بعض جماعتیں بھی اپنے لٹریچر اور تقریبات وغیرہ میں منارۃ المسیح کی تصویر کو بینرز یا logo وغیرہ میں ڈالتے ہیں تو ڈیزائن کرتے ہوئے اس کا رنگ سیاہ اور بیک گراؤنڈ سفید کر دیتے ہیں حالانکہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق مینارے کا رنگ سفید ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی سفید رنگ کے استعارہ کو ہی اپنی تحریرات میں استعمال فرمایا ہے۔

چنانچہ حسبِ ہدایت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریر ہے کہ اپنی کتب، logo اور بینرز پر منارۃ المسیح ڈیزائن کرتے ہوئے اس کے رنگ کا خیال رکھیں۔ اسی طرح سوشل میڈیا پر بھی سفید رنگ کی بجائے کالے رنگ کے منارۃ المسیح کی تصاویر نہ ڈالی جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

مل گیا ایک مرکز نیا دوستو

(مکرم مبارک احمد ظفر صاحب لندن)

وقت ہے اب یہ وقتِ دعا دوستو
سجدۂ شکر لاؤ بجا دوستو

رحمتیں، برکتیں، نعمتیں سب لئے
آسماں ہم پہ ہے آ جھکا دوستو

وہ جو وسع مکانک کا الہام ہے
پورا اِک شان سے پھر ہوا دوستو

وسعتیں تنگیوں پر محیط ہوگئیں
دائرہ خدمتوں کا بڑھا دوستو

عہدِ مسرور تاریخ ساز عہد ہے
یہ نوشتوں میں بھی ہے لکھا دوستو

اب اسی عہد میں اِک نئی جہت سے
باب فتح و ظفر کا کھلا دوستو

آج اسلام کو پھر بفضلِ خدا
مل گیا ایک مرکز نیا دوستو

اس میں مسجد 'مبارک' بنی ہے نئی
جس سے پھوٹے گا نورِ ہدیٰ دوستو

اس میں مسکن خلافت کا بھی ہے بنا
جس پہ اُترے گا نورِ خدا دوستو

ارضِ انگلینڈ بھی محترم ہوگئی
اس پہ تختِ خلافت سجا دوستو

مجھ ظفر کے لئے باعثِ ناز ہے
ہوں کوئی یار کا اِک گدا دوستو

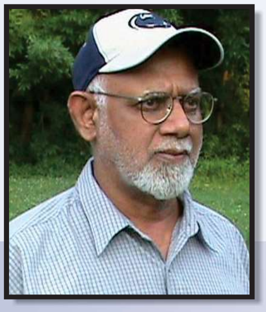

آپ کے ایک بیٹے 1947ء میں قادیان میں شہید ہو گئے

مکرم ڈاکٹر حبیب اللہ خان ابو حنیفی کا مختصر ذکرِ خیر

مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خان صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ حال فلاڈلفیا، امریکہ

والدِ محترم حبیب اللہ 10 اکتوبر 1885ء کو چک سان ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد عبدالحکیم قریشی آپ کی پیدائش سے قبل آسٹریلیا چلے گئے تھے جہاں انہوں نے دوسری شادی کرلی تھی۔ اس طرح آپ کی تعلیم وتربیت آپ کی والدہ محترمہ محمد بی بی کے سپرد تھی۔ آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز پرائمری سکول کوٹ سعداللہ سے کیا جو گاؤں سے تین میل کے فاصلے پر تھا۔ چھٹی میں آپ کو مشن ہائی سکول ڈسکہ میں داخل کرا دیا گیا۔

وہاں جب پادریوں کو پتہ چلا کہ ان کے والد آسٹریلیا میں ہیں اور ان کی شدید خواہش ہے کہ اپنے والد کے پاس جائیں تو انہوں نے لالچ دیا اگر عیسائی ہوجاؤ تو ہم تمہیں آسٹریلیا تمہارے والد کے پاس پہنچانے کا انتظام کردیں گے۔ جب والد صاحب نے اس کی اطلاع خوشی خوشی والدہ کو گاؤں میں دی تو انہوں نے خطرہ بھانپتے ہوئے انہیں فوری طور پر واپس بلا لیا اور مزید تعلیم کے لئے لاہور آپ کی پھوپھی، جو مولوی اصغر علی صاحب روحی (پروفیسر اسلامیات اسلامیہ کالج) کی بیگم تھیں، کے پاس بھجوا دیا۔

مولوی روحی مشہور معاند احمدیت تھے گھر میں احمدیت مخالف باتیں سن سن کر حبیب اللہ سمجھتے حضرت مرزا غلام احمد نے کوئی قبیح غیر اسلامی حرکت کی ہے۔

والد صاحب اُن دنوں کو یاد کر کے بڑے دکھ اور کرب سے بیان کیا کرتے تھے: ''ایک دن جب پھوپھی کے بچے کو بہلانے گھر سے نکلے تو سامنے لوگوں کو ریلوے لائین کی طرف جاتے اور ایک چلتی گاڑی کو پتھر مارتے ہوئے دیکھا۔ جو گاڑی کے پیچھے بھاگتے جا رہے تھے اور ساتھ ساتھ چیخ رہے تھے'' اوئے مرزا دوڑ گیا''! وغیرہ۔ آپ رُندھی ہوئی آواز میں کہتے میں نے بھی دو تین پتھر گاڑی کی طرف پھینکے۔'' اور روتے ہوئے کہتے ''دیکھو اب وہی حبیب اللہ اُسی مرزے کی جوتیوں کا غلام ہے۔''

فوج میں بھرتی

میٹرک کے بعد آپ فوج کی میڈیکل کور میں بھرتی ہو گئے۔ آپ کو افریقہ بھجوا دیا گیا۔ جہاں آپ مشرقی افریقہ میں ٹانگانیکا کے مختلف ہسپتالوں دارالسلام، ٹبورا، ڈوڈوما اور کیمبوگوٹو وغیرہ میں خدمات بجالاتے رہے۔

قبولِ احمدیت

افریقہ میں آپ محترم مولانا شیخ مبارک احمد مرحوم کے ذریعے احمدیت کی روشنی سے منور ہوئے۔ اور 1923ء میں بیعت کی سعادت پائی۔ الحمدُ للہ۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص میں بڑی سرعت کے ساتھ ترقی کی۔ آپ چندہ جات کی ادائیگی میں بڑے باقاعدہ تھے۔ 1924 میں نظامِ وصیت سے منسلک ہونے کی سعادت پائی۔

پنج ہزاری مجاہدین

آپ بیان کیا کرتے تھے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1934ء میں تحریک جدید کا اعلان فرماتے ہوئے پانچ ہزار چندہ دہندگان کی خواہش کا اعلان فرمایا، تو میرے دل میں ایک طرح کا انقباض پیدا ہوا' کہتے ہیں اُس رات مجھے ایک نظارہ دکھایا گیا:

''میں ایک وسیع میدان کے درمیان کمبل میں لپٹا پڑا ہوں۔ اچانک مجھے دائیں جانب سے فوجیوں کی مارچ کرنے کی آواز ''لیفٹ رائیٹ، لیفٹ رائیٹ''، سنائی دی۔ مجھے احساس ہوا کہ فوج میرے پاس سے گزر رہی ہے۔ میں بڑی کوشش کرتا ہوں کہ کمبل سے آزاد ہو کر اسے دیکھوں۔ مگر اس طرح کس کر لپٹا ہوں کہ کامیاب نہیں ہو پاتا۔ اسی طرح مارچ کی آواز میری بائیں جانب سے آتی ہے، اس طرف سے بھی باوجود کوشش کے فوج کو دیکھ نہیں سکتا۔ اسی کوشش اور پریشانی میں میری آنکھ کھل گئی میں پسینے میں شرابور تھا۔ میں نے توبہ استغفار کی، اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگی۔ اور فوری طور پر اپنے گھر کے ہر خورد وکلاں کو تحریکِ جدید کی پانچ ہزاری فوج میں شامل کیا۔'' (تحریکِ جدید' پانچ ہزاری مجاہدین' دفتر تحریک جدید' ربوہ مطبوعہ 1959ء، صفحہ 280)

اس کے علاوہ آپ نے اپنے منجھلے بیٹے محمد منیر خان شامی کو خدمتِ دین کے لئے وقف کر دیا۔

خاندانی مخالفت

آپ کا ملاؤں کا خاندان تھا، آپ کے احمدیت قبول کرتے ہی آپ کے والدین کیا، سب رشتہ داروں نے بھرپور مخالفت شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ابا جی اپنے ایمان میں پکے اور مضبوط ہوتے چلے گئے۔ جب بھی خاندان میں کوئی تقریب ہوتی' آپ سے بحث مباحثہ کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔

1948ء میں جب آپ مجھے کوٹ سعداللہ سکول میں داخل کروانے گئے تو ہیڈ ماسٹر جو کٹر اہلِ حدیث تھا آپ سے مذہبی بحث میں اُلجھ پڑا۔ اور تو اس کا کوئی بس نہ چلا' دو تین دن کے بعد بہانہ بنا کر اس نے میری اچھی طرح سے پٹائی کر دی۔

افریقہ میں ساتھی

افریقہ میں آپ کے ساتھیوں میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد کے علاوہ ڈاکٹر عبدالغنی کڑک، ڈاکٹر محمد دین (گوجرانوالہ) اور مکرم عبدالکریم ڈار (سیالکوٹ) کے علاوہ اصغرلون صاحب اور مکرم مختار احمد صاحب ایاز شامل تھے۔ یہ سب لوگ مل کر ٹیم کی شکل میں جماعتی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے۔

قادیان میں

آپ نے تعلیم وتربیت کے لئے اپنے بچوں کو 1941ء میں قادیان بھجوا دیا ہوا تھا۔ 1947ء کے فسادات کے دوران آپ کے واقفِ زندگی بیٹے محمد منیر خان شامی سکھوں سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ جواں سال بیٹے کی شہادت کی اطلاع ملنے پر آپ نے جس صبر اور راضی برضا ہونے کا مظاہرہ کیا' اس کا تذکرہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ 11 جون 1999ء، مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ 7 ستمبر 1999ء میں ازراہ ذرہ نوازی درج ذیل الفاظ میں منیر شہید کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

'' آپ کے والد صاحب (ڈاکٹر حبیب اللہ خان، ناقل) جو اُن دنوں تنزانیہ میں تھے، وہ بھی اللہ کے فضل سے بہت مخلص انسان تھے دراصل اُن ہی سے خلوص ورثہ میں پایا تھا۔ اُن کی ڈائری کے

اندراج بتاریخ 3 ستمبر 1947ء میں یہ پرخلوص عبارت درج ہے:
"آج قادیان میں عزیز محمد منیر شامی نے شہادت پائی۔ الحمدُ للہ"

اتنے بچوں کا کیا کرو گے۔

ابا جی بیان کیا کرتے تھے، ایک دن ہسپتال میں آتے جاتے میرا پاؤں پھسل گیا، رستے میں ڈاکٹر کھڑے تھے ایک نے فقرہ چُست کیا: ''لگتا ہے خان کو اس کے بچے رات کو سونے نہیں دیتے' اس لئے بچارا دن میں اِدھر اُدھر گرتا پھرتا ہے۔''

فرماتے ہیں، میں نے انہیں جواب دیا: ''میں انشاءاللہ بچوں میں سے ایک کو ڈاکٹر، دوسرے کو مبلغ، تیسرے کو انجینئر اور چوتھے کو پروفیسر بناؤں گا۔'' بعد میں فرماتے: ''اب اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے مجھے ایک شہید بھی عطا کر دیا ہے۔''

خدائی بشارت

افریقہ میں ملازمت کے دوران آپ نے کافی عرصہ ٹی بی (Tuberculosus) کے علاج سے مخصوص ہسپتالوں میں کام کیا۔ آپ 1940ء میں اس بیماری سے سخت علیل ہو گئے۔ پریشانی کے عالم میں خدا تعالیٰ سے بیماری سے شفایابی کے لئے دعا کرتے رہے۔ کہ اس عالم میں ایک رات سوتے میں آواز آئی:

''تمہیں سترہ (17) دن کی چھٹی دی جاتی ہے''!

سخت گھبرائے، چھٹی لے کر قادیان بچوں کے پاس آ گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں خواب تحریر کر کے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے جواباً تحریر فرمایا:

" گھبرائیں نہیں یہ تو مبشر خواب ہے۔ آپ کو سترہ دن چھوڑ اُس سے کہیں زیادہ سالوں کی زندگی کی خوشخبری دی گئی ہے۔''

حضور کی اس بشارت سے بھرپور تحریر کے بعد آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت جلد صحت یاب ہو کر افریقہ اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو گئے۔

ریٹائرمنٹ کی زندگی

1947ء میں تقسیمِ ملک کے بعد آپ کی فیملی قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان میں اپنے آبائی گاؤں چک سان ضلع گوجرانوالہ آ گئی تھی۔ آپ بھی وقت سے ایک سال پہلے پنشن لے کر 1948ء میں پاکستان پہنچ گئے اور بچوں کی تعلیم و تربیت اپنے ہاتھ میں لے لی۔

ظہر اور عصر کی نمازوں کے بعد ہم بچے اپنا اپنا قرآنِ شریف لے کر دائرے میں بیٹھ جاتے۔ ہر بچہ ایک ایک رکوع کی تلاوت کرتا جاتا۔ آپ ترجمہ کرتے جاتے بچہ ساتھ ساتھ ترجمہ دہراتا جاتا۔ اس طرح بعد میں ہم بچوں کو کبھی بھی قرآن کریم کا ترجمہ سمجھنے میں دقت پیش نہیں آئی۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا اہتمام تھا۔ آپ ہمیں مشکل مقامات سمجھاتے جاتے۔

آپ کبھی کبھی شعر بھی کہتے۔ عابدؔ تخلص تھا۔ احمدیت اور خلافت سے محبت کا اظہار شعروں میں کرتے۔ آپ خوش الحان تھے۔ درِثمین سے دعائیہ اشعار اکثر اونچی آواز میں بار بار پڑھتے۔ اور بچوں کو اُن کا مطلب سمجھاتے۔ ہر ضرورت کے وقت خدا تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرتے۔ اور ہمیں دعا کرنے کی تلقین کرتے۔

مجھے یاد ہے ایک سال خشک سالی کی وجہ سے بارشیں کم ہوئیں۔ ایک دن جب بارش ہو رہی تھی اور ہم سب آموں سے لطف اندوز ہو رہے تھے، والد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درج ذیل شعر کا مطلب ہمیں بڑے انوکھے انداز میں سمجھایا:

وقت تھا وقتِ مسیحا، نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

دیکھو! ہمیں بارش کی کتنی ضرورت تھی، اب یہ بارش ہو رہی ہے الحمدُ للہ۔ بارش کے وقت پر ہونے کے وجہ سے ہر کوئی خوش اور خدا کا شکر بجا لا رہا ہے۔ اسی طرح اس زمانے کو ایک ہادی کی ضرورت تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ٹھیک وقت پر دنیا کی ہدایت کے لئے تشریف لائے۔''

گکھڑ منڈی میں

جب بچوں کی تعلیمی ضروریات بڑھیں تو آپ گاؤں سے تین میل دور گکھڑ منڈی نقل مکانی کر کے آ گئے۔ خدمتِ خلق کے جذبے سے مین بازار میں ''قریشی میڈیکل ہال'' کے نام سے غریبوں اور ناداروں کے علاج معالجہ کے لئے شفاخانہ قائم کیا۔ گکھڑ منڈی کی جماعت کو منظم کیا اور جب تک گکھڑ میں قیام رہا جماعت کے سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت بجا لاتے رہے۔ گکھڑ احمدی مخالف کشمیریوں کا گڑھ تھا، 1953ء کے فسادات اور مخالفت کا بھرپور مقابلہ کیا، آپ ہمیشہ نادار طلباء کی مدد کرتے جس سے گکھڑ کے کئی خاندانوں کے بچے اعلیٰ تعلیم سے سرفراز ہوئے۔

میرا وقفِ زندگی

1952ء میں جب میں آٹھویں کا طالب علم تھا، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے وقفِ زندگی کی اہمیت پر تواتر سے کئی خطبات ارشاد فرمائے۔ ابا جی نے ایک دن مجھے اپنے پاس بلا کر فرمایا:

''اگر تم میری ایک بات مانو تو میں تم سے بہت خوش ہوں گا۔''

میرے پوچھنے پر فرمانے لگے:

''مجھے اللہ تعالیٰ نے چار بیٹے دیئے تھے۔ منیر کو میں نے خدمتِ دین کے لئے وقف کر دیا تھا، وہ شہید ہو گیا اور اپنی مراد کو پا گیا۔ باقی دو بیٹے اپنا اپنا کام کر رہے ہیں۔ تم پڑھ رہے ہو۔ میرا دل کرتا ہے تم اپنی زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کر دو تا کہ میرے اعمال کے دونوں پلڑے یکساں ہو جائیں۔''

میرے اثبات میں جواب پر آپ بہت خوش ہوئے اور فوری طور پر حضرت صاحبؓ کی خدمت میں میرا وقف پیش کر دیا۔ جس کی جلد ہی منظوری آ گئی، الحمدُ للہ

ربوہ میں

میں نے 1963ء میں تعلیم الاسلام کالج لیکچرر کے طور پر ملازمت کا آغاز کیا۔ ابا جی 1964ء میں گکھڑ سے میرے پاس ربوہ میں نقل مکانی کر کے تشریف لے آئے۔ محلّہ دارالبرکات میں مسجدِ اقصیٰ کے سامنے اپنا گھر بنوا کر مستقل رہائش اختیار کر لی۔

اولاد

ابا جی کی شادی تقریباً 1910ء میں لوہیانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں محترمہ رسول بی بی صاحبہ سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بارہ بچوں (پانچ لڑکوں اور سات لڑکیوں) سے نوازا۔ جن میں سے کچھ بچپن میں فوت ہو گئے۔

آپ کے سب سے بڑے بیٹے ڈاکٹر محمد حفیظ خان کے بچے زیادہ تر ٹورانٹو، کینیڈا میں آباد ہیں۔ منجھلے بیٹے محمد معین خان اور اُن کے بچے میامی فلوریڈا، امریکہ میں آباد ہیں۔ خاکسار محمد شریف خان فلاڈلفیا، امریکہ میں بچوں کے ساتھ رہ رہا ہے۔

آپ کی سب سے بڑی بیٹی: آپا جان، خدیجہ ناہید صاحبہ اہلیہ عبدالمنان قریشی صاحب کینیڈا میں بچوں کے ساتھ رہ رہی ہیں۔

آپ کی دوسری بیٹی مرحومہ شریفہ حبیب اہلیہ ماسٹر عبدالباسط خان ناصر کی بیٹی شازیہ خان اپنے چار بچوں کے ساتھ میامی فلوریڈا میں قیام پذیر ہے۔

ان بچوں میں سے اکثر اپنی اپنی جماعتوں میں عہدہ دار ہیں اور خلافت کے شیدائی ہیں۔ بچے پڑھائیوں میں مصروف ہیں۔ ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

وفات

ابا جی نے اللہ کے فضل سے ساری زندگی صحت مندی سے گزاری، آپ مضبوط، بھاری جسم کے تھے، گھٹنوں میں ارتھرائیٹس کی دردوں کے علاوہ کوئی اور عارضہ نہ تھا۔ 20 ستمبر 1974ء کو مختصر سی علالت کے بعد ہمیں سوگوار چھوڑ کر راہیِ ملکِ بقا ہوئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اب آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں آسودۂ خاک ہیں۔ آپ کی وفات حضورؓ کی بیان کردہ بشارت کے مطابق آپ کی رویاء کے ٹھیک 43 سال بعد واقع ہوئی۔

احباب جماعت سے ابا جی مرحوم کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

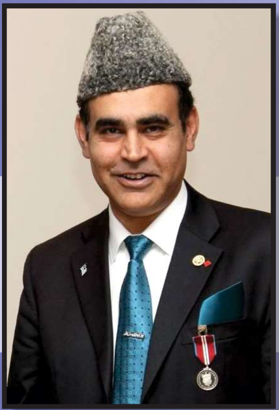

مسجد بیت الکریم

کیمبرج شہر کی مسجد میں تزئین و آرائش کے بعد دعوتِ عام کی تقریب

کینیڈا کے واٹرلو ریجن میں جماعت احمدیہ کی اوّلین مسجد کا پُر رونق افتتاح

مکرم نبیل احمد رانا صاحب، سیکرٹری امور خارجیہ کچنر واٹرلو

2006ء میں کیمبرج شہر کی 5۔ایلیٹ سٹریٹ پر واقع اس پچاس سال سے زائد پُرانے گرجا گھر کو جب $235,000 کے عوض خریدا گیا تو اِس کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ چھتیں ٹپک رہی تھیں، نچلی منزل میں گویا سیلاب رواں تھا، واش روم اور کچن کی کھڑکیاں دروازے زنگ آلودہ تھے۔ ممکنہ صفائی اور جھاڑ پونچھ کے بعد نماز ادا کرنے کے قابل تو بنا دیا گیا لیکن مہمانوں کو دعوت دینا بڑا معیوب لگتا تھا۔ گذشتہ برس یہاں کی چھوٹی سی جماعت نے اِس کی مرمت کا بیڑہ اُٹھایا جو 2600 مربع فٹ پر بنی ہوئی تھی اس پر ڈیڑھ لاکھ ڈالر کی لاگت آئی۔ اِس عمارت کو ایک خوبصورت مسجد کا روپ دے دیا گیا۔ اب اِس مسجد میں 300 نمازی سما سکتے ہیں، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازرہِ شفقت اِس مسجد کو ’’بیت الکریم‘‘ کا نام عطا فرمایا۔

9 مارچ 2019ء کو برنٹ فورڈ، کیمبرج، کچنر، واٹرلو اور گولف کی جماعتوں کی لجنات، خدام، انصار اور اطفال نے مل کر خدا تعالیٰ کی واحدانیت کے اِس مرکز کو دُلہن کی طرح سجا کر دعوتِ عام کا اہتمام کیا۔

تقریب کا آغاز نمازِ ظہر کی ادائیگی کے بعد تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد کیمبرج کی جماعت کے صدر محترم نعمان مبشر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور ننھے بچوں نے چند دُعائیہ اشعار ترنم سے پڑھ کر سُنائے۔ مہمانوں سے جماعت احمدیہ کے تعارف کے لئے ایک مختصر سی ویڈیو دکھائی گئی، جس کے بعد مولانا آصف خان صاحب مربی سلسلہ کینیڈا نے اپنے خطاب میں معاشرہ میں مسجد کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے مسجد کے لفظ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ دراصل عبادت کی جگہ کا نام ہے، ایک ایسی جگہ جہاں لوگ اپنے خدا کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں اور اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہیں۔ مسجد علم وادب کا گہوارہ ہے اور سوسائٹی کی معاشرتی قدروں کی پاسبان بھی۔ آپ نے کہا کہ یہ عبادت کی جگہ نہ صرف مسلمانوں کے لئے ہے بلکہ تمام مذاہب کے لئے، جہاں وہ اپنے طریق سے خدائے واحد کی عبادت اور بین المذاہب امور پر گفتگو بھی کر سکتے ہیں۔

آپ کے خطاب کے بعد کچنر۔واٹرلو کی جماعت کے صدر محترم ڈاکٹر محمد احمد منور صاحب نے اس عمارت کی تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ 1965ء میں یہ عمارت رائل کینیڈین لیجن یوتھ کے استعمال میں تھی اور 2000ء سے یہ Evalangical Church of God کی تحویل میں رہی۔ پھر 2006ء سے یہ عمارت جماعت احمدیہ کے تصرف میں ہے۔ محترم نعمان مبشر صاحب نے دورانِ سال مسجد کے حوالہ سے ہونے والی سرگرمیوں کا بھی تذکرہ کیا۔

اس تقریب میں 50 سے زائد غیر از جماعت احباب وخواتین تشریف لائے، کچنر۔واٹرلو کے سیکرٹری امور خارجیہ محترم نبیل احمد رانا صاحب نے معزز مہمانوں کا تعارف کرواتے ہوئے اُن کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور اُنہیں خوش آمدید کہا۔ معزز مہمانوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- Her Worship Susan Foxton, Mayor of North Dumfries

2- Regional Chair Karen Redman, Regional Chair of Waterloo

3- Bryan May, Member of Parliament (Cambridge Riding)

4- Raj Saini, Member of Parliament for Kitchener Centre

5- Marwan Tabbara, Member of Parliament (Kitchener South & Hespeler)

6- Belinda Karahalios, Member of Provincial Parliament (Cambridge)

7- Shamal Isaacksz, Inspector Police (Representing Chief of Police of Waterloo Region)

8- Doug Thomas, President of Society of Ontario Freethinkers

9- Gehan Sabry, Chair of Cross Cultures Waterloo

10-Jand' Ailly, Local Leader (Former Councillor Waterloo and a friend of the Jama'at)

11-Dr.David Haskell, Prof.Digital Media & Journalism, Religion & Culture, Wilfrid Laurier University

12-Donna Reid Councillor (Represneted the City of Cambridge)

اِن کے علاوہ واٹرلو کے ممبر پارلیمنٹ Hon. Bardish Chagger اور تین کونسلر حضرات بھی تشریف لائے۔ مقامی سکھ لیڈر Chattar Ahuja نے بھی تقریب میں شرکت کی اور مسرّت کا اظہار کیا۔

نیشنل سیکرٹری تربیت کینیڈا کا خطاب

اس کے بعد نیشنل سیکرٹری تربیت محترم شاہد منصور صاحب نے محترم امیر صاحب کینیڈا کی نمائندگی کرتے ہوئے اختتامی خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ’’ہماری تعلیم‘‘ سے اقتباس پیش کیا:

"اور باوجود ایک ہونے کے اُس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اُس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اُس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی ایک تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمالِ تام رکھتا ہے۔لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اُس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے وہ خارقِ عادت قدرت اُسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارقِ عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔"

(کشتی نوح۔روحانی خزائن،جلد19،صفحہ 6-5)

اِس اقتباس کے بعد محترم سیکرٹری صاحب موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اُس خطاب سے چند اقتباس پیش کئے جو آپ نے 2013ء میں مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کے افتتاح کے موقع پر ارشاد فرمائے تھے۔حضور انور نے فرمایا"کہ غیر مسلموں کا ایک اسلامی مذہبی تقریب میں شامل ہونا اُن کی رواداری کا ایک بیّن ثبوت ہے اور اُن کا دوسروں سے رشتہ دوستی قائم کرنے کی شدید خواہش کا اظہار ہے۔"

پھر فرمایا۔"یہ میری عاجزانہ خواہش اور دُعا ہے کہ اس مسجد کے ساتھ ساتھ اس علاقہ کے لوگوں سے ہمارے اچھے تعلقات استوار ہوں اور رشتۂ اخوت مضبوط ہو اور بتدریج بڑھتا رہے۔میں اُمید رکھتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ اسلام کے بارہ میں کچھ غیر مسلموں کے دل میں جو شکوک ہیں وہ دور ہو جائیں گے اور آپ سب ہمارے مذہب کی سچی اور حسین تصویر دیکھنے یہاں آئیں گے۔"

خطاب کے بعد محترم مطیع اللہ محمود صاحب مقامی سیکرٹری جائیداد نے تقریب کی مناسبت سے ریفریشمنٹ کا اہتمام کیا ہوا تھا۔جملہ مہمان اِس خاطر مدارت اور تواضع سے بہت لُطف اندوز ہوئے۔مقامی اخبار واٹرلو ریکارڈر کے نمائندے تبصرے اور تصاویر لینے میں مصروف رہے اور CTV کچنر نے اِس پروقار تقریب کو اپنی خبروں کی زینت بنایا۔

ریل۔دین کی خادم

ایک ایمان افروز امر یہاں قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں واٹرلو ریجن نے واٹرلو اور کچنر کا لائٹ ریل ٹرانسپورٹیشن Light Rail Transportation پراجیکٹ مکمل کیا ہے اور اپنا دوسرا مرحلہ 2020ء میں مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس میں کیمبرج شہر کی Light Rail Transit کو Anslie Street کے اسٹیشن سے منسلک کیا جائے گا۔ Ansile Street کا ریل اسٹیشن مسجد بیت الکریم سے صرف ایک منٹ کے فاصلہ پر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دین کے خادموں کا ذکر فرماتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ" دین کے خادموں کے لئے کئی طور سے خادم پیدا ہوگئے ہیں، چنانچہ سفر کے لئے ریل خادم ہے جس کی سواری پہلے زمانے کے بادشاہوں کو بھی میسّر نہیں آئی۔"

(مجموعہ اشتہارات،جلد2،صفحہ 192)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت الکریم کو توحید کا مرکز بنادے اور یہ تمام بنی نوع انسان کے لئے امن وسلامتی اور اخوت ومحبت کا گہوارہ بن جائے۔

(اردو ترجمہ: نمائندہ خصوصی محمد اکرم یوسف)

The Spiritual Duel
John Alexander Dowie

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
Bai'tul Kareem Mosque
Cambridge, Ontario, Canada

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
Bai'tul Kareem Mosque
Cambridge, Ontario, Canada

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
Bai'tul Kareem Mosque
Cambridge, Ontario, Canada

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
Bai'tul Kareem Mosque

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
Bai'tul Kareem Mosque

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
Bai'tul Kareem Mosque

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
Bai'tul Kareem Mosque

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
Bai'tul Kareem Mosque

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
Bai'tul Kareem Mosque

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
Bai'tul Kareem Mosque

رپورٹ ریفریشر کورس دارالقضاء کینیڈا

15-17 مارچ 2019ء

انٹرنیشنل ریفریشر کورس لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20 جنوری 2019ء کو فرمایا کہ ''نئے قاضیوں کی تربیت کے لئے ریفریشر کورسز کا انتظام کیا جائے۔''

چنانچہ حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں طاہر ہال میں سہ روزہ 15 تا 17 مارچ 2019ء کو ریفریشر کورس کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کینیڈا کے قاضیوں کے علاوہ اس کورس میں شعبہ امور عامہ کینیڈا کے تین افراد، نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ اور نیشنل سیکرٹری تربیت بطور زائر شامل ہوئے۔ کینیڈا کے تمام قاضیوں اور قضا بورڈ کے تمام ممبران نے ریفریشر کورس میں تینوں دن شرکت کی۔ ان میں سے تین قاضی کیلگری، ایک قاضی سیسکاٹون اور دو قاضی، آٹو اہ سے شرکت کے لئے آئے۔ جب کہ زائرین بھی وقتاً فوقتاً شامل ہوتے رہے۔ کل پانچ اجلاس ہوئے۔ ہر اجلاس میں نصف گھنٹہ کی تقریر کے بعد آدھ گھنٹہ سوال و جواب کی لئے مختص تھا۔ چنانچہ اس کا بہت فائدہ ہوا اور ممبران سوال و جواب میں تینوں دن بھرپور شرکت کرتے رہے۔ تمام کاروائی انگریزی میں تھی جس کا خلاصہ اردو میں پیش کیا جاتا ہے۔

15 مارچ 2019ء

نماز جمعہ کے بعد تین بجے ریفریشر کورس کا افتتاح محترم امیر صاحب کینیڈا کی دعا سے ہوا۔

پہلے اجلاس میں پہلی تقریر مکرم صدر صاحب قضا بورڈ کی تھی۔ انہوں نے قاضیوں کو یاد دلایا کہ اس ریفریشر کورس کا مقصد حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل ہے تا کہ ہم قضائی امور سے مزید شناسا ہو سکیں۔

تقریباً تمام قاضیوں اور ممبران قضاء بورڈ نے حضور انور کا حالیہ خطاب متعدد بار سن رکھا تھا۔ صدر صاحب قضا بورڈ نے حضور انور کا خطاب سن کر انگریزی زبان میں اہم قیمتی نکات تیار کر کے پیش کئے۔ آپ نے خاص طور پر حضور انور کے ارشاد کو دوہرایا کہ تمام قاضی اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں اور ہر وقت دعا کی طرف توجہ کریں۔

ان کے بعد پون گھنٹہ تک اس خطاب میں بیان فرمودہ امور پر بڑی تفصیل کے ساتھ بات چیت ہوئی۔

پہلا اجلاس حضور انور کے حالیہ خطاب کو پوری طرح ادراک حاصل کرنے کے لئے ہی وقف رہا۔ الحمدللہ

اس کے بعد دوسرے اجلاس میں مکرم مولانا ندیم احمد خاں صاحب مربی سلسلہ و ناظم دارالقضا کینیڈا نے ''دارالقضا کا تعارف اور اپیل کے طریق کار'' پر روشنی ڈالی۔

ان کے بعد مکرم ہادی احمد خاں صاحب نے اردو زبان میں ''قواعد وضوابط دارالقضاء'' پڑھ کر سنائے۔ اس سلسلہ میں بعض تفصیل طلب امور پر سوال جواب کا سلسلہ بھی ساتھ ساتھ جاری رہا۔

16 مارچ 2019ء

دوسرے دن، تیسرے اجلاس میں مکرم ایاز احمد ایاز صاحب نے ''قاضی کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ آپ نے حضور انور کے حالیہ خطاب میں پیش کی گئی ہدایات کی روشنی میں بعض امور کی وضاحت کی۔ بعد ازاں سوال و جواب کے وقفہ میں ان ہدایات کی اہمیت پر مزید روشنی ڈالی گئی۔

ان کے بعد ''سماعت کا طریق کار'' کے موضوع پر مکرم ریحان نثار صاحب نے ایک مقالہ تیار کیا تھا لیکن بعض ناگزیر وجوہ کے پیش نظر وہ خود مقالہ پیش نہ کر سکے۔ چنانچہ وہی مقالہ مکرم کمال حبیب صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اور سماعت کے طریق کار پر روشنی ڈالی۔

ان کے بعد ''فریقین اور گواہوں سے جرح کرنے کا طریق'' کے موضوع پر مکرم محمد ہارون صاحب قاضی اول نے اظہارِ خیال کیا۔ اس کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

چوتھے اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر ساجد احمد صاحب کی تھی۔ آپ نے ''شہادت درج کرنے کا طریق'' پر اظہارِ خیال کیا۔

بعد ازاں مکرم منصور احمد مرزا صاحب نے ''فیصلہ لکھنے کا طریق'' پر روشنی ڈالی۔

یاد رہے کہ ازراہِ شفقت مکرم رانا سردار محمد صاحب صدر قضا بورڈ ربوہ مرکزیہ نے ایوان طاہر کے بورڈ روم میں 22 جولائی 2018ء کو ''فائل منظّم کرنے کی طریق'' پر مفصل خطاب فرمایا تھا۔ مکرم محمد ہارون صاحب نے مکرم رانا صاحب موصوف کی ہی بیان کی گئی جملہ ہدایات کو من وعن دوہرایا اور قاضیوں کو فائل کو باضابطہ طریق سے ترتیب دینے کی اہمیت پر زور دیا۔ اس کے بعد اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

17 مارچ 2019ء

تیسرے دن کے اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا سہیل احمد ثاقب بسرا صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا و قاضی اول کی تھی۔ آپ نے ''قضاء کے متعلق کتب کا تعارف'' پیش کیا۔ آپ نے تمام خلفاء کے ارشادات و قضائی فیصلہ جات کا مختصر تعارف کروایا۔ اور فقہ المسیح اور فقہ احمدیہ کا تعارف پیش کیا۔ آپ نے کہا کہ قرآن مجید اور سنتِ رسول پر فقہ کی بنیاد ہونے کے ناطے سے ان کتب کے گہرے مطالعہ کی اشد ضرورت ہے۔

ان کے بعد مکرم صدر صاحب قضا بورڈ نے حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں اور کینیڈا میں بعض قاضیوں کے فیصلہ جات سے اخذ کردہ بعض امور پر اجمال سے روشنی ڈالی۔

اسی دوران مکرم عطاء القدوس ملک صاحب، صدر قضا بورڈ امریکہ تشریف لے آئے جن کو حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے خاص طور پر بطور مہمان خصوصی اس ریفریشر کورس کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔

بقیہ پروگرام مکرم قدوس ملک صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔

نمازِ ظہر کے بعد قاضیوں کو، جن میں نئے قاضی صاحبان بھی شامل تھے، کی عملی تربیت کے لئے Group Workshops کا اہتمام کیا گیا جس کا انتظام مکرم محمد ہارون صاحب، قاضی اول نے کیا تھا۔ چنانچہ مختلف مثالیں پیش کی گئیں اور قاضیوں سے ان کے بارہ میں رائے لی گئی کہ ان حالات میں وہ کیسے فیصلہ کریں گے اور پھر ان امور کے حسن و قبح سے آگاہ کر کے صحیح فیصلہ کی طرف

راہنمائی کی گئی۔

اسی دوران مکرم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا تشریف لے آئے۔ اس موقع پر گروپ فوٹوز کا اہتمام کیا گیا۔

اس کے بعد اختتامی اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت مہمان خصوصی مکرم عطاء القدوس ملک صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد کاروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مکرم عطاء القدوس ملک صاحب نے حضور انور کے حالیہ مذکورہ خطاب کو بنیاد بناتے ہوئے بڑے ہی مؤثر انداز میں قاضیوں کو حضور انور کے ارشادات پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ آپ نے تقریباً پچیس منٹ تک خطاب فرمایا۔

مکرم قدوس ملک صاحب کے خطاب کے بعد مکرم امیر صاحب کینیڈا نے قاضیوں کو قیمتی نصائح فرمائیں۔ آپ نے حضور انور کے خطاب کو حرزِ جان بنانے، قاضیوں کو اپنا مقام پہچاننے، اس مقام کی حرمت وعزت قائم رکھنے اور بعض دیگر امور کی تلقین فرمائی۔

بعد ازاں عام سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس کے جوابات مکرم امیر صاحب اور مہمانِ خصوصی دیتے رہے۔

آخر میں محترم امیر صاحب کینیڈا نے اختتامی دعا کرائی جس کے ساتھ ہی یہ سہ روزہ ریفریشر کورس اختتام پذیر ہوا۔

اس ریفریشر کورس کی تیاری اور بعض دیگر کاموں میں مکرم مولانا ندیم احمد خاں صاحب، مربی سلسلہ و ناظم دارالقضاء کینیڈا اور مکرم محمد ہارون صاحب قاضی اول نے تعاون کیا۔ تمام مضامین کی slides تیار کر کے ان کو بذریعہ آڈیو وڈیو پیش کیا گیا جس سے دلچسپی میں نمایاں اضافہ ہوا۔ **فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔**

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ دارالقضاء کینیڈا کو حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں نیکی اور تقویٰ سے اور عدل اور انصاف کے ساتھ فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دارالقضاء کینیڈا کے ریفریشر کورس کی چند جھلکیاں

نیا قصرِ خلافت

(مکرم عبدالکریم قدوسیؔ صاحب)

پھر عطرِ عقیدت سے سجا قصرِ خلافت
دنیا کو مبارک ہو نیا قصرِ خلافت

اک تحفۂ انمول ہے اللہ کی طرف سے
قدرت کی عنایت ہے، عطا قصرِ خلافت

سرچشمہ ہدایت کا رہا اور رہے گا
ہے لاکھوں دعاؤں کا صلہ قصرِ خلافت

یہ باعثِ عزت ہے خلافت کی وجہ سے
ہوتا نہیں چھوٹا یا بڑا قصرِ خلافت

قوموں کو ملے طور تسلی کا یہاں سے
پُر، نور سے رکھے گا خدا قصرِ خلافت

صد شکر کڑی دھوپ میں چھاؤں کی طرف ہیں
اک حَبس میں ہے بادِ صبا قصرِ خلافت

چھوڑے جو شجر خاک میں ملتا ہے وہ پتا
لاریب ہے نسلوں کی بقا قصرِ خلافت

کیجئے گا دعا اس کے مکیں کے لئے ہر روز
روشن رہے ہر دل کا دِیا قصرِ خلافت

اے دنیا کے مایوس مریضو اِدھر آؤ
بخشے گا تمہیں دُرِّ شفا قصرِ خلافت

یہ عمر رسیدہ ترا بیمار سا قدسی
اے مولا! اسے جلدی دکھا قصرِ خلافت

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ اقدس میں

ایک تہنیتی قطعہ

سترھویں سال کا آغاز مبارک پیارے
نئے مرکز کا یہ اعزاز مبارک پیارے
کھلتے جائیں گے نئے باب ترقی کے ضرور
اس نئے دَور میں پرواز مبارک پیارے

(مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب۔ 23 اپریل 2019ء)

بقیہ از جلسہ سالانہ بارانِ رحمتِ ایزدی

یہ آسمانی مائدہ، آسمانی نشان کے طور پر ہے اور اس میں صدقِ دل سے شمولیت یقیناً موجبِ تقویتِ ایمان ہوگی۔ یہ وہ موقع ہے کہ جس کے شاملین کے لئے خدا کے پیارے مسیح نے بے حد الحاح اور درد کے ساتھ بہت دعائیں کیں ہیں۔ اگر کوئی شخص ان دعاؤں کی قبولیت پر یقین کر سکے اور ان کی قدر جان سکے تو ممکن نہیں کہ کوئی ذاتی مصروفیات کا بہانہ کر کے اس میں شمولیت سے پیچھے رہے۔ کوئی ذرا غور تو کرے خلوص اور محبت میں ڈوبے ہوئے دعاؤں کے، ان الفاظ پر حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے رب کے حضور کس درد سے عرض کرتے ہیں:

ہر ایک صاحب جو اس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو۔ اور اُن کو اجرِ عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم وغم دُور فرماوے اور اُن کو ہر تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اٹھاوے جن پر اُس کا فضل ورحم ہے اور تا اختتامِ سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطا!!! اور رحیم اور مشکل کشا!!! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما۔ کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔‘‘

(اشتہار 7 دسمبر 1892ء۔ مجموعہ اشتہارات، جلد 1 صفحہ 340۔342)

اے دوستو پیارو! خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس روحانی جلسہ میں جو 5 تا 7 جولائی 2019ء کو ٹورانٹو کینیڈا میں منعقد ہوگا ان شاء اللہ العزیز، شامل ہونے کی سعادت پانے کی غرض سے تیاری کرو۔ خدا آپ کا حامی ونصیر ہو آمین!

بقیہ از جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام قریب آگئے ہیں

الغرض یہ تین دن تبلیغی، روحانی اور علمی ترقی کے انمول ایّام ہیں ان سے احباب جماعت کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

نیز آپ سے درخواست ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں اور اپنے ساتھ غیر از جماعت دوستوں کو بھی بکثرت لائیں کیونکہ یہ تبلیغ کا سب سے نادر موقع ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ سالانہ کو غیر معمولی کامیابی اور برکت عطا فرماتے ہوئے جماعت کی وسعت اور ترقی کا ایک تازہ نشان بنا دے۔ اور یہ بہتوں کی رشد و ہدایت کا موجب ہو۔ اور اس جلسہ کو ہر جہت سے ان سب مقاصد کو پورا کرنے والا بنا دے جن کی خاطر اس جلسہ سالانہ کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمایا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیش بہا مقبول دعاؤں سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو بہرہ ور فرمائے۔ آمین۔

ماحول میں نفاست کا اظہار ہونا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسہ گاہ اور اس کے ماحول میں نفاست کا اظہار ہونا چاہئے اس طرف توجہ کریں۔ کسی قسم کا بھی گند نہیں ہونا چاہئے، ایک بھی لفافہ، پلیٹ، کپ، گلاس وغیرہ کہیں پڑا نظر نہ آئے صفائی کا یہ شعبہ بڑا فعال ہونا چاہئے۔ صفائی کا معیار اعلیٰ ہونا چاہئے، صفائی مہمانوں پر اور دیکھنے والوں پر بہت اثر پیدا کرتی ہے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 17 جون 2005ء)

دنیا بھر میں بسنے والے تمام احمدیوں کو نیا مرکزِ احمدیت مبارک ہو!

’’اللہ تعالیٰ اسلام آباد سے اسلام کی تبلیغ کے کام کو پہلے سے زیادہ وسعت عطا فرمائے اور ’’وسع مکانک‘‘ صرف مکانیت کی وسعت کا ذریعہ ہی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے منصوبوں کی تکمیل میں وسعت کا ذریعہ بھی بنے۔... اللہ تعالیٰ اس منصوبے کو اور (خلیفۂ وقت اور مرکزِ احمدیت کے) وہاں منتقل ہونے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔‘‘ آمین

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 26 اپریل 2019ء)

کلام امام الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’ایک عرصہ ہوا کہ مجھے الہام ہوا تھا

وسع مکانک۔ یاتون من کل فج عمیق

یعنی اپنے مکان کو وسیع کر۔ کہ لوگ دور دور کی زمین سے تیرے پاس آئیں گے۔ سو پشاور سے مدراس تک تو میں نے اس پیشگوئی کو پوری ہوتے دیکھ لیا مگر اس کے بعد دوبارہ پھر یہی الہام ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ پیشگوئی پھر زیادہ قوت اور کثرت کے ساتھ پوری ہوگی۔ **واللہ یفعل ما یشاء لا مانع** لما اراد۔‘‘

(اشتہار مورخہ 17 فروری 1897ء۔ مجموعہ اشتہارات۔ جلد 2، صفحہ 327)

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اظہارِ خوشنودی

مورخہ 30 مارچ 2019ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمایا:

’’آپ کی طرف سے تازہ شمارہ موصول ہوا ہے۔ ماشاء اللہ کافی علمی مواد ہے اور قابلِ قدر بھی۔ جزاک اللہ

اللہ تعالیٰ اس سے احمدی دوستوں کو استفادہ کی توفیق دے اور یہ رسالہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا مؤثر اور مؤقر آرگن بنا رہے اور افرادِ جماعت کی دینی اور علمی تربیت کا فریضہ ادا کرتا رہے۔ آمین

اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کو اپنی رحمتوں کے سایہ میں رکھے۔ اللھم آمین۔‘‘

علم دوست حضرات سے ضروری گزارش

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا آپ کا اپنا رسالہ ہے۔ اس میں علمی، دینی، تربیتی اور ادبی مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ ہماری قلمی معاونت فرمائیں۔ اور اپنے مضامین اردو ان پیج یا ورڈ یا انگریزی میں کمپوز کر کے ہمیں editor@ahmadiy y agazette.ca پر بھجوائیں۔

ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرم عبدالماجد خاں صاحب

12 اپریل 2019ء کو مکرم عبدالماجد خاں صاحب بریمپٹن جماعت 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 14 اپریل 2019ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 15 اپریل 2019ء کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم، جماعت احمدیہ کے معروف شاعر مکرم عبدالحمید شوق صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔ مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالاتے رہے۔ خاص طور پر جلسہ سالانہ کے موقع پر لنگر خانہ میں ڈیوٹی دیتے تھے۔ ہمدرد، خیرخواہ، مالی قربانیوں میں حصہ لینے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت اور نظام جماعت سے محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ شگفتہ ماجد صاحبہ، ایک بیٹا مکرم منصور ماجد صاحب بریمپٹن، ایک بیٹی محترمہ ڈاکٹر حافظہ ماجد صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد ذیشان احمد صاحب کیلگری، دو بھائی مکرم مبشر احمد خاں صاحب اور مکرم فرخ جاوید صاحب امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ فرحت موسیٰ صاحبہ

12 اپریل 2019ء کو محترمہ فرحت موسیٰ صاحبہ مسس ساگا جماعت 66 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 16 اپریل 2019ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 17 اپریل 2019ء کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا شاہ رخ عابد صاحب مربی بریمپٹن نے دعا کرائی۔ مرحومہ اپنے بچوں سے ملنے کے لئے اٹلانٹا، جارجیا امریکہ گئی ہوئی تھیں اچانک وہاں پر وفات پاگئیں۔ آپ، محترم اسماعیل موسیٰ صاحب مرحوم کی اہلیہ اور حضرت مولوی حسین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔ مرحومہ، ہمدرد، خیرخواہ، ملنسار، خلیق اور مخلص اور فدائی احمدی تھیں۔ خلافت سے وفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم آصف ابراہیم موسیٰ صاحب، مکرم اسد عمر صاحب، ایک بیٹی محترمہ مہوش ریاض صاحبہ امریکہ، تین بھائی مکرم نعیم رشید خاں صاحب، مسس ساگا، مکرم وسیم احمد خاں صاحب ٹورانٹو، مکرم شمیم احمد خاں صاحب امریکہ، تین بہنیں محترمہ رشیدہ ضیاء صاحبہ، محترمہ رفعت احمد صاحبہ امریکہ اور محترمہ سیمہ میر صاحبہ مسس ساگا یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کے اور بھی اعزہ واقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

☆ مکرم بشارت احمد طاہر رانا صاحب

20 اپریل 2019ء کو مکرم بشارت احمد طاہر رانا صاحب بریمپٹن جماعت 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 23 اپریل 2019ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم کی تدفین پاکستان میں ہوئی۔ آپ، نارنگ منڈی جماعت کے بطور صدر اور شعبہ ضیافت کینیڈا میں بطور رضاکار خدمت کرتے رہے۔ ہمدرد، خیرخواہ، ملنسار، ضرورت مندوں کی مدد کرنے والے، صوم وصلوٰۃ کے پابند، متقی، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت سے وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ، دو بیٹے مکرم انیس احمد رانا صاحب بریمپٹن، مکرم لئیق احمد صاحب امریکہ، مکرم وحید احمد رانا صاحب ٹورانٹو، دو بیٹیاں محترمہ ساجدہ بشارت صاحبہ، محترمہ سعدیہ منیر صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب پاکستان، ایک بھائی مکرم حمید منور رانا صاحب امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ

21 اپریل 2019ء کو محترمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحکیم شیخ صاحب، احمدیہ ابوڈ آف پیس ویسٹن جماعت 97 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 22 اپریل 2019ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 23 اپریل 2019ء کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بڑی باہمت اور مستقل مزاج خاتون تھیں۔ 1974ء میں جماعت احمدیہ اوکاڑہ کے خلاف فسادات میں اپنے شوہر کے ساتھ ثابت قدم رہیں اور ان کا حوصلہ بڑھاتی رہیں جو پرجوش داعی الی اللہ تھے، انہوں نے ان کے مہمانوں کی خاطر مدارت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ مرحومہ مخلص، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گذار اور دعا گو خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ انہوں اپنے بچوں میں بھی جماعت سے وابستگی اور رضاکارانہ خدمت کرنے کا جذبہ پیدا کیا۔ خداتعالیٰ کے فضل سے ان کے بچے کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کی خدمت پر مامور ہیں۔ بہت مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چھ بیٹے مکرم عبدالرشید شیخ صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب یوکے، مکرم عبدالسلام شیخ صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس ویسٹن، مکرم عبدالحمید حمیدی صاحب پیس ویلیج، مکرم عبدالمجید شیخ صاحب ہملٹن، مکرم عبدالعلیم شیخ صاحب پیس ویلیج دو بیٹیاں محترمہ رفیعہ ملک صاحبہ اور محترمہ رفعت مبارک صاحبہ یوکے یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کے اور بھی اعزہ واقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

نماز جنازہ غائب

26 اپریل 2019ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ

11 مارچ 2019ء کو محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ تہال میں 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ مکرم چوہدری نواب دین صاحب مرحوم پیس ویلیج کی اہلیہ تھیں۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجدگزار اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ، مکرم مدثر احمد صاحب اور مظفر احمد صاحب پیس ویلیج کی والدہ تھیں۔

☆ محترمہ ناصرہ جمال صاحبہ

15 مارچ 2019ء کو محترمہ ناصرہ جمال صاحبہ کراچی 63 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرم جمال الدین کی بیٹی تھیں۔ نیک، صالح اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چھ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ، مکرم ملک عبدالسلام صاحب اور محترمہ طاہرہ پروین صاحبہ پیس ویلیج کی ہمشیرہ تھیں۔

☆ محترمہ صفیہ نور صاحبہ

15 مارچ 2019ء کو محترمہ صفیہ نور صاحبہ ربوہ 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجدگزار، متوکل علی اللہ اور دعا گو بزرگ

خاتون تھیں۔ بچوں سے بہت پیار کرتی تھیں اور خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔ مرحومہ، مکرم سید صادق نور صاحب یو کے کی اہلیہ، مکرم سید کرامت نور صاحب سکاربرو کی بھاوجہ اور محترمہ امۃ الرزاق صاحبہ اہلیہ مکرم سید منیر احمد شاہ صاحب کی خالہ زاد تھیں۔ آپ حضرت سید احمد نور کابلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی تھیں۔

☆ مکرم شیخ اسلام احمد صاحب

22 مارچ 2019ء کو مکرم شیخ اسلام احمد صاحب گوجرہ 81 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم، مکرم شیخ سبحان علی صاحب کے بیٹے تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ خلافت سے وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم، مکرم شیخ دبیر احمد گوہر صاحب مسی ساگا کے خالو تھے۔

☆ محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ

6 اپریل 2019ء کو محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منصور احمد صاحب سیالکوٹ 62 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند، ہمدرد وخیر خواہ، خلیق، ملنسار، مہمان نواز اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے بہت پیار تھا۔ مرحومہ، مکرم چوہدری محمود احمد صاحب، اسسٹنٹ سیکرٹری نیشنل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔

☆ مکرم مبارک احمد خان صاحب

9 اپریل 2019ء کو مکرم مبارک احمد خان صاحب رسل ہائم جرمنی 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہمدرد وخیر خواہ، خلیق، ملنسار، مہمان نواز اور مخلص احمدی تھے۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ راشدہ پروین خان صاحبہ، ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ محترمہ شبانہ شفیق صاحبہ اہلیہ مکرم شفیق اللہ صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا، محترمہ سمیرا نثار صاحبہ اہلیہ مکرم نثار احمد صاحب سیکرٹری مال پیس ولیج ایسٹ اور محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب بیری کے بہنوئی تھے۔

☆ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ

10 اپریل 2019ء کو محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فضل الرحمٰن صاحب مرحوم واقفِ زندگی سابق مینیجر نور نگر فارم سندھ ربوہ میں 90 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ 13 اپریل 2019ء کو صبح ساڑھے دس بجے مکرم سید خالد احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں اور مکرم مولانا راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ہمدرد وخیر خواہ، خلیق، ملنسار، مہمان نواز اور دعا گو خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔ مرحومہ مکرم مولانا راجہ نصیر احمد صاحب مرحوم سابق ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب مرحوم ہومیو پیتھک ربوہ کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم چوہدری نعیم الرحمٰن صاحب مخلص رضار شعبہ ضیافت کینیڈا اور ایک بیٹی محترمہ عطیہ راجہ صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ فضل احمد صاحب، صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ میپل اور ایک ہمشیرہ محترمہ عصمت مجوکہ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد قاسم مجوکہ صاحب بریمپٹن یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم مرزا ناصر احمد صاحب

16 اپریل 2019ء کو مکرم مرزا ناصر احمد صاحب لاہور 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم، مکرم مرزا عبدالمغنی صاحب محاسب قادیان کے پوتے تھے۔ آپ کی زوجہ محترمہ جو کہ مکرم مرزا محمد اسحاق بیگ آف پٹی ابن محمدی بیگم صاحبہ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے بہت پیار تھا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مکرم مرزا شکیل احمد اور مکرم مرزا شہزاد احمد یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، مکرم مرزا نسیم احمد صاحب بریمپٹن جماعت کے بڑے بھائی تھے۔

ادارہ مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے، ان کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اپنے خاندان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تینتالیسواں جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا تینتالیسواں بابرکت جلسہ سالانہ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مورخہ 5، 6، 7 جولائی 2019ء ایئر پورٹ کے قریب انٹرنیشنل سینٹر مسی ساگا میں منعقد ہو رہا ہے۔

یہ جلسہ روحانی، علمی، تربیتی اور تبلیغی لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ دراصل یہ جلسہ سالانہ اس مرکزی جلسہ سالانہ کی ایک شاخ ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1891ء میں جاری فرمایا تھا۔ چنانچہ حضورؑ نے 7 دسمبر 1892ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں جلسہ سالانہ کی عظمت کو یوں بیان فرمایا:

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آ ملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

ان دنوں مسجد بیت الاسلام میں روزانہ نمازوں کے علاوہ باجماعت نمازِ تہجد ادا کی جاتی ہیں۔ درس کا خاص انتظام کیا جاتا ہے۔ اور علماء سلسلہ کے نہایت علمی، تربیتی اور تبلیغی خطابات ہوتے ہیں اور سارا وقت دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر ہوتا ہے۔ الغرض یہ تین دن تبلیغی روحانی اور علمی ترقی کے انمول ایّام ہیں ان سے احباب جماعت کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

اور سب سے اہم یہ کہ ہم جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اتوار کے روز جرمنی سے اختتامی خطاب براہِ راست سن سکیں گے۔

یہ خطاب مقامی وقت کے مطابق صبح ساڑھے نو بجے ہوگا اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ اتوار کی صبح خاص طور پر کوشش کر کے معمول سے پہلے وقت پر جلسہ گاہ میں پہنچ جائیں تا کہ اس خطاب کو اوّل تا آخر مکمل طور پر براہ راست Live سن سکیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو ہر پہلو سے بہت ہی بابرکت کرے اور ہر جہت سے کامیاب و کامراں فرمائے اور یہ بہتوں کی رشد وہدایت کا موجب ہو۔

نیز آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں اور اپنے ساتھ غیر از جماعت دوستوں کو بھی بکثرت لائیں۔ یہ تبلیغ کا سب سے نادر موقع ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب احباب کو جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ کی روحانی برکات وفیوض سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

میاں رضوان مسعود

افسر جلسہ سالانہ کینیڈا